صاحبو! ذرا آیت وَلِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ پر غور کرو کہ مقصدِ تخلیق کیا تھا؟ یہ الگ بات ہے کہ کوئی اپنی نالائقیوں اور بدکاریوں کی وجہ سے دوزخ کے مستحق ٹھہریں۔ اگر خدا کا رحم عام نہ ہوتا تو کوئی گنہگار موجود نہ رہتا۔ اس کی رحمانیت کی شان ہے کہ گنہگار وجود سے سرفراز ہیں۔

خوب یاد رکھو کہ وجود بہر حال عدم سے بہتر ہے۔ قید میں رکھنا مار ڈالنے سے اَحْسَن ہے۔

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ ؛ اور سب کچھ ہم تم سے بیان کرتے ہیں۔ قَصَّ ۔ يَقُصُّ ۔ کاٹنا، بیان کرنا۔ مِقَصّ ۔ قینچی۔ قِصَاص ۔ ایک آدمی کے عوض ایک آدمی کو مارنا۔ کیا چیز سب کچھ بیان کی جائے گی؟ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ ؛ پیغمبروں کے اخبار، حالات۔ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ؛ جس سے ہم تمہارے دل کو مضبوط کریں گے، تسکین دیں گے، تسلی دیں گے۔ تمہارے دل کو ثبات نصیب ہوگا۔ فُؤَاد دِل ۔ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ ؛ اور اس میں تمہارے پاس حق آ گیا۔ یعنی قرآن شریف میں جتنے واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ سب سچ ہیں، برحق ہیں۔ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور وعظ اور یاد دہانی ہے، ایمانداروں کے لئے۔ مَوْعِظَةٌ ؛ پند، نصیحت، وعظ۔ ذِكْرٰى ؛ یاد دہانی۔ غافل کو متنبہ کرنا۔

ترجمہ:- اور ہم سب کچھ پیغمبروں کے قصّہ (ان کے حالات) تمہارے سامنے بیان کریں گے۔ ان قصّوں سے تمہارے دل کو تسلی ہوگی (تسکین ہوگی) اور (یہ تمام قصے حق ہیں) اس میں جو کچھ آیا ہے وہ واقعہ کے مطابق ہے (ثابت ہے) اور یہ پند و نصیحت اور یاد دہانی ہے مومنوں کے لئے (ایمانداروں کے لئے)۔

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

وَقُلْ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ اور پیغمبر! تم اُن لوگوں سے کہہ دو جو ایمان نہیں لاتے۔ ان کافروں اور بے ایمانوں سے کہہ دو۔ اِعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؛ اپنے زور و قوت کے مطابق تم کام کرو۔ تم سے جو ہوسکتا ہے کرو۔ تمہارے امکان بھر کرو۔ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ؛ ہم سے بھی جو ہوسکے گا کریں گے۔

ترجمہ:- اور (پیغمبر!) تم ان بے ایمانوں سے کہہ دو کہ تمہارے امکان میں جو کچھ ہے تم کرو اور ہم بھی اپنے امکان بھر کریں گے۔

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

وَانۡتَظِرُوۡا ؛ اور تم انتظار کرو ۔ نتیجہ کے منتظر رہو ۔ اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ؛ ہم بھی نتیجہ کے منتظر رہتے ہیں ۔

ترجمہ :- تم بھی (نتیجہ کا) انتظار کرو اور ہم بھی (اس کا) انتظار کرتے ہیں ۔

وَلِلّٰهِ غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاِلَيۡهِ يُرۡجَعُ الۡاَمۡرُ كُلُّهٗ فَاعۡبُدۡهُ وَتَوَكَّلۡ عَلَيۡهِ‌ؕ

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۱۲۳

ع ۱۰

وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ ہی کا ہے ۔ غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو چیزیں چھپی ہوئی ہیں ۔ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں اللہ ہی کو معلوم ہیں ۔ وَاِلَيۡهِ يُرۡجَعُ الۡاَمۡرُ كُلُّهٗ ؛ اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں تمام کام ، وہی سب کا مرجع اور مآل ہے ۔ فَاعۡبُدۡهُ وَتَوَكَّلۡ عَلَيۡهِ ؛ لہذا اسی کی عبادت کرو اور اسی پر توکل ، اسی کی پرستش اور بندگی کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو ۔ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ ؛ اور تمہارا رب غافل نہیں ہے ۔ بے خبر نہیں ہے ۔ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ؛ ان اعمال سے کہ تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین کے غیب سب اللہ کے ہیں (اور اس کو معلوم ہیں) تمام کاموں کا مرجع و مآب وہی ہے لہذا اس کی عبادت کرو اور اسی پر توکل ۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے تمہارا رب بے خبر نہیں (غافل نہیں) ۔

سُوۡرَةُ يُوۡسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ اِحۡدٰى عَشۡرَةَ اٰيَةً اِثۡنَا عَشَرَ رُكُوۡعًا

سورۂ یوسف مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ (۱۱۱) آیتیں اور بارہ (۱۲) رکوع ہیں ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓرٰ‌ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۱

الٓرٰ ؛ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمُرَادِهٖ ۔ تِلۡكَ ؛ یہ ۔ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ؛ آیتیں ہیں کتاب مبین کی ۔ مُبِيۡنٌ ؛ بیان کرنے والی ، صاف اور واضح ۔

ترجمہ :- یہ صاف صاف بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں ۔

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۲

اِنَّـآ اَنْزَلْنٰهُ ؛ بے شک ہم نے اس کتاب کو اُتارا ۔ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا ؛ عربی پڑھنے کی چیز ۔ قُرْاٰنٌ ۔ پڑھنا ۔ وہ چیز جو پڑھی جاتی ہے ۔ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ؛ تاکہ تم سمجھو ، کچھ اپنی عقل سے کام لو ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے اس کتاب کو عربی پڑھنے کے قابل بنایا تاکہ تم سمجھو اس میں غور وفکر کرو ۔

عربی قدیم زبان ہے اور تمدن عرب بھی قدیم

قرآن عربی زبان میں کیوں اُترا ؟ واضح ہو کہ عربی ایک ایسی زبان ہے جس کے بولنے والے تین براعظموں کے بیچ میں ہیں ۔ سو سال میں زبان کچھ کی کچھ ہوجاتی ہے ۔ سبعہ معلقہ وغیرہ کو کوئی چودہ سو (۱۴۰۰) برس ہوگئے ہیں ۔ مگر ابھی تک اس کے سمجھنے والے بکثرت ہیں ۔ مولوی کرامت حسین صاحب اور دیگر بہت سے محققین نے نہ صرف عربی زبان کی قدامت اور اس کے ام الالسنـــہ ہونے کو ثابت کیا ہے بلکہ عربوں کے تمدن کی قدامت کو بھی ثابت کیا ہے ۔ ایران والے جن سے آریہ زبان نکلی ہے یا آریوں کی مہذب زبان ہے ۔ اس زبان سے پہلے کے قدیم زمانہ کے کتبے نکل رہے ہیں جو سب عربی زبان میں ہیں ۔ ایرانیوں کی سب سے قدیم سلطنت پیش دادیوں کی ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ خاندان ضحاک تازی (عربی) نے پیش دادیوں کو شکست دے کر ایک ہزار سال تک حکومت کی ہے ۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ رستم کا نانا شاہِ کابل حارث نامی اور رستم کی ماں ثمینہ عرب خاندان کے تھے ۔

ایک اور چیز قابلِ توجہ ہے کہ الفاظ حسبِ ضرورت وضع کئے جاتے ہیں ۔ بچوں کا لغت بالکل چھوٹا اور ان کی زبان کی وسعت بالکل کم ہوتی ہے ۔ اسی طرح گاؤں والوں کی ضرورتیں محدود ہیں تو ان کی زبان بھی محدود ہے اور عربی زبان اتنی بڑی اور وسیع اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک ایک عظیم الشان تمدن کی حامل نہ ہو ۔ عربی زبان کے مقابل سنسکرت اور لاطینی عظیم الشان زبانیں تھیں مگر ان کو مرکر بھی سینکڑوں ہزاروں برس گزر گئے ۔ عربی زبان ، ادب اور دیگر خوبیوں کے ماسوا زندہ زبان ہے ۔ قدیم علوم بھی اس میں ہیں اور جدید علوم کی بھی یہ حامل ہے ۔ اس مسئلہ کے ثابت کرنے کے لئے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جارہی ہیں ۔ اس پر زیادہ کہنا مقصود سے بہت دور تک لے جاتا ہے ۔ لہٰذا ان چند ارشادات ہی پر اکتفا کرتا ہوں ۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۳

نَـحْـنُ نَـقُـصُّ عَـلَيْـکَ ؛ ہم تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں ، تم سے ایک قصہ کہتے ہیں ۔ کیسا قصہ ؟ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ؛ بہترین قصہ ۔ قَصص بیان کرنا ۔ قِصَصْ ۔ جمع قصہ ۔ بِمَـآ اَوْحَيْنَـآ اِلَيْـکَ ؛ اس لئے کہ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی ۔ وَاِنْ كُنْـتَ مِـنْ قَبْلِهٖ ؛ اگرچہ کہ تم اس سے پہلے تھے ۔ لَـمِـنَ الْـغٰفِلِيْنَ ؛ بے خبروں میں سے یعنی تم نے کبھی یوسف کا قصہ سنا ہی نہ تھا ۔ یہ تمہاری غیب دانی اور تعلیم خداوندی کی ایک نشانی ہے ۔

ترجمہ :- ہم تم کو ایک بہترین قصہ سُناتے ہیں اس وجہ سے کہ اس قرآن کی ہماری طرف سے تم کو وحی کی گئی ہے اگرچہ تم اس سے پہلے بے خبر تھے ۔

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ﴿٤﴾

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ ؛ جب یوسف نے کہا ۔ لِاَبِیْهِ ؛ اپنے والد یعقوب علیہ السلام سے ۔ یٰٓاَبَتِ ؛ اے میرے باپ ! باوا ! اِنِّیْ رَاَیْتُ ؛ میں نے دیکھا یعنی خواب میں ۔ اس کا مصدر رُؤْیَا ہے ۔ اور معمولی دیکھنے کا مصدر رُوْیَۃٌ ۔ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا ؛ گیارہ ستارے ۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور میں نے سورج اور چاند کو بھی دیکھا ۔ رَاَیْتُهُمْ ؛ میں نے ان سب کو دیکھا ۔ لِیْ سٰجِدِیْنَ ؛ مجھے سجدہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- جب کہ یوسف نے اپنے باپ سے کہا : باوا میں نے گیارہ (۱۱) ستاروں اور چاند سورج کو دیکھا کہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں ۔

واضح ہو کہ عالمِ مثال میں بعض چیزیں اپنی اصلی صورت میں نظر آتی ہیں اور بعض دفعہ مثالی یعنی مشابہ صورتوں میں ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اس وقت پیغمبر تھے اس لئے سورج کی شکل میں نظر آئے اور آپ کی والدہ یا خالہ بھی بڑی بزرگ تھیں اس لئے وہ چاند کی شکل میں دکھائی دیں ۔ یوسف علیہ السلام کے دوسرے بھائی بھی پیغمبر نہیں تھے ۔ مگر پیغمبر زادے تو ضرور تھے ۔ اس لئے ستاروں کی صورت میں نظر آئے ۔

یہ بھی معلوم رہے کہ ابتدائی زمانہ میں سجدۂ تعظیمی جائز تھا ۔ رسولِ خدا ﷺ نے اس کو مظنۂ شرک جان کر حرام کر دیا ۔ اب کوئی کسی کو سجدہ تعظیمی بھی نہیں کر سکتا ۔ بعض بزرگانِ دین کی طرف سجدہ تعظیمی لینے کو منسوب کیا جاتا ہے ۔ وہ یا تو غلط ہے یا معول ہے ۔ یعنی گردن جھکانا ۔

قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٥﴾

قَالَ ؛ (یعقوب علیہ السلام نے) کہا ۔ یٰبُنَیَّ ؛ اے میرے پیارے بیٹے ! اِبْنٌ کی تصغیر بُنَیٌّ ہے لفظی معنٰی ہیں اے چھوٹے بیٹے ۔ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ ؛ تم اپنا خواب بیان نہ کرو ۔ عَلٰٓی اِخْوَتِکَ ؛ تمہارے بھائیوں سے ۔ فَیَکِیْدُوْا لَکَ کَیْدًا ؛ پھر تمہارے بھائی تمہارے لئے کوئی مخفی تدبیر نکالیں ، کوئی چال چلیں ۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ ؛ بے شک شیطان ،

انسان کا ۔ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ؛ کھلا دشمن ہے ۔

ترجمہ :- کہا ۔ بیٹا ! تم اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کوئی چال چلیں ۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ

وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ

اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٦ ع ۱ / ۱۱

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ ؛ اور اسی طرح تمہارا رب تمہیں چُن لے گا ، انتخاب کرلے گا ۔ مجتبٰی ۔ پسندیدہ ۔ منتخب ۔ وَيُعَلِّمُكَ ؛ اور تم کو تعلیم دے گا ، سکھائے گا ۔ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؛ باتوں کی تاویل ۔ احادیث سے مراد خیالات اور خواب بھی ہوسکتے ہیں ۔ الَ ــــ يَئُوْلُ سے تاویل ہے ۔ بمعنی رجوع کرنا ۔ تعبیر دینا ۔ مجاز سے حقیقت کی طرف جانا ۔ ظاہری الفاظ سے معنے پیدا کرنا ۔ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ ؛ اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے گا ۔ تم کو ممتاز اور سرفراز کرے گا ۔ خوش حالی سے سرفراز کرے گا ۔ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ ؛ اور یعقوب کی اولاد پر بھی اپنی نعمت پوری کرے گا ۔ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ ؛ جس طرح کہ اس نعمت کو تمہارے باپ دادا پر پورا کیا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؛ (یعقوبؑ کے) ابراہیم دادا ہیں اور اسحٰق باپ ۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ علم اور حکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اِسی طرح تمہارا رب تم کو منتخب اور سرفراز کرے گا ، اور تم کو باتوں اور خوابوں کی تعبیر کی تعلیم دے گا اور تم پر اور آلِ یعقوب پر اپنی نعمت کو پوری فرمائے گا جس طرح کہ اس سے پہلے اس نے تمہارے داداؤں ابراہیم اور اسحاق پر اس نعمت کو پورا کیا تھا ۔ بے شک تمہارا رب بڑا ہی علم و حکمت والا ہے ۔ (یعنی جو کرتا ہے جان کر اور اقتضائے حکمت کے مطابق کرتا ہے) ۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝٧

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ ؛ بے شک یوسف میں تھیں ۔ وَاِخْوَتِهٖ ؛ اور ان کے بھائیوں میں ۔ اٰيٰتٌ ؛ نشانیاں ۔ لِلسَّآئِلِيْنَ ؛ پوچھنے والوں کے لئے ۔ یعنی یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے واقعات میں رسولِ خدا ﷺ کے لئے ایک عبرت اور ایک تسلی کی صورت ہے ۔

ترجمہ :- یوسف اور ان کے بھائیوں کے معاملہ میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔ (عبرت ہے ۔ تسکین ہے)

واضح ہو کہ یوسف علیہ السلام کا قصہ کیوں بیان کیا گیا؟ اس میں بہت سی عبرت خیز باتیں ہیں۔ بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو کیا کیا تکلیفیں نہیں دیں۔ قریشیوں نے رسول اللہ ﷺ کو کیا کیا اذیتیں نہ پہنچائیں۔ برادرانِ یوسف نے یوسف علیہ السلام کو سستے داموں، کھوٹے روپیوں کے عوض بیچ دیا۔ قریش نے رسولِ خدا ﷺ کو وطن سے نکالا۔ یوسف علیہ السلام کو خدا نے مصر میں، جو ان کا وطن نہ تھا، سرفراز کیا۔ اور رسولِ خدا ﷺ کو، مدینہ شریف میں، جو، ان کی پیدائش کا مقام نہ تھا، سرفراز کیا۔ بالآخر اللہ نے یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں پر غالب کردیا اور سب ان کے سامنے سرنگوں ہو گئے۔ اسی طرح قریشیوں کو بھی فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر جھکانا پڑا۔ یوسف علیہ السلام کے قصہ میں عشق و محبت کے قصے بھی ہیں۔ اور جذباتِ محبت کے سامنے عقل کی کچھ نہیں چلتی۔　ع　　عشق را نازم کہ یوسف را بہ بازار آورد

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۨ ۚ ۝۸

اِذْ قَالُوْا ؛ جب کہ (یوسف کے بھائیوں نے) کہا۔ لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ ؛ بے شک یوسف اور ان کے بھائی جن کا نام بنیامین ہے۔ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا ؛ زیادہ محبوب ہیں ہمارے والد یعقوب کے پاس بہ نسبت ہمارے۔ یعنی یعقوب علیہ السلام ہم سے زیادہ یوسف اور بنیامین کو چاہتے ہیں۔ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؛ اور ہم ایک جماعت ہیں۔ عَصْبٌ۔ باندھنا۔ عِصَابَةٌ۔ وہ کپڑا جو سر کو باندھا جاتا ہے۔ جَمَاعَةٌ مُتَعَصِّبَةٌ۔ ایک دوسرے کی مدد کرنے والی جماعت۔ عَصَبٌ۔ پٹھا۔ جمع اَعْصَابٌ۔ اکثر تعصب کا لفظ بے جا حمایت کے معنٰی میں آتا ہے اور عصبیت کا لفظ بجا حمایت اور قومی تائید پر کہا جاتا ہے۔ اِنَّ اَبَانَا ؛ بے شک ہمارے والد۔ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ بے شک واضح غلطی پر ہیں۔ ہم بڑے ہیں۔ بارہ بھائی ہیں۔ والد کی خدمت کرتے ہیں۔ اور یوسف و بنیامین بچے ہیں، یہ کیا خدمت کرسکتے ہیں؟ ان کو زیادہ چاہنا ایک نامناسب بات ہے۔

ترجمہ:- جب یوسف کے بھائیوں نے کہا بے شک یوسف اور ان کے بھائی ہم سے ہمارے باپ کے پاس زیادہ محبوب ہیں۔ حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں (وہ بھی قوت دار) بے شک ہمارے والد ایک فاش غلطی پر ہیں۔

اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝۹

اُقْتُلُوْا يُوْسُفَ ؛ یوسف کو مار ڈالو۔ اَوِ اطْرَحُوْهُ ؛ یا ان کو ڈال دو۔ اَرْضًا ؛ ایک زمین میں۔ يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ

اَبِیْکُمْ ؛ تو تمہارے باپ کا منہ ، ان کی توجہ ، ان کی رضا مندی ، صرف تمہارے لئے ہوگی ۔ اس کے بعد توبہ کرلو ۔ خدا سے معافی چاہ لو ۔ وَتَکُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِہٖ ؛ اور تم اس کے بعد ہو جاؤ ۔ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ؛ اچھے لوگ ۔

یوسف علیہ السلام کے متعلق ان کے بھائیوں نے آپس میں مشورہ کیا ۔

ترجمہ :- (بعض نے کہا) یوسف کو قتل کردو ۔ یا ان کو کسی دوسری سرزمین میں ڈال دو ۔ تب تمہارے باپ کی توجہ صرف تمہارے لئے ہوگی اور اس کے بعد تم اچھی قوم بن جاؤ ۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا ۔ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ ؛ یوسف کو مار نہ ڈالو ۔ وَاَلْقُوْہُ ؛ اور اس کو ڈال دو ۔ فِیْ غَیٰبَتِ ؛ کنویں کی گہرائی میں ۔ اس کی اصل غیب ہے ۔ کنویں کی گہرائی ۔ اَلْجُبِّ ؛ وہ کنواں جس کی مُنڈیر اینٹوں اور پتھروں سے نہ بنائی گئی ہو ۔ پختہ کنویں کو بِئْرٌ کہتے ہیں ۔ یَلْتَقِطْہُ ؛ اس کو لے لے گا ۔ لُقْطَۃٌ ۔ گری پڑی چیز ۔ لَقِیْط ۔ ڈال دیا ہوا بچہ ۔ بَعْضُ السَّیَّارَۃِ ؛ بعض قافلے والے ، چلنے والے ۔ اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ؛ اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے ۔

ترجمہ :- ان (برادرانِ یوسف) میں سے کہنے والے نے کہا : یوسف کو مار نہ ڈالو ، ان کو کسی کچے کنویں کی تہ میں ڈال دو ، ان کو قافلہ والوں میں سے کوئی نہ کوئی لے گا ۔ اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے تو ۔

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا ۔ یٰٓاَبَانَا ؛ اے ہمارے باپ ! مَالَکَ ؛ آپ کے پاس کیا وجہ ہے ۔ لَا تَاْمَنَّا ؛ آپ ہم پر مامون نہیں ؟ آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے ۔ اس جملے کے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں ۔ تم ہمارا اعتبار نہ کرو ۔ ہم پر امن نہ کرو جو مقصود نہیں ۔ کیونکہ اس کی اصل لَا تَاْمَنُنَا ہے ۔ یہاں ادغام بھی کردیتے ہیں تو نون پر ہونٹوں کو ایسا بناتے ہیں گویا اس پر ضمہ ہے ۔ عَلٰی یُوْسُفَ ؛ یوسف کے معاملہ میں ۔ وَاِنَّا لَہٗ لَنٰصِحُوْنَ ؛ اور ہم تو ان کے بہی خواہ ہیں ۔ خیر خواہ ہیں ۔ دوست ہیں ۔ ہمدرد ہیں ۔

ترجمہ :- اُنھوں نے کہا ۔ ابا ! آپ یوسف کے معاملہ میں ہم پر کیوں اعتبار نہیں کرتے ۔ ہم تو ان کے بہی خواہ ہیں ۔

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

اَرْسِلْهُ مَعَنَا ؛ باوا یوسف کو ہمارے ساتھ بھیجئے ۔ غَدًا ؛کل ۔ یَرْتَعْ وَیَلْعَبْ ؛ کھائے پیے ، کھیلے کودے ۔ رَتَعَ ۔ یَرْتَعُ ؛ جانوروں کا کھانا ۔ چرنا ۔ انسان کا بے فکری سے کھانا پینا ۔ وَاِنَّا لَـهٗ ؛ اور بے شک ہم یوسف کے لئے ۔ لَـحٰفِظُوْنَ ؛ البتہ حفاظت کرنے والے ہیں ، نگہبان ہیں ۔ دشمنوں سے بچانے والے ہیں ۔ جانوروں سے بچاؤ کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- ان کو ہمارے ساتھ کل بھیج دیجئے کہ کھائیں کھیلیں اور ہم تو ان کی حفاظت کرنے والے ہی ہیں ۔

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾

قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے کہا ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ لَیَحْزُنُنِیْ ؛ مجھے اس بات سے حزن و ملال ہوتا ہے ، رنج وغم ہوتا ہے ۔ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ ؛ کہ تم یوسف کو لے جاؤ ۔ وَاَخَافُ ؛ اور حالانکہ مجھے خوف ہے ، ڈر ہے ۔ اَنْ یَّـاْكُلَهُ الذِّئْبُ ؛ کہ بھیڑیا ان کو کھا جائے ۔ وَاَنْـتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ؛ بحالیکہ تم ان کی طرف سے غافل اور بے خبر ہو ۔

ترجمہ :- (یعقوب علیہ السلام نے) کہا : مجھے اس بات سے حزن و ملال ہوتا ہے کہ تم یوسف کو لے جاؤ ، حالانکہ مجھے ڈر لگا ہوا ہے کہ کہیں ان کو بھیڑیا نہ کھا جائے اور تم اس کی طرف سے بے خبر اور غفلت میں پڑے رہو ۔

قَالُوْا لَىِٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا ۔ لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ ؛ اگر ان کو بھیڑیا کھا جائے ۔ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؛ حالانکہ ہم کئی ہیں ۔ ہماری مضبوط جماعت ہے ۔ اِنَّـآ اِذًالَّخٰسِرُوْنَ ؛ تب تو ہم بڑے گھاٹے میں ہیں ، نقصان میں ہیں ۔ ہم رہے کس کام کے ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا اگر اُنھیں (یوسف کو) بھیڑیا کھا جائے بحالیکہ ہم ، جماعت ہیں (بہت سے ہیں ، زور وقوت والے ہیں) تب تو ہم خسارے میں ہیں ۔ (بے کار ہیں ۔ ہوئے کس کام کے ؟) ۔

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ
وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ ؛ پھر جب برادرانِ یوسف ، یوسف کو لے گئے ۔ وَاَجْـمَعُـوْٓا ؛ اور اتفاق کرلیا ۔ اِجتماعْ اجسام میں ہوتا ہے ۔ اور اِجمَاعْ ۔ راویوں میں ۔ اَنْ یَّجْعَلُوْهُ ؛ کہ یوسف کو کردیں ، ان کو ڈال دیں ۔ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ؛ کنویں کی گہرائی میں ۔ یا اندھے کنویں میں ، جس میں پانی نہ ہو ۔ وَاَوْحَیْـنَـآ اِلَیْهِ ؛ اور ہم نے یوسف کو اشارہ کردیا ۔ ان کو الہام کردیا ۔ ان کو معلوم کرادیا ۔ لَـتُـنَـبِّئَـنَّـهُمْ ؛ تو ان کو ضرور خبر دے دے گا ۔ بِـاَمْـرِهِمْ هٰذَا ؛ اس معاملہ سے ، ان کے کام سے ۔

یعنی برادرانِ یوسف کو اپنے کام پر، اپنی غلطی پر متنبہ کردیا جائے گا۔ وَهُمْ لَايَشْعُرُوْنَ ؛ بحالیکہ ان کو اس کا شعور وعلم نہ ہوگا یعنی ان کو ان کی غلطی پر غفلت کی حالت میں متنبہ کردیا جائے گا۔

ترجمہ:- پھر جب وہ لوگ یوسف کو لے گئے اور اس بات پر اتفاق کرلیا کہ یوسف کو اندھے کنویں میں ڈال دیں۔ اور ہم نے یوسف کو مطلع کردیا کہ ان کے بھائیوں کو ان کی غلطی پر متنبہ کردیا جائے گا جب کہ وہ جانتے نہ ہوں گے۔

واضح ہو کہ وحی کے لغوی معنے اشارہ کرنے اور اطلاع دینے کے ہیں اور اصطلاحی معنے خدائے تعالیٰ کا کسی فرشتے کے ذریعہ سے یا راست کسی قسم کا علم عطا فرمانا ہم کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔ بعض لوگ ایک دفعہ لغوی معنے لیتے ہیں اور کسی غیر پیغمبر کے لئے ثابت کرتے ہیں۔ اور پھر چالاکی سے غیر پیغمبر کے لئے وحی ثابت کرکے اس کو پیغمبر ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ وحی معمولی اطلاع کے معنی میں مکھی کے لئے بھی آیا ہے، جیسے اَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ ؛ تمہارے رب نے مکھی کو سمجھادیا۔ اسی طرح نَبُوٌّ کے معنی ہیں خبر دینا اور اصطلاحاً خدائے تعالیٰ کا پیغمبر کو علم عطا فرمانا۔ نادان یہاں بھی اسی چالاکی سے کام لیتے ہیں۔ نَبِیٌّ خبر دینے والا۔ اولاً اس لفظ کو لغۃً غیر پیغمبر کے لئے استعمال کرتے ہیں اور پھر ثانیاً بہ معنی پیغمبر لیتے ہیں۔ اس طرح مشترک لفظ سے مغالطہ دیتے ہیں۔ آج کل تو گھر گھر نبی ہیں۔ بعض نے تو اتنا ظلم کیا ہے کہ بعض قومی لیڈروں کو جو ہندو اور قطعی مشرک تھے، صاحبِ وحی اور نبی مانا ہے۔ دراصل یہ لوگ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو خاتم انبیاء آخرِ رُسل اور لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کو نہیں مانتے۔ یہ زمانہ فتنہ کا ہے نہ روک ہے نہ ٹوک۔ جو چاہو کہو۔ چند ماننے والے پیدا ہو ہی جاتے ہیں۔ مگر یاد رکھو کہ خود کو یا اپنے پیشوا کو پیغمبر منوانے والا، ہو مقرر، جادو بیان، جھوٹ بولنے میں ذرا نہ ہچکچائے۔ زبان ہو کہ فراٹے بھرے۔ لوگ لاکھ تردید کریں اپنی بات سے نہ ٹلے۔ چند بے وقوف ضرور واہ واہ کریں گے۔ بعض یقین کرلیں گے۔ بعض یقین بھی نہ کریں گے تو داد ضرور دیں گے۔

وحی کے لفظی اور اصطلاحی معنی میں فرق کرنا چاہئے

ہمارے شہر میں ایک بڑے مقرر نے کہا میں جب تقریر کرتا ہوں تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا قرآن مجھ پر اُتر رہا ہے۔ ایک صاحب نے مجھے لکھ کر بھیجا کہ اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ گے تو صدیقِ اکبرؓ کا مرتبہ ملے گا اور مولوی مناظر صاحب کو لکھا کہ اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ گے تو تم کو علی مرتضیٰؓ کا مرتبہ ملے گا۔

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾

وَجَآءُوْا اَبَاهُمْ ؛ اور آئے اپنے باپ کے پاس۔ عِشَآءً ؛ بڑی رات کو۔ یَبْكُوْنَ ؛ روتے ہوئے۔

ترجمہ:- اور بڑی رات گئے باپ کے پاس پہنچے تو روتے ہوئے۔

قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ

وَمَآ اَنۡتَ بِمُؤۡمِنٍ لَّنَا وَلَوۡ كُنَّا صٰدِقِيۡنَ ﴿١٧﴾

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ ؛ برادرانِ یوسف کہنے لگے اے ہمارے باپ ! اِنَّا ذَهَبْنَا ؛ ہم چلے گئے تھے ۔ نَسْتَبِقُ ؛ ہم سبقت اور دوڑنے میں مقابلہ کرتے ہوئے ۔ دوڑ میں مقابلہ کرتے ہوئے ۔ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ ؛ اور ہم نے یوسف کو چھوڑا ۔ عِنْدَ مَتَاعِنَا ؛ ہمارے سامان کے پاس ۔ فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ؛ پھر ان کو بھیڑیا کھا گیا ۔ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا ؛ اور آپ ہماری بات نہ مانیں گے ۔ ہم کو امانتدار نہ سمجھیں گے ۔ وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ؛ اگرچہ ہم سچے بھی ہوں ۔

ترجمہ :- انھوں نے (برادرانِ یوسف نے) کہا ہم دوڑ میں مقابلہ کرنے کے لئے نکلے اور ہمارے سامان کے پاس یوسف کو چھوڑا تو ان کو بھیڑیا کھا گیا اور آپ کو ہمارے کہے کا کبھی یقین نہ ہوگا اگرچہ ہم سچے ہوں (صادق القول ہوں) ۔

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾

وَجَآءُوْ ؛ اور برادرانِ یوسف ، یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچے ۔ عَلٰى قَمِيْصِهٖ ؛ بحالیکہ ان کے کرتہ پر ۔ بِدَمٍ كَذِبٍ ؛ لائے جھوٹ موٹ خون ۔ قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا (نہیں) ۔ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ ؛ بلکہ تمہیں سچ کو جھوٹ دکھایا ہے ، بری بات کو اچھا کر دکھایا ہے ۔ تَسْوِيْل کے معنی ہیں جس چیز کی خواہش ہو اُسے اس کا نفس اچھا دکھائے ۔ دھوکا ۔ شیطان کا بہکانا ۔ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؛ تمہارے دلوں نے ایک چیز کو یعنی یہ تمہارے دلوں کی من گھڑت باتیں ہیں ۔ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؛ پس اب مجھ سے کیا ہوسکتا ہے ، صبر جمیل ہی اب میرا کام ہے ۔ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ ؛ اور اللہ ہی سے مدد اور عون طلب کیا جاتا ہے ۔ استعانت اللہ ہی سے ہے ۔ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ؛ اس چیز پر کہ تم بیان کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (برادرانِ یوسف) ان کی (یوسف کی) قمیص پر جھوٹ موٹ خون لگا کر (یعقوب علیہ السلام کے پاس) پہنچے ۔ (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا ، (نہیں) بلکہ یہ سب تمہاری مَن گھڑت باتیں ہیں ، (یہ تمہاری فریب کاری ہے) اب میرا کام ہے صبرِ جمیل ۔ تم جو کچھ (کہہ رہے ہو) بیان کررہے ہو ، اس پر اللہ ہی کی مدد طلب کی جاتی ہے ۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ

قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

دَجَـآءَ تْ سَيَّارَةٌ ؛ اور ایک قافلہ آیا ۔ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ ؛ پھر اس قافلہ نے پانی لانے والے کو بھیجا ۔ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؛
پھر اُس نے اپنا ڈول ڈالا ۔ کنویں میں پانی تو تھا نہیں ، وہاں تو یوسف بیٹھے ہوئے تھے ۔ قَالَ ؛ (پانی لانے والے نے) کہا ۔
يٰبُشْرٰى ؛ لوگو! بڑی بشارت ہے ، خوش خبری ہے ۔ هٰذَا غُلٰمٌ ؛ یہ لڑکا ہے ۔ یہاں تو ایک بچہ ہے ۔ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؛
اور مال تجارت اور سرمایہ جان کر ان کو چھپایا ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے اس کام کو جو یہ کر رہے تھے ۔

ترجمہ :- (یوسف کو کنویں میں ڈال دینے کے بعد) ایک قافلہ آیا ، اُنھوں نے پانی لانے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا ۔
اس آدمی نے اپنا ڈول ڈالا اور وہ پکار اُٹھا (کیا بشارت ہے !) اے خوش نصیبی ! یہ تو ایک لڑکا ہے ۔
اور سرمایہ تجارت سمجھ کر اُن کو چھپایا اور اللہ جو کچھ وہ کر رہے تھے اس کو خوب جانتا تھا ۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع ۲/۱۲

وَشَرَوْهُ ؛ اور قافلہ والوں نے یوسف کو خریدا ۔ بِثَمَنٍ بَخْسٍ ؛ کھوٹے داموں ۔ نہایت کم قیمت ۔ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ؛
جو چند درہم تھے ۔ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ؛ اور لوگ ، یوسف کے بارے میں بے رغبت سے تھے ۔

ترجمہ :- اور ان کو کھوٹے داموں (چند روپیوں کے عوض) خریدا اور ان کے خریدنے میں کچھ بے رغبت سے تھے
(انھیں کچھ شوق سے نہیں خریدا) ۔

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَقَالَ الَّذِىْ ؛ اور اس شخص نے کہا جس نے ۔ اِشْتَـرٰهُ ؛ یوسف کو خریدا ۔ مِنْ مِّصْرَ ؛ مصر میں سے ، مصر سے ۔ مصر
بمعنی شہر منصرف ہے ۔ اور مصر دار السلطنت فراعنہ غیر منصرف ہے ۔ آج کل دار السلطنتِ مصر کا نام قاہرہ ہے ۔ لِامْـرَاَتِـهٖ ؛
اپنی عورت کو ۔ بیوی کو ۔ اَكْرِمِىْ ؛ مکرم و محترم بنا ۔ باعزت کر ۔ مَثْوٰهُ ؛ یوسف کے مقام ، جگہ ، گھر کو ۔ عَسٰـى اَنْ يَّنْفَعَنَـآ ؛
شاید وہ ہمیں نفع دے ، ضرورت پر ہمارے کام آئے ۔ اَوْ نَتَّـخِذَهٗ وَلَدًا ؛ یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں ۔ وَكَـذٰلِكَ مَـكَّنَّا ؛ اور
اس طرح ہم نے معزز بنایا ۔ صاحبِ مکانت کیا ، باقوت بنایا ، حکومت دی ۔ لِيُوْسُفَ ؛ یوسف کو ۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔

وَلِنُعَلِّمَهٗ ؛ اور تاکہ ہم اس کو تعلیم دیں، سکھائیں ۔ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؛ باتوں کا مرجع اور مآل سمجھنا ۔ خوابوں کی تعبیر دینا ۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمْرِهٖ ؛ اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے ۔ جو حکم دیتا ہے پختہ حکم دیتا ہے ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ لیکن اکثر لوگوں کو علم نہیں ۔ بہت لوگ جانتے نہیں ۔

ترجمہ :- اور جس نے انھیں مصر میں خریدا تھا اپنی بیوی سے کہا : اس کی جگہ کو، اس کے رہنے سہنے کو بااحترام اور بااِکرام رکھو ۔ شاید کہ وہ ہمارے کام آئے ، یا ہم اس کو (اپنا) بیٹا بنالیں اور اس طرح ہم نے یوسف کو زمین میں باعزت و مکانت بنایا ۔ اور تاکہ ہم اسے باتوں کی تاویل اور معنی و مقصود کی تعلیم دیں ۔ اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے (یعنی جو حکم دیتا ہے وہ اٹل ہوتا ہے ۔ دُرست ہوتا ہے) مگر اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں ۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ ؛ اور جب یوسف اپنی قوت و شدت اور جوانی کو پہنچے ۔ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؛ تو ہم نے ان کو حکمت بھی دی اور علم بھی ۔ ان کو فہم وعلم سے سرفراز کیا ۔ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ؛ اور اسی طرح ہم نیکوکاروں اور محسنین کو جزا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب وہ (یوسف) جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکمت بھی دی اور علم بھی اور ہم اسی طرح اچھے کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں ۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَرَاوَدَتْهُ ؛ اور یوسف کو پھسلایا ۔ بہکایا ۔ نرمی سے اپنی طرف مائل کیا ۔ اِرادہ بھی اسی مادہ سے ہے ۔ اَلَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا ؛ جس عورت کے گھر میں یوسف رہتے تھے ۔ عَنْ نَّفْسِهٖ ؛ کس کو پھسلایا ؟ یوسف کو، ان کے ارادوں کو ۔ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ ؛ اور بہت سے دروازے بند کرلئے ۔ فَلَقَ ، قَفَلَ ، غَلَقَ ؛ بند کیا ۔ اَغْلَقَ ، غَلَّقَ ؛ خوب بند کیا ۔ یہ کلام مُغْلَق ہے ۔ یعنی اس کا سمجھنا دشوار ہے ۔ وَقَالَتْ ؛ اور اُس عورت نے کہا ۔ هَیْتَ لَكَ ؛ ذرا اِدھر تو آ ؤ ۔ هَیْتَ ۔ هَلُمَّ ۔ اَقْبِلْ ؛ سب کے معنی ہیں آ ؤ ۔ متوجہ ہو ۔ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ ؛ یوسف نے کہا ، پناہ بہ خدا ۔ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ ۔ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؛ بے شک میرے رب نے میرے مقام کو اچھا بنایا ۔ یعنی مجھے پیغمبر بنایا ہے ۔ میں برا کام نہیں کرسکتا ۔

یہ ضمیر شان ہے کیونکہ بعد کا جملہ پورا ہے اور اس میں کا کوئی مرجع پہلے نہیں گزرا۔ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ بے شک ظالمین فلاح نہیں پاتے اور ان کا بھلا نہیں ہوتا۔ جو ظلم کرتے ہیں، وہ کامیاب نہیں ہوتے۔

ترجمہ:- اور یوسف جس کے گھر میں رہتے تھے اس عورت نے یوسف کو پھسلایا (اپنے مطلب کے مطابق بنانا چاہا)

اور گھر کے دروازے بند کر لئے۔ اور کہا ہاں! ذرا اِدھر تو آ ؤ یوسف نے کہا: مَعَاذَ اللّٰهِ (پناہ بخدا!)

میرے پروردگار نے میرا مقام اچھا بنایا (یعنی میں پیغمبر ہوں۔ برا کام نہیں کرسکتا)۔ (کیونکہ بات یہ ہے کہ)

جو ظالم ہیں وہ فلاح نہیں پاتے (اور عمدہ مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے)۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ؛ اس عورت نے یوسف کا قصد کیا۔ ''ہَمّ'' گزشتہ کا ہوتا ہے اور ''ہَم'' آئندہ کا۔ وَهَمَّ بِهَا ؛ اور وہ بھی اس عورت کا اِرادہ کرتے۔ لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؛ اگر یوسف اپنے خدا کے دلیلِ قاطع کو نہ دیکھتے۔ بَرِهَ۔ يَبْرَهُ۔ بَرْهًا ؛ قطع کرنا۔ بُرْهَانَ، دلیلِ قاطع۔ بُرْهَةٌ ؛ زمانہ کا ایک ٹکڑا۔ هَمَّ بِهَا پر وقف نامناسب ہے۔ لَوْلَا ؛ بے شک۔ هَمَّ بِهَا پر جو اس سے قبل ہے عمل نہیں کرسکتا۔ مگر اس پر عمل کرنے کے لئے اس سے پیشتر لَوْلَا اِلٰى اٰخِرِهٖ ؛ مقدر کرنا چاہیے، جیسے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ میں اَحَدٌ سے پہلے اِسْتَجَارَكَ مقدر کیا جاتا ہے۔ كَذٰلِكَ ؛ ہم اسی طرح ہمارے براہین دکھاتے ہیں۔ ان کی پیغمبری کو یاد دلاتے ہیں۔ ان کی عصمت پر متوجہ کرتے ہیں۔ لِنَصْرِفَ عَنْهُ ؛ تاکہ ان سے دور کردیں، پھیر دیں۔ اَلسُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ؛ برائی اور بے حیائی کو تاکہ وہ معصوم رہے۔ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ؛ وہ تو ہمارے بااخلاص بندوں میں سے ہے۔ خالص اور برگزیدہ کئے ہوئے لوگوں میں سے ہے۔

ترجمہ:- اور اگر وہ (یوسف) اپنے رب کی دلیلِ قاطع (اور پیغمبر کی عصمت) کو نہ دیکھتے تو جہاں اس عورت نے

ان کا اِرادہ کیا تھا، وہ بھی اس عورت کا اِرادہ کرتے۔ ہم اسی طرح اُن سے برائی اور بے حیائی کو

پھیرتے ہیں۔ وہ تو ہمارے پر اخلاص بندوں میں سے ہے۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۭ

قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۗءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ ؛ اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ۔ اِسْتِبَاق ؛ دوڑ میں مقابلہ کرنا ۔ ایک پکڑنے میں کوشش کرتا ہے اور ایک نکلنے میں ۔ وَقَدَّتْ ؛ اور پھاڑ دیا اس عورت نے ۔ قَمِيصَهُ ؛ (یوسف کے) کرتے کو ۔ مِنْ دُبُرٍ ؛ پیچھے سے ۔ وَاَلْفَيَا ؛ اور ان دونوں نے پایا ۔ سَيِّدَهَا ؛ اس عورت کے شوہر کو ، خاوند کو ، آقا کو ۔ لَدَا الْبَابِ ؛ دروازے کے پاس ۔ قَالَتْ ؛ اُس عورت نے کہا ۔ مَا جَزَآءُ ؛ کیا سزا ہے؟ سزا نہیں ہے ۔ مَنْ اَرَادَ ؛ اس شخص کی جس نے ارادہ کیا ہے ۔ بِاَهْلِكَ ؛ تمہارے اہل کے ساتھ ۔ دیکھو! یہاں بھی اہل کا لفظ بیوی کے لئے آیا ہے ۔ سُوْٓءً ؛ برائی ۔ اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ ؛ مگر یہ کہ وہ قید کیا جائے ۔ یعنی ایسے شخص کی سزا قید کے سوا کچھ نہیں ۔ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ یا دردناک عذاب ۔ المناک سزا ۔

ترجمہ :- اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ۔ عورت نے یوسف کے کرتہ کو پیچھے سے پھاڑ دیا اور اس عورت کے شوہر (یعنی عزیزِ مصر) کو دروازے کے پاس دونوں نے پایا ۔ اس عورت نے کہا : جو تمہاری بیوی سے برائی کا اِرادہ کرے اس کی سزا اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس کو قید کیا جائے یا دردناک سزا دی جائے ۔

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾

قَالَ ؛ یوسف نے کہا ۔ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ ؛ اس نے مجھے پھسلایا ۔ بہکانا چاہا ۔ میری پاک دامنی سے پھیرنا چاہا ۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ؛ اور اس عورت کے متعلقین میں سے ایک شخص نے شہادت دی ، ایک نے گواہی دی ۔ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ ؛ اگر ہے یوسف کا کرتہ ۔ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ ؛ پھاڑ دیا گیا سامنے سے ۔ فَصَدَقَتْ ؛ تو اس عورت نے سچ کہا ۔ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ؛ اور وہ یعنی یوسف جھوٹوں میں سے ہیں ۔

ترجمہ :- (یوسف نے) کہا اس عورت نے مجھے پھسلایا اور اس عورت کے متعلقین میں سے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر یوسف کا کرتا سامنے سے پھاڑ دیا گیا ہے تو وہ سچی ہے اور وہ جھوٹوں میں سے ہے ۔

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ ؛ اور اگر یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ دیا گیا ہے ۔ فَكَذَبَتْ ؛ تو اس عورت نے جھوٹ کہا ۔ یوسف پر افترا کیا ۔ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اور وہ یعنی یوسف سچوں میں سے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر ان کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ دیا گیا ہے تو اس عورت کا کہنا جھوٹ ہے اور یوسف سچوں میں سے ہیں ۔

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ ؛ پھر جب عزیز مصر نے یوسف کے کرتے کو دیکھا ۔ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ ؛ کہ پیچھے سے پھاڑ دیا گیا ہے ۔ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؛ تو عزیز مصر نے کہا یہ سب تم عورتوں کا مکر ہے ، داؤں ہے ، چال ہے ۔ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ؛ بے شک تم عورتوں کا مکر بہت بڑا ہے ۔

ترجمہ :- پھر جب (عزیز مصر نے) یوسف کے کرتہ کو پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو اس نے کہا یہ سب تم عورتوں کی مکاری ہے ۔ بے شک تم عورتوں کا مکر بہت بڑا ہے ۔

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ﴿۲۹﴾ ۳ ع ۱۲

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ؛ اے یوسف ! اس غلطی سے تم اعراض کرو ۔ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ؛ اور اے عورت ! تو اپنے گناہ سے مغفرت طلب کر ، معافی چاہ ۔ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ؛ بے شک تو خطا کاروں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- یوسف ! اس سے درگزر کر اور اے عورت ! تو اپنے گناہ سے معافی مانگ ۔ بے شک تو خطا کاروں میں سے ہے ۔

صاحبو ! قرآنِ شریف میں ہے ۔ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا (سورۂ نساء ۔ آیت ۷۶) ۔ یعنی شیطان کی مکاری کمزور ہے ۔ اور عورت کے مکر کے متعلق فرماتا ہے کہ عورتوں کی مکاری بہت بڑی ہے ۔ جب شیطان کا بلاواسطہ مکر نہیں چلتا تو عورت کو بھیجتا ہے ۔ اور جو شخص شیطان کو مانتا نہ تھا وہ عورت کے مکر میں گرفتار ہو جاتا ہے ۔ شیطان تو خطرے ڈالتا تھا ۔ عورت کا مکر تو عالمِ شہادت میں مجسم ہو کر آ گیا ہے ۔ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ میں یہ بتایا گیا ہے کہ عورت مکر کرنے میں مردوں سے کسی طرح کم نہیں ۔ زِنا مرد کرتا ہے اور عورت مرد کو پھسلا کر اپنے مقصد کے مطابق بناتی ہے ۔

عورت کا مکر شیطان سے بڑھ کر ہوتا ہے

واقعہ یہ ہے کہ شرارت زیادہ مردوں سے ہوتی ہے اور عورت اس کو موقع دیتی ہے ۔ عورتوں کے حرکات ، سکنات ، بات چیت میں موہنی ہوتی ہے اور مرد غریب اس کا شکار ہو جاتا ہے ۔

عزیزِ مصر نے یوسفؑ سے کہا : تم اس سے درگزر کرو ۔ آج کل یہی جملہ بعض روشن خیال افراد کے منہ سے بھی نکل رہا ہے ۔ غصہ بالکل نہیں آتا ۔ یہ لوگ غصہ کو خلافِ تہذیب سمجھتے ہیں ۔ آج کل نسل کوئی اہم چیز نہیں رہی ۔ افسوس ہم پر ہے کہ ہم اس زمانہ میں جی رہے ہیں ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ ؛ اور شہر کی عورتوں نے کہنا شروع کیا ۔ اِمْرَاَتُ الْعَزِيْزِ ؛ عزیز کی عورت ۔ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ؛ اپنے جوان ، اپنے خادم کو پھسلاتی ہے ، اس کو اس کے نیک ارادوں سے پھیرتی ہے ۔ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؛ وہ اس جوان کی محبت میں دل باختہ ہوگئی ہے ۔ اس کی محبت اس کے دل میں بیٹھ گئی ہے ، گھس گئی ہے ، داخل ہوگئی ہے ۔ شَغَافٌ ۔ دل کا پردہ ۔ اِنَّا لَنَرٰهَا ؛ بے شک ہم اسے دیکھتے ہیں ۔ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ کھلی گمراہی میں ۔ ضَلال کے معنی محبت کے بھی ہیں ۔

ترجمہ :- اور شہر کی عورتوں نے کہنا شروع کیا : عزیزِ مصر کی عورت اپنے جوان کو بہکاتی ہے ۔ محبت اس کے دل میں داخل ہوگئی ہے ۔ بے شک ہم اُسے کھلی گمراہی (اور شدید محبت) میں گرفتار پاتے ہیں ۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؗ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ ؛ پس جب عزیزِ مصر کی بیوی نے ان عورتوں کی مکاری کو سنا ، ان کے اعتراضات سماعت کئے ۔ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ ؛ کسی کو ان کے پاس بھیجا ، ان کو بلوایا ۔ وَاَعْتَدَتْ ؛ اور تیار کیا ۔ لَهُنَّ مُتَّكَاً ؛ ان کے لئے تکیے ۔ ان کے لئے مسند ، تکیے لگا دیئے ۔ وَاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا ؛ اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری ، ایک سکین دی ۔ وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ؛ عزیزِ مصر کی بیوی نے یوسف سے کہا : ذرا ان کے سامنے تو آؤ ۔ حجرے سے برآمد ہو ۔ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ ؛ پھر جب ان عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو ان کو بہت بڑا سمجھا ۔ کہتے ہیں کہ عورتوں کے ہاتھوں میں ترنج دیا گیا تھا ۔ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؛ اور وہ ایسی مبہوت و بدحواس ہوگئیں کہ ترنج کے عوض اپنے ہاتھ کاٹ لئے ۔ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ ؛ اور کہا خدا سب عیوب سے پاک ہے ، دور ہے ۔ حَاشَ ۔ دُور ہوا ۔ یہ کلمہ قسم کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۔ مَاشَآءَ اللّٰهُ ۔ مَا هٰذَا بَشَرًا ؛ یہ آدمی تو نہیں ہے ۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ؛ یہ نہیں ہے مگر بزرگ فرشتہ ۔ آدمی کیا ہے ایک فرشتہ ہے ۔

ترجمہ :- پس جب اس نے ان عورتوں کی چالبازی کو سنا ، کسی کو بھیج کر ان کو بلوایا اور ان کے لئے مسند تکیے لگا دیئے اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری دے دی اور یوسف سے کہا ذرا ان کے سامنے (حجرے سے) نکل کر آؤ ۔ ان عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو ان کو بہت بڑا سمجھا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہا حَاشَ لِلّٰهِ (سبحان اللہ) ۔ یہ آدمی نہیں ہے ۔ یہ تو ایک بزرگ فرشتہ ہے ۔

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ
وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

قَالَتْ ؛ عزیزِ مصر کی بیوی یعنی زلیخا نے کہا ۔ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ ؛ وہی تو ہے ۔ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ؛ جس کے بارے میں تم نے مجھے لعنت ملامت کی تھی ، برا بھلا کہا تھا ۔ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ ؛ میں نے اُس کو بہلایا ، سمجھایا بجھایا ۔ اس کے خیالات سے پھیرنا چاہا ۔ فَاسْتَعْصَمَ ؛ مگر وہ عصمت پر قائم رہا ۔ پاک دامنی کو ہاتھ سے نہ چھوڑا ۔ بڑا ہی مضبوط نکلا ۔ عَصَمَ ۔ يَعْصِمُ ۔ عِصْمَةً ۔ بچانا ۔ پاک دامنی ۔ مضبوطی ۔ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ ؛ اور اگر جس بات کا میں اس کو حکم دیتی ہوں وہ نہ کرے گا ۔ لَيُسْجَنَنَّ ؛ تو وہ سجن یعنی قید میں ڈال دیا جائے گا ۔ میں شوہر کو برانگیختہ کروں گی اس کو سکھاؤں گی اور گو وہ بے گناہ ہے مگر اس کو قید میں ڈال دینا پڑے گا ۔ وَلَيَكُوْنًا ؛ اور وہ ہو جائے گا ۔ یہ نونِ خفیہ ہے وقف کی حالت میں الف ہو جاتا ہے ۔ یہاں وقف کرو گے تو لَيَكُوْنَا ہوگا ۔ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ؛ ذلیل و خوار لوگوں میں سے ۔ صَغِيْرٌ ؛ چھوٹا ۔ صِغَارٌ ۔ ذِلّت ۔

ترجمہ :- اس عورت نے کہا (اے مصر کی عورتو !) یہی شخص تو ہے جس کے متعلق تم مجھے ملامت کیا کرتی تھیں ۔ میں نے اُسے سمجھایا بجھایا (بہلایا ۔ پھسلایا) مگر وہ (اپنی بات پر اڑا ہوا ہے) اپنی پاک دامنی پر قائم ہے اور اگر میں جو اس کو کہتی ہوں نہ کرے گا تو اس کو قید میں پڑنا پڑے گا اور ذلیل و خوار لوگوں میں سے ہو جائے گا ۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِىْٓ اِلَيْهِ ۚ
وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّىْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

یوسف علیہ السلام رات دن کے چھیڑ چھاڑ، کچھ خوشامد، کچھ حکومت سے عاجز ہوجاتے ہیں اور دُعا کرنے لگتے ہیں۔

قَالَ رَبِّ ؛ یوسف نے کہا۔ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے پالا پوسا۔ درجۂ نبوت تک پہنچایا۔ بری باتوں سے بچایا۔ اَلسِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ ؛ قید مجھے زیادہ محبوب ہے، مجھے زیادہ پسند ہے۔ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ ؛ اس ناجائز تعلقات سے جس کی طرف مجھے بلاتی ہیں۔ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ ؛ اور اگر تو مجھ سے پھیر نہ دے گا۔ کَیْدَهُنَّ ؛ ان کے مکر کو۔ ابتداء میں ایک عزیز مصر کی بیوی تھی۔ اب تو تمام عورتوں کا ہلّہ ہے۔ جو ہے اپنی طرف بُلاتی ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو ممکن ہے کہ۔ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ ؛ کہ ان کی طرف مائل ہوجاؤں۔ صَبَا۔ یَصْبُوْ۔ جھکنا، مائل ہونا۔ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ؛ اور میں بھی جاہلوں میں سے ہوجاؤں گا۔ نہ کرنے کا کام کر بیٹھوں گا۔

ترجمہ:- یوسف نے دُعا کی: میرے پروردگار! جس برے کام کی طرف یہ عورتیں بُلاتی ہیں۔ اس سے تو مجھے قید زیادہ پسند ہے اور اگر تو ان کے مکر کو مجھ سے نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہوجاؤں گا اور خود بھی جاہلوں میں سے ہوجاؤں گا۔

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ کَیْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۴﴾

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ ؛ (یوسف کے) خدا نے یوسف کی دُعا سن لی۔ اُن کی التجا قبول کرلی، اُن کی دُعا مستجاب ہوئی۔ فَصَرَفَ عَنْهُ کَیْدَهُنَّ ؛ پھر ان عورتوں کے مکر کو یوسف سے ہٹا دیا اور ان کو بچالیا۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ بے شک وہی ہے سننے والا، جاننے والا، سب کی دُعائیں سنتا ہے، سب کے حال سے واقف ہے۔

ترجمہ:- پھر یوسف کے خدا نے یوسف کی سن لی اور ان عورتوں کے مکر کو ان سے پھیر دیا وہی تو ہے سننے جاننے والا۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیْنٍ ﴿۳۵﴾

ع ۱۴

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ ؛ پھر ان مصریوں کے دل میں آیا، ان کو ظاہر ہوا۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ ؛ اس کے بعد بھی کہ یوسف کی پاک دامنی اور بے قصوری کی نشانیاں دیکھ چکے تھے۔ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیْنٍ ؛ کہ یوسف کو ایک زمانہ تک قید میں رکھیں۔

ترجمہ:- پھر اس کے بعد بھی کہ وہ نشانیاں دیکھ چکے تھے ان کے (یہی دل میں آیا اور) یہی مناسب معلوم ہوا کہ ان کو ایک زمانہ تک قید میں رکھیں۔

صاحبو! ان حالات پر غور کرو۔ ایک عورت کا خیال بالکل خراب ہوتا ہے۔ دوسری عورتیں اس کا ساتھ دیتی ہیں۔ شوہر عورت کے قصور سے انجان ہوتا ہے اور ناکردہ گناہ ایک پاک طینت شخص کو قید کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔

صاحبو! میں کچھ نہیں کہتا۔ مصر کے حالات حیدرآباد کے حالات سے ملاکر دیکھو۔ حیدرآباد کس کام میں مصریوں سے کم ہے۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۳۶

وَدَخَلَ مَعَهُ ؛ اور یوسف کے ساتھ داخل ہوئے۔ اَلسِّجْنَ ؛ قید خانہ میں۔ فَتَيٰنِ ؛ دو جوان۔ قَالَ اَحَدُهُمَآ ؛ ان میں سے ایک نے کہا۔ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ ؛ میں نے خود کو دیکھا ہے، مجھے خواب پڑا ہے۔ اَعْصِرُ خَمْرًا ؛ کہ شراب نچوڑ رہا ہوں۔ انگور نچوڑ کر شراب بنا رہا ہوں۔ وَقَالَ الْاٰخَرُ ؛ اور دوسرے نے کہا۔ اِنِّىْٓ اَرٰىنِيْٓ ؛ میں اپنے کو دیکھتا ہوں۔ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا ؛ کہ میں اپنے سر پر روٹی لیا ہوا ہوں، اُٹھایا ہوا ہوں۔ تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؛ اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں۔ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ؛ ہمیں اس کی تاویل فرمایئے، تعبیر دیجئے۔ نَبَاَ ۔ یُنَبَاُ ۔ تَنْبِئَةً ۔ خبر دینا۔ تَاْوِیْل ۔ تعبیر، مراد۔ اس کی حقیقت۔ مرجع۔ اِنَّا نَرٰىكَ ؛ بے شک ہم تجھ کو دیکھتے ہیں، سمجھتے ہیں۔ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ نیکوں میں سے۔

ترجمہ:- اور یوسف کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ شراب نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ اپنے سر پر روٹیاں لیا ہوا ہوں اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں۔ ہمیں اس کی تعبیر بتایئے بے شک ہم آپ کو نیک اور خوش کردار سمجھتے ہیں۔

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۳۷

قَالَ ؛ یوسف نے کہا۔ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ ؛ نہیں آتا ہے تمہارے پاس کھانا۔ تُرْزَقٰنِهٖٓ ؛ جو تم کو دیا جاتا ہے۔ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا ؛ مگر یہ کہ تم کو بتادوں گا۔ بِتَاْوِيْلِهٖ ؛ اس کی تعبیر۔ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؛ اس سے پہلے کہ وہ کھانا تمہارے پاس آئے۔

یعنی تمہارے کھانے کا وقت آنے سے پیشتر میں تعبیرِ خواب دے دوں گا ۔ ذٰلِکُمَا ؛ یہ تعبیرِ خواب دینا ۔ مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؛ اس چیز سے ہے کہ مجھے میرے رب نے تعلیم دی ۔ چونکہ ان لوگوں نے حضرت یوسفؑ کو کہا تھا کہ تم احسان کرنے والے ہو ، نیکوکار ہو تو آپ نے تعبیر دینے سے پیشتر تعلیم اور تبلیغ کی اور کہا ۔ اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّۃَ قَوْمٍ ؛ بے شک میں نے ترک کر دیا ہے ، چھوڑ دیا ہے ۔ اس قوم کے مذہب کو ۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ؛ جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے ۔ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ؛ اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں ۔

ترجمہ :- یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے میں اس کے تمہارے پاس آنے سے پیشتر ہی خواب کی تعبیر دوں گا ۔ یہ ان علوم سے ہے جن کی تعلیم مجھے میرے رب نے دی ہے میں ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں ۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّۃَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ

مَا کَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِکَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ

ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

وَاتَّبَعْتُ ؛ اور میں پیروی کرتا ہوں ، اتباع کرتا ہوں ، قدم بر قدم چلتا ہوں ۔ مِلَّۃَ اٰبَآءِیْٓ ؛ میرے باپ دادا کے طریقے اور مذہب پر ۔ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؛ جو ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب ہیں ۔ ابائی کا بدل ہے ۔ مَا کَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِکَ بِاللّٰہِ ؛ ہم کو حق نہیں ، ہم کو مناسب نہیں کہ اللہ کے ساتھ شریک کریں ۔ کسی اور کو اس کے احکام میں شریک کریں ۔ مِنْ شَیْءٍ ؛ کسی چیز کو ۔ ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیْنَا وَ عَلَی النَّاسِ ؛ ان پیغمبروں کی اتباع کرنا اللہ کے فضل وکرم سے ہے ہم پر اور لوگوں پر ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ۔ اس کے فضل وکرم کی قدر نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور میں اپنے باپ دادا ابراہیم ، اسحاق اور یعقوب کے مذہب کی اتباع کرتا ہوں ۔ ہم کو کسی چیز سے اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا حق نہیں ۔ یہ اتباع ہم پر اور لوگوں پر خدا کے فضل وکرم میں سے ہے ۔ مگر اکثر لوگ بالکل شکر نہیں کرتے ۔

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ؛ اے قیدخانہ کے دو ساتھیو ! ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ ؛ کیا الگ الگ اور متفرق خداؤں کا ماننا بہتر ہے ۔ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؛ یا وہ خدا جو ایک ہے اور زبردست و غالب ہے ۔

ترجمہ :- اے قیدخانہ کے دو ساتھیو ! کیا متفرق خدا بہتر ہیں یا اللہ جو ایک ، اور قہار ہے ۔ (سب سے زبردست ہے) ۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۰

مَا تَعْبُدُوْنَ ؛ تم عبادت نہیں کرتے ۔ پوجا نہیں کرتے ۔ بندگی نہیں کرتے ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ اس کے سوا۔ اِلَّآ اَسْمَآءً ؛ مگر چند ناموں کو ۔ چند اسموں کی ۔ سَمَّيْتُمُوْهَآ ؛ جن کو رکھ لیا ہے ۔ جن کا نام رکھ لیا ہے یعنی اسم بلامسمّٰی ہیں ۔ یہ نام کس نے رکھ لئے ؟ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ ؛ تم اور تمہارے باپ دادا نے ۔ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا ؛ ان ناموں کے لئے اللہ نے نہیں اُتارا ، نازل نہیں فرمایا ۔ مِنْ سُلْطٰنٍ ؛ کوئی غلبہ ، کوئی اصل ۔ کوئی دلیل ۔ کوئی حجت ۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؛ نہیں ہے حکم دینے کا حق مگر اللہ کو ۔ حکم دینا صرف خدا کا کام ہے ۔ وہ کیا حکم دیتا ہے؟ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؛ اللہ نے حکم دیا ہے ، امر فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی پوجا نہ کرو ، کسی اور کی عبادت نہ کرو ۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ؛ یہ مضبوط دین ہے ۔ یہ سیدھا سادہ مذہب ہے ۔ یہ سچی اطاعت ہے ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۔ بہت سے لوگوں کو اس کا علم نہیں ۔

ترجمہ :- خدا کو چھوڑ کر تم جن کی پوجا کرتے ہو وہ نرے نام ہیں (اسم بلامسمّٰی ہیں) یہ تمہارے اور تمہارے باپ دادا کے رکھے ہوئے نام ہیں (جن کی کوئی اصل نہیں) اور اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اُتاری ۔ حکم دینا تو خدا ہی کا کام ہے ۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت اور بندگی نہ کرو ۔ یہ راست مذہب ہے مگر اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے ۔ (نری جہالت میں پڑے ہوئے ہیں) ۔

اس نقطہ پر پہنچ کر یوسف علیہ السلام تبلیغ توحید کو ختم فرماتے ہیں اور تعبیرِ خواب دیتے ہیں ۔

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ
وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝۴۱

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ؛ اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو ! اَمَّآ اَحَدُكُمَا ؛ یہ کہ تمہارے میں کا ایک شخص ۔ فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ؛ تو وہ اپنے آقا کو شراب پلائے گا ۔ وَاَمَّا الْاٰخَرُ ؛ اور دوسرا ۔ فَيُصْلَبُ ؛ وہ صلیب دیا جائے گا ۔ اس کو سولی پر چڑھایا جائے گا ۔ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؛ پھر پرندے اس کے سر سے نوچ نوچ کر کھائیں گے ۔ قُضِيَ الْاَمْرُ ؛ اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے ۔ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؛ جس کے متعلق تم فتویٰ پوچھتے ہو ، تعبیر طلب کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو ! تمہارے میں کا ایک تو اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرا صلیب پر چڑھایا جائے گا ۔ پھر پرندے اس کے سر سے (نوچ نوچ کر گوشت اور بھیجہ) کھائیں گے (اس بات پر قضا و قدر جاری ہو چکے ہیں) ۔ اس کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے متعلق تم فتویٰ طلب کرتے ہو ۔

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝۴۲ ع ۵ / ۱۵

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ ؛ اور اس شخص کو جس کو یوسف علیہ السلام سمجھتے تھے ۔ اس کا ان کو ظن تھا ، گمان تھا ، یقین تھا ۔ اِنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا ؛ کہ وہ ان میں سے نجات پانے والا ہے ، رہائی پائے گا ۔ اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؛ تم میرا ذکر کرو ، میرا حال بیان کرو ، تمہارے آقا کے پاس ۔ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ؛ مگر شیطان نے یوسف کو بھلا دیا ، ان پر نسیان ڈال دیا ، ان کو خیال نہیں رہا ۔ ذِكْرَ رَبِّهٖ ؛ اپنے رب کے ذکر کا ۔ انھیں خدا کا نام لینے کا خیال نہ رہا ۔ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ ؛ پھر قید خانہ میں رہنا پڑا ۔ لَبِثَ ۔ يَلْبَثُ لَبْثًا ؛ ٹھیرنا ۔ رہنا ۔ بِضْعَ سِنِيْنَ ؛ چند سال ۔ نَيِّفٌ ۔ ایک سے تین تک ۔ بِضْعَ ۔ تین سے نو تک ۔

ترجمہ :- اور (یوسف علیہ السلام نے) اس شخص کو جس کو سمجھتے تھے کہ نجات پائے گا ، کہا : تم میرا ذکر (میری بے گناہی کا ذکر) اپنے آقا کے پاس کرنا ۔ مگر شیطان نے اپنے خدا کی یاد کو یوسف سے بُھلا دیا ۔ لہذا ان کو کئی سال تک قید میں رہنا پڑا ۔

صاحبو ! بڑے لوگوں کو یادِ خدا سے ذرا بھی غفلت ہوتی ہے تو سخت گرفت کی جاتی ہے ۔

صاحبو ! واقعہ کا علم دفعتہً ہو جاتا ہے مگر ذہن اس کی تفصیل کرتا ہے ۔ کبھی جیسا واقعہ ہوتا ہے ، ویسا ہی نظر آتا ہے ۔

اس کو رؤیائے صادقہ کہتے ہیں ۔ کبھی استعارے اور تشبیہ کے طور پر واقعہ معلوم ہوتا ہے ۔ کبھی واہی تباہی بے اصل خیال پیدا ہوتا ہے ۔ ایسے بے اصل خوابوں کو اضغاث احلام کہتے ہیں ۔ کبھی واقعہ ذرا سا ہوتا ہے اور نفس اپنی طرف سے حاشیے اور منہیہ چڑھاتا ہے ۔ تعبیرِ خواب میں انسانی محاورات کو بھی بہت بڑا دخل ہے ۔ ان سب چیزوں میں تمیز کرنا ایک روشن دل انسان کا کام ہے ۔

یہ یاد رکھو کہ جس قدر خطرات بند ہوں گے اُسی قدر صحیح خواب پڑے گا ۔ بہر حال تعبیرِ خواب بھی پاک روحوں کا کام ہے ۔ یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تعبیرِ خواب دینے میں امتیازِ خاص بخشا تھا ۔

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۖ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ﴿٤٣﴾

وَقَالَ الْمَلِکُ ؛ اور بادشاہ نے کہا ۔ اِنِّیْ اَرٰی ؛ میں رؤیا یعنی خواب میں دیکھتا ہوں ۔ سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ ؛ سات موٹی گائیں ۔ سِمَانٍ جمع سَمِیْن ۔ موٹے ۔ سِمْن ۔ موٹاپا ۔ اس کے مقابل ہے ھُزَالْ ۔ لاغری ، دُبلاپا ۔ ھَزِیْل ۔ دُبلا ۔ یَاْکُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ ؛ ان سات موٹی گائیوں کو سات دُبلی گائیں کھا جاتی ہیں ۔ عِجَافٌ ۔ عَاجِف اور عَجْفَآءُ کی جمع ہے نہایت دُبلی ۔ بہت ہزیل ۔ وَسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ ؛ اور سات سبز بھٹوں کو ، بالیوں کو ، خوشوں کو ۔ خُضْر ۔ اَخْضَرْ کی جمع ہے ۔ سُنْۢبُلٰتٍ جمع سُنْۢبُلَۃٌ ۔ بھٹا ، بالی ، خوشہ ۔ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؛ اور سات خشک ، سوکھے بھٹے ۔ یعنی سات دُبلی گائیں موٹی گائیوں کو بھی کھا گئیں اور تر و خشک بالیوں کو بھی کھا گئیں ۔ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ ؛ اے لوگو ! سردارو ! افسرو ! اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ ؛ میرے خواب کی تعبیر دو ۔ اس خواب کا فتویٰ تو دو ۔ جواب تو ادا کرو ۔ اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ؛ اگر ہو تم تعبیرِ خواب دے سکتے ۔ اگر مجاز و تشبیہ سے حقیقت کی طرف عبور کر سکتے ہو ۔

ترجمہ :- اور بادشاہ نے کہا : میں نے سات موٹی گائیں دیکھی ہیں جن کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز اور خشک بالیوں اور بھٹوں کو بھی کھا رہی ہیں (اے اہلِ دربار !) اے سردارو ! میرے خواب کی تعبیر بتاؤ ، اگر تم کو خواب کی تعبیر دینا آتا ہے ۔

قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ﴿٤٤﴾

قَالُوْۤا ؛ لوگوں نے کہا ، سرداروں نے کہا ۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ؛ یہ خواب پریشاں ہیں ، بے اصل خواب ہیں ۔

اَضْغَاثُ جمع ضِغْثٌ ۔ وہ چیز جو دوسرے سے مل جائے ۔ خلط ملط ، کھوٹ ۔ اَحْـلَامٌ جمع حِلْمٌ ۔ نفس کو ضبط میں رکھنا ۔ خواب ۔ کیونکہ اس میں تمام حواس معطل ہو جاتے ہیں ۔ وَمَا نَحْنُ ؛ اور ہم نہیں ہیں ۔ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ ؛ خوابوں کی تعبیر ۔ بِعٰلِمِيْنَ ؛ جانتے ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا : یہ خوابِ پریشان ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ۔ اور ہم (بے اصل) خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ۔

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝٤٥

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا ؛ اور کہا اس شخص نے جس کو ان دونوں میں سے نجات ملی تھی ، رہائی ہوئی تھی ۔ وَادَّكَرَ ؛ اور یاد کیا ۔ اس کا مادہ ذِكْر ہے ۔ باب افتعال میں اِذْتَكَر ہوا ۔ تاء کو دال کر دیا ۔ اِذْدَكَرَ ہوا ۔ پھر کبھی ذال میں ادغام کرتے ہیں اور کبھی دال میں ۔ اور اِذَّكَرَ اور اِدَّكَرَ کہتے ہیں ۔ بَعْدَ اُمَّةٍ ؛ ایک مدت کے بعد ، ایک زمانہ کے بعد یعنی سات برس کے بعد ۔ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ ؛ میں تم کو خبر دوں گا ، بتادوں گا ۔ نَبَاٌ مادہ ہے ۔ اسی سے نبی ہے ۔ بِتَاْوِيْلِهٖ ؛ اس کی تعبیر کو ۔ اس کے مآل کو ۔ اس کے مرجع کو ۔ اس کی اصل کو ۔ اس کی حقیقت کو ۔ فَاَرْسِلُوْنِ ؛ پس تم مجھے بھیجو ۔ اصل میں اَرْسِلُوْنِیْ ہے ۔ کسرہ ''یا'' پر دلالت کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے جس شخص کو نجات ملی تھی اس نے کہا ، اور ایک زمانہ کے بعد اس کو یاد آیا (کیا کہا ؟) میں اس کی تعبیر تم کو بتادوں گا ۔ پس تم مجھے بھیجو ۔ (کس کے پاس ؟ یوسف کے پاس) ۔

وہ شخص حضرت یوسف کے پاس بھیجا جاتا ہے اور جو آپ سے اس طرح گفتگو کرتا ہے ۔

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ

لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٤٦

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ ؛ او یوسف ، او صدیق ! او راست گو ، راست باز ۔ اَفْتِنَا ؛ ہم کو فتویٰ دو ۔ ہم سے بیان کرو ۔ تعبیر بتاؤ ۔ فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ ؛ سات موٹی گائیوں کے متعلق ۔ يَاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ ؛ اس کو سات دبلی گائیں کھا جاتی ہیں ۔ وَسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ ؛ اور سات سبز بالیوں ، بھٹوں اور خوشوں کے متعلق ۔ وَاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؛ اور سات خشک ،

سوکھے بھٹوں کے متعلق ۔ لَعَلِّیٓ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ ؛ شائد کہ، تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں ۔ لَعَلَّھُمْ یَعْلَمُوْنَ ؛ تاکہ ان کو علم حاصل ہوجائے ۔ وہ تعبیرِ خواب سے واقف ہوجائیں ۔

ترجمہ :- اے یوسفِ صدیق ! ہم سے تعبیر بیان کرو ۔ سات موٹی گائیوں کو سات دُبلی گائیں کھاجاتی ہیں اور (اس کی بھی تعبیر بیان کرو کہ) سات ہرے بھرے بُھٹّے یعنی بالیں اور سات خشک یا سوکھی بالیں تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں اور ان کو (تعبیرِ خواب کا) علم ہو ۔

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾

اس خواب کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام نے اس طرح دی ۔

قَالَ تَزْرَعُوْنَ ؛ یوسف علیہ السلام نے کہا ۔ تم کھیتی باڑی کروگے ، زراعت کروگے ۔ سَبْعَ سِنِیْنَ ؛ سات سال ۔ دَاَبًا ؛ حسبِ عادت ۔ دَاب ۔ کسی چیز کا چلتے رہنا ، استمرار ، عادت مستمرہ ۔ فَمَا حَصَدْتُّمْ ؛ پھر تم جو کچھ کاٹو ۔ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖ ؛ پھر اس کو چھوڑ دو اُسی کے بھٹوں میں ۔ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ؛ سوائے تھوڑے کے جس میں سے تم کچھ کھاؤ ۔ یعنی تھوڑا کھاؤ اور زیادہ آئندہ کے لئے اُٹھا کر رکھو ۔

ترجمہ :- (یوسف نے) کہا : تم حسبِ عادت سات سال تک کھیتی کروگے ۔ پھر تم کو چاہئیے کہ جو کچھ کھیتی تم کاٹو اس کو اس کے بالوں میں یعنی بھٹوں میں چھوڑ دو ۔ مگر تھوڑا سا اپنے کھانے کے لئے بھی لے لو ۔

ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾

ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ ؛ پھر اس کے بعد آئیں گے ۔ سَبْعٌ شِدَادٌ ؛ سات سخت سال ۔ یَاْکُلْنَ ؛ جو کھائیں گے ۔ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ ؛ تم نے پہلے ان کے لئے جو کچھ جمع کیا ہے ۔ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ؛ مگر سوائے اس تھوڑے کے جو تم محفوظ کرلو ، بچالو ۔

ترجمہ :- پھر اس کے بعد سات سخت سال آئیں گے اور تم نے جو کچھ جمع کیا ہے اس کو کھا جائیں گے
بجز تھوڑے سے (غلّہ کے) جو تم محفوظ کرلو (اُٹھا رکھو)۔

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿۴۹﴾ ع ۶/۱۶

ثُمَّ يَاْتِيْ ؛ پھر آئے گا۔ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ ؛ اس کے بعد۔ عَامٌ ؛ ایک سال۔ اَعْوَام۔ جمع۔ عَامَ۔ یَعُوْمُ۔ عَوْمًا۔ تیرنا۔ سال چونکہ حرکت کرتا ہے اور پلٹ پلٹ کر آتا ہے۔ اسی لئے عَامٌ ہوا۔ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ ؛ اس میں لوگوں پر خوب مینہ برسایا جائے گا۔ غَوْث۔ فریاد۔ مدد۔ غَیْث۔ بارش۔ قحط کے بعد کی بارش۔ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ؛ اور اس میں بکثرت انگور ہوں گے اور لوگ ان کو نچوڑیں گے۔

ترجمہ :- اس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا جس میں لوگوں پر بکثرت بارش ہوگی اور اس میں لوگ (خوب انگور) نچوڑیں گے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿۵۰﴾

وَقَالَ الْمَلِکُ ؛ اور بادشاہ نے کہا۔ اِئْتُوْنِیْ بِهٖ ؛ وصل میں ہمزہ رہتا ہے اور ابتداء میں دو ہمزے جمع ہوتے ہیں لہٰذا ''یا'' بن جاتے ہیں۔ ان کو میرے پاس لاؤ۔ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ ؛ پھر جب فرستادہ، قاصد، پیغامبر، یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچا۔ قَالَ ؛ تو اُنھوں نے کہا۔ اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ ؛ تم اپنے آقا کے پاس جاؤ۔ فَسْئَلْهُ ؛ پھر اُس سے پوچھو۔ مَا بَالُ النِّسْوَةِ ؛ کیا حال ہے، کیا معاملہ ہے؟ ان عورتوں کا۔ نِسْوَةٌ کا واحد اِمْرَاَةٌ ہے۔ اَلّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؛ جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ اِنَّ رَبِّیْ ؛ بے شک میرا رب، میرا پروردگار۔ بِکَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ؛ ان کے مکر، ان کی چال بازی کا خوب علم رکھتا ہے، واقف ہے، خوب جانتا ہے۔

ترجمہ :- اور بادشاہ نے کہا ان کو میرے پاس لاؤ جب فرستادہ ان کے (یوسف علیہ السلام کے) پاس پہنچا تو انھوں نے کہا: تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا واقعہ ہے، جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ میرا رب تو اُن کے مکر کا خوب علم رکھتا ہے۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوٓءٍ ۚ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾

قَالَ ؛ (بادشاہ نے) کہا ۔ مَا خَطْبُكُنَّ ؛ اے عورتو! تمہارا معاملہ کیا ہے؟ خَطْبٌ ۔ اہم بات ۔ اسی سے خُطْبَةٌ ہے جس میں کوئی اہم بات بیان کی جاتی ہے ۔ اسی سے خِطْبَةٌ ۔ یعنی منگنی ، شادی کا تصفیہ ہونا ۔ کیونکہ شادی معمولی بات نہیں ، بڑی ذمہ داری کا کام ہے ۔ محبت اور اتحاد کا مظاہرہ ہے ۔ عمر بھر کا ساتھ ہے ۔ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ ؛ جب کہ تم نے یوسف کو بہلانا اور پھسلانا چاہا ، ان کے ارادوں کو پھیرنا چاہا ۔ عَنْ نَّفْسِهٖ ؛ ان کو ، ان کی آبرو کو ، ان کے تقویٰ کو ۔ قُلْنَ ؛ ان عورتوں نے کہا ۔ حَاشَ لِلّٰهِ ؛ خدا تمام عیوب سے پاک ہے ۔ یہ قَسم کا لفظ ہے ۔ پناہ بہ خدا ۔ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؛ ہم یوسف کے متعلق کوئی برائی نہیں جانتے ۔ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ ؛ عزیز کی بیوی نے کہا ۔ اَلْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؛ اب حق بات ظاہر ہوگئی ۔ میں اپنی آبرو کو یوسف کی بدنامی پر نثار کرتی ہوں ۔ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ ؛ میں نے یوسف کو پھسلانا اور بہکانا چاہا تھا ۔ میں قصور مند ہوں ۔ یوسف بے گناہ ہے ۔ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ بے شک وہ سچوں میں سے اور راست بازوں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- (بادشاہ نے) کہا ۔ تمہارا یہ کیا معاملہ ہے؟ جب کہ تم نے یوسف کو بہلانا اور پھسلانا چاہا ۔ ان عورتوں نے کہا حَاشَ لِلّٰهِ ہم کو یوسف کی پاک دامنی کے متعلق کوئی برائی معلوم نہیں ہوئی ۔ عزیز کی بیوی نے کہا : اب حق ظاہر ہوگیا ، یوسف کو میں نے پھسلانا اور بہکانا چاہا تھا اور وہ بے شک سچوں میں سے ، راست بازوں میں سے ہے ۔

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

ذٰلِكَ ؛ یہ بھی میں اس لئے کہتا ہوں ۔ لِيَعْلَمَ ؛ کہ بادشاہ کو معلوم ہوجائے ۔ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ ؛ کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے خیانت نہیں کی ۔ کوئی ناجائز کام نہیں کیا ۔ میں پیغمبر ہوں ، معصوم ہوں ۔ پیغمبروں کا کام خیانت نہیں ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ ؛ اور بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ، مقصود تک نہیں پہنچاتا ۔ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ؛ خیانت کرنے والوں کی چالبازی کو ، ان کے کید و مکر کو ۔

ترجمہ :- (یوسف نے کہا) یہ اس لئے ہے کہ اس کو معلوم ہوجائے کہ میں نے اس کی غیبت میں کوئی خیانت نہیں کی اور اللہ تو خیانت کرنے والوں کی تدبیروں کو ، (ان کے مکر و کید کو) کامیاب ہونے نہیں دیتا ۔

بسم الله الرحمن الرحیم

[illegible]

ق ع

۱۳
وما ابرئ نفسی

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمّد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

[illegible]

ناشر: حسرتؔ اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ؛ اور میں اپنے نفس کو بری نہیں سمجھتا ، میں اپنے کو غلطیوں سے پاک نہیں سمجھتا ۔ اِنَّ النَّفْسَ ؛ بے شک نفس ۔ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ ؛ بری بات کا امر اور حکم دینے والا ہے ۔ اِلَّا مَارَحِمَ رَبِّيْ ؛ مگر جس پر میرا رب رحم فرمائے ۔ اِنَّ رَبِّيْ ؛ بے شک میرا رب ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور میں اپنے نفس کو پاک اور عیوب سے بری نہیں سمجھتا ۔ یقیناً نفس بری بات کا حکم دیا کرتا ہے ، مگر جس پر میرا رب رحم فرمائے ۔ بے شک میرا رب غفور رحیم ہے ۔ (وہی ہے خطاؤں کا ڈھانکنے والا ، وہی ہے رحم و کرم کرنے والا ۔) ۔

جب یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی اور طہارت بادشاہ پر ظاہر ہوگئی اور وہ بھی سمجھ گیا کہ یہ بہترین تعبیر دینے والے ہیں تو کہا :-

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝

وَقَالَ الْمَلِكُ ؛ اور بادشاہ نے کہا ۔ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ؛ اس کو یعنی یوسف کو میرے پاس لاؤ ۔ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ؛ میں ان کو اپنے لئے خالص کرتا ہوں یعنی میں ان کو اپنا سکریٹری اور معتمد بناتا ہوں ۔ میں ان کو میرے ندیمانِ خاص میں شریک کرتا ہوں ۔ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ ؛ پھر جب بادشاہ نے یوسف علیہ السلام سے گفتگو کی ۔ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا ؛ کہا بے شک تم آج ہمارے پاس ۔ مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ؛ بڑا مرتبہ اور مقام رکھنے والے اور امانت دار ہو ۔ آج سے تمہارا مکان ، تمہاری جگہ ہمارے دل میں ہے ۔ کیونکہ امانت اور طہارت تمہارا کام ہے ۔

ترجمہ :- اور بادشاہ نے کہا اُن کو (یوسف کو) میرے پاس لاؤ ۔ میں ان کو اپنے ندیمانِ خاص میں شریک کرتا ہوں ۔ پھر جب بادشاہ نے اُن سے (یوسف سے) گفتگو کی (کلام کیا) تو کہا : تم آج سے ہمارے پاس بڑے معزز اور امین ہو ۔

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝

قَالَ اجْعَلْنِيْ ؛ یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا مجھے مقرر کردیجئے ، بنا دیجئے ۔ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ؛ اس سرزمین کے خزانوں کا نگران کار ۔ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ؛ بے شک میں حفاظت کرنے والا ، علم اور واقفیت رکھنے والا ہوں ۔

ترجمہ :- (یوسف علیہ السلام نے) کہا (اے بادشاہ !) مجھے اس سرزمین کے خزانوں کا نگراں کار بنا دیجئے ۔

بے شک میں بڑی حفاظت کرنے والا ، علم اور واقفیت رکھنے والا ہوں ۔

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ

نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۶﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ ؛ ہم نے صاحبِ قدرت و طاقت بنایا یوسف کو اس سرزمین میں ، اس ملک میں ۔ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا ؛ اس سرزمین پر حکومت اور اقتدار رکھتا تھا ۔ حَيْثُ يَشَآءُ ؛ جہاں چاہتا ۔ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا ؛ ہم اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں ۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے ۔ وَلَا نُضِيعُ ؛ اور ہم ضائع نہیں کرتے ۔ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ؛ احسان کرنے والوں کے اجر کو ، ہم کسی کی نیکی کو بیکار نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے یونہی یوسف کو اس سرزمین میں طاقتور بنا دیا تھا ۔ وہ اس سرزمین میں جہاں چاہتا حکومت کرتا ۔ ہم جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت سے سرفراز کرتے ہیں اور محسنوں کا اجر ہم ضائع نہیں کرتے ۔ (ہر شخص کو اس کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں) ۔

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿۵۷﴾ ع ۸ / ۱

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؛ اور البتہ آخرت کا اجر بہتر ہے ۔ یعنی ہم دنیا ہی میں ان کی نیکیوں کا بدلہ نہیں دیتے بلکہ آخرت کا بدلہ تو اس سے بہت زیادہ ہے ۔ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ وَكَانُوا يَتَّقُونَ ؛ اور وہ متقی اور پرہیزگار بھی تھے ، خدا ترس تھے ۔

ترجمہ :- اور آخرت کا اجر بے شک بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان دار بھی ہیں اور متقی بھی ۔

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿۵۸﴾

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ ؛ اور یوسف کے بھائی آئے ۔ اَخٌ کی جمع اِخْوَةٌ اور اِخْوَانٌ ہے ۔ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ ؛ پھر ان کے پاس گئے ۔ فَعَرَفَهُمْ ؛ یوسف نے ان کو پہچان لیا ۔ عَرَفَ يَعْرِفُ مَعْرِفَةً وَعِرْفَانًا ؛ شخصی طور سے جاننا ۔ نامعلوم چیز کا جاننا ۔ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ؛ اور یوسف کے بھائی یوسف کو پہچان نہ سکے ۔

ترجمہ :- اور یوسف کے بھائی آئے ، ان سے ملے ۔ یوسف نے ان کو پہچان لیا اور وہ یوسف کو پہچان نہ سکے ۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيكُمْ

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝۵۹

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ ؛ اور جب ساز و سامان کے ساتھ روانہ کیا ان کو ۔ بِجَهَازِهِمْ ؛ ان کے سامان کے ساتھ ۔ جَهَازٌ امالہ کرکے جھیز کہتے ہیں ۔ یعنی وہ سامان جو دلہن کے ساتھ روانہ کیا جاتا ہے ۔ قَالَ ؛ یوسف نے کہا ۔ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ ؛ تم اپنے بھائی کو میرے پاس لاؤ ۔ مِنْ اَبِيْكُمْ ؛ تمہارے باپ کی طرف سے ، تمہارے علاتی بھائی کو ۔ اَلَا تَرَوْنَ ؛ کیا تم نہیں دیکھتے ۔ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ ؛ کہ میں کافی وافی ناپ دیتا ہوں ، پورا پیمانہ دیتا ہوں ۔ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ؛ اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں ۔

ترجمہ :- اور جب انھیں باساز و سامان کردیا تو (یوسفؑ نے) اپنے بھائیوں سے کہا میرے پاس تم اپنے علاتی بھائی کو لاؤ ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپ دیتا ہوں اور بہترین مہمان نواز ہوں ۔

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝۶۰

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ ؛ پس اگر تم میرے پاس ان کو نہ لاؤ گے ۔ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ ؛ تو نہیں ہے ناپ تمہارے لئے میرے پاس ۔ یعنی غلہ کی امداد بند کردوں گا ۔ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ؛ اصل میں وَلَا تَقْرَبُوْنِيْ ہے ۔ قَرِبَ ۔ يَقْرَبُ ۔ قریب ہونا ۔ نزدیک ہونا ۔ یعنی تم میرے قریب بھی نہ آسکو گے ۔ اور تم کو میری قربت نصیب نہ ہوگی ۔

ترجمہ :- پھر اگر تم ان کو میرے پاس نہ لاؤ گے تو میرے پاس سے تمہارے لئے ناپ (یعنی غلہ) نہ ملے گا اور نہ تم کو میری قربت حاصل ہوگی ۔

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝۶۱

قَالُوْا ؛ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا ۔ سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ ؛ ہم اُن کے باپ کو یعنی یوسف یا بنیامین کے باپ کو سمجھائیں گے ، پھسلائیں گے ۔ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ؛ اور ہم یہ ضرور کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا : ہم ان کے باپ کے ارادے کو پھیریں گے ، (انھیں سمجھائیں گے بجھائیں گے) اور ہم یہ کرکے ہی رہیں گے ۔

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ

لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۶۲

وَقَالَ ؛ اور (یوسف علیہ السلام نے) کہا ۔ لِفِتْيٰنِهِ ؛ اپنے جوانوں کو، اپنے خادموں کو ۔ فِتْيَان ۔ فَتٰی کی جمع ہے بمعنی نوجوان ۔ کام کاج کرنے والے اکثر نوجوان ہوتے ہیں ۔ اس واسطے خادم کو فتٰی کہتے ہیں ۔ اِجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ ؛ ان کے سرمایہ کو رکھ دو ۔ فِيْ رِحَالِهِمْ ؛ ان کے تھیلیوں میں، بوروں میں ۔ رِحَال ، جمع رَحْل ۔ وہ چیز جو سواری کے لئے اونٹ پر رکھی جائے ۔ بعض دفعہ اس سے اونٹ بھی مراد ہوتے ہیں اور کبھی وہ چیزیں مقصود ہوتی ہیں ، جن پر منزل میں بیٹھا جائے ۔ رِحْلَتْ ۔ اِرْتِحَالٌ ۔ کوچ کرنا ، سفر کرنا ۔ لَعَلَّهُمْ ؛ شائد کہ وہ یعنی برادرانِ یوسف ۔ يَعْرِفُوْنَهَآ ؛ اُس کو پہچان لیں ۔ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ ؛ جب اپنے اہل کے پاس واپس جائیں ۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ؛ شائد کہ وہ واپس آئیں ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے اپنے نوکروں سے کہا کہ ان کا سرمایہ ان کے تھیلوں میں ڈال دو ۔ شائد کہ وہ اپنے متعلقین کے پاس واپس آئیں تو ان کو پہچان لیں اور ممکن ہے کہ پھر لوٹ آئیں ۔

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ ؛ پھر جب برادرانِ یوسف اپنے باپ کے پاس واپس آئے ۔ قَالُوْا ؛ تو انھوں نے کہا ۔ يٰٓاَبَانَا ؛ اے ہمارے باپ ! مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ ؛ ہم سے ناپ اور غلّہ روک دیا گیا ہے، منع کر دیا گیا ہے ۔ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا ؛ لہذا ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجئے ۔ نَكْتَلْ ؛ تاکہ ہم غلّہ لاسکیں ۔ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ؛ اور ہم ان کی حفاظت کریں گے ۔

ترجمہ :- پھر جب (برادرانِ یوسف) اپنے والد کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا ۔ ابا جان ! ہم سے غلّہ روک دیا گیا ہے ۔ لہذا ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجئے تاکہ غلّہ لاسکیں اور ہم ان کی حفاظت کریں گے ۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾

قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ۔ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ ؛ میں نہیں اعتبار کرتا تم پر بنیامین کے متعلق ۔ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ ؛ مگر جس طرح کہ میں نے اعتبار کیا تھا تم پر ۔ عَلٰٓى اَخِيْهِ ؛ بنیامین کے بھائی یوسف کے متعلق ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ؛ تو اللہ ہی بہتر نگہبان ہے، محافظ ہے ۔ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ؛ وہی تو ارحم الرحمین ہے ۔ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا میں ان کے متعلق تمہارا اعتبار نہیں کرسکتا مگر اُسی طرح جس طرح پہلے ان کے بھائی کے بارے میں اعتبار کیا تھا ۔ اللہ ہی بہتر نگہبان ہے اور وہی ارحم الرحمین ہے ۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾

وَلَمَّا فَتَحُوْا ؛ اور جب برادرانِ یوسف نے کھولا ۔ مَتَاعَهُمْ ؛ اپنے سامان کو ۔ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ ؛ اپنے سرمایہ کو پایا ۔ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؛ کہ ان کو واپس کردیا گیا ہے ۔ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا ؛ کہا اے ہمارے باپ ، ابا جان ۔ مَا نَبْغِيْ ؛ اب ہم اور کیا چاہیں ؟ ایسے حال میں اب ہم کیا کرسکتے ہیں ۔ کیا کہہ سکتے ہیں ۔ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا ؛ یہ ہمارا سرمایہ ہے ۔ رُدَّتْ اِلَيْنَا ؛ کہ ہم کو واپس کردیا گیا ہے ۔ واقعہ یہ تھا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی کچھ پیسہ کچھ مال پیش کرتے اور ان کو اس کے عوض غلّہ دیا جاتا جب وہ روپیہ اور مال واپس کردیا گیا ہے تو غلّہ ملنے کی کیا صورت ہے ۔ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا ؛ اور ہم ہمارے لوگوں کے لئے غلّہ لاتے ہیں ۔ مِيْرَة ۔ کھانا ، طعام ، غلّہ ۔ وَنَحْفَظُ اَخَانَا ؛ اور ہم ہمارے بھائی کی حفاظت کریں گے ۔ وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؛ اور ہم کو ایک اونٹ کا بوجھ زیادہ بھی ہوجائے گا ۔ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ؛ یہ ناپ ، یہ غلّہ تو تھوڑا سا ہے ۔

ترجمہ :- اور جب اُنھوں نے اپنا سامان کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کا مال ان کو واپس کردیا گیا ہے ۔ انھوں نے کہا ابا جان ! اب ہم کس اُمید پر کوئی خواہش کرسکتے ہیں ۔ یہ ہمارا سرمایہ تو ہم کو واپس کردیا گیا ہے ۔ اگر آپ بنیامین کو ساتھ کردیں تو ہم ہمارے لوگوں کے لئے غلّہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اور ہمارے لئے ایک اونٹ کا بوجھ بھی زیادہ ہوجائے گا ۔ یہ (موجودہ) غلّہ تو بہت کم ہے ۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾

قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے کہا ۔ لَنْ اُرْسِلَهٗ ؛ میں بنیامین کو ہرگز نہیں بھیجوں گا ۔ مَعَكُمْ ؛ تمہارے ساتھ ۔ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ ؛ یہاں تک کہ تم مجھے دو ۔ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ ؛ خدا کا عہد ۔ یہاں تک کہ تم قسم کھاؤ کہ تم بنیامین کو لے کر میرے پاس آؤ گے ۔ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ؛ مگر یہ کہ تم گھیر لئے جاؤ ، تمہارا محاصرہ کرلیا جائے ۔ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ ؛ پھر جب انھوں نے اپنا عہد دیا ، خدا کی قسم کھائی ۔ قَالَ ؛ (یعقوب علیہ السلام نے) کہا ۔ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ؛ تم ہم جو کچھ کہہ

رہے ہیں اس کا خدا کارساز ہے، وہی نگہبان ہے۔

ترجمہ :- (یعقوبؑ نے کہا) میں ہرگز تمہارے ساتھ ان کو نہ بھیجوں گا یہاں تک کہ تم خدا کی قسم کھاؤ (اس کو بیچ میں رکھ کر وعدہ کرو) کہ تم ان کو میرے پاس لاؤ گے مگر یہ کہ خود تمہارا محاصرہ کرلیا جائے۔ پھر جب اُنھوں نے اپنا عہد دیا (یعقوب علیہ السلام نے) کہا، ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کو اللہ پورا کرنے والا ہے (وہی ہمارا کارساز ہے)۔

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾

وَقَالَ ؛ اور یعقوب علیہ السلام نے کہا۔ يٰبَنِيَّ ؛ اے میرے بچو! لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ ؛ ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔ وَادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؛ اور متفرق دروازوں سے داخل ہو۔ یعقوب علیہ السلام کے جملہ بارہ بیٹے تھے۔ ممکن ہے کہ کہیں نظر نہ لگے یا سب گھیر نہ لئے جائیں۔ اسی لئے فرمایا۔ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ ؛ اور میں تمہارے کام نہیں آسکتا۔ تم کو کچھ نفع نہیں ہوسکتا۔ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؛ خدا کے حکم کے مقابل کچھ۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؛ نہیں ہے حکم مگر اللہ کے لئے۔ حکم دینا اللہ ہی کا کام ہے۔ وہی ہوتا ہے جو خدا چاہے۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ؛ اسی پر میں توکل کرتا ہوں، میرا بھروسہ اُسی پر ہے۔ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ؛ اور اسی پر چاہیئے کہ سب توکل کرنے والے توکل کریں، سب کا بھروسہ اسی پر ہونا چاہیئے۔

ترجمہ :- اور کہا اے میرے بچو! ایک دروازے سے داخل نہ ہو اور متفرق دروازوں سے داخل ہو۔ میں خدا کے حکم کے مقابل تمہارے کچھ بھی کام نہیں آسکتا۔ حکم دینا تو اللہ ہی کا کام ہے۔ میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور توکل کرنے والوں کو چاہیئے کہ اسی پر توکل کریں۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

وَلَمَّا دَخَلُوْا ؛ اور جب یعقوب علیہ السلام کے فرزند داخل ہوئے۔ مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ ؛ جیسے اور جس طرح سے ان کو حکم دیا تھا۔ اَبُوْهُمْ ؛ ان کے والد نے یعنی یعقوب علیہ السلام نے۔ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ ؛ ان کے کام نہیں آسکتا تھا۔ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؛ خدا کے حکم کے مقابل کچھ بھی۔ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ ؛ مگر یعقوب کے دل میں ایک حاجت تھی۔ ان کے نفس میں یہ خیال جاگزیں ہوگیا تھا۔ قَضٰىهَا ؛ جس کو انھوں نے پورا کیا۔ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ ؛ اور بلاشبہ وہ بہت بڑا علم

رکھتا تھا۔ پیغمبر تھا۔ لِمَا عَلَّمْنٰہُ ؛ کیونکہ ہم نے اس کو علم سے سرفراز کیا تھا۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں، وہ کچھ بھی واقف نہیں ہوتے۔

ترجمہ :- اور جب داخل ہوئے جس طرح کہ ان کے والد نے ان کو حکم دیا تھا۔ مگر اللہ کے حکم کے مقابل ان کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے تھے، مگر یہ ایک حاجت تھی جو یعقوب کے دل میں بس گئی تھی جس کو انھوں نے پورا کیا۔ وہ تو بڑے علم والے تھے کیونکہ ہم نے ان کو تعلیم دی تھی۔ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ ؛ اور جب برادرانِ یوسف، یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے، ان کے پاس داخل ہوئے۔ اٰوٰۤی اِلَیْہِ اَخَاہُ ؛ یوسف علیہ السلام نے اپنے پاس جگہ دی اپنے بھائی بنیامین کو۔ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْکَ ؛ یوسف علیہ السلام نے بنیامین سے کہا بے شک میں تمہارا بھائی ہوں۔ یعنی سگا۔ فَلَا تَبْتَئِسْ ؛ پس افسوس نہ کر، غم نہ کھا۔ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؛ ان بدسلوکیوں کا جو وہ تم سے کرتے ہیں۔

ترجمہ :- اور جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے (ان کے پاس داخل ہوئے) تو یوسف نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی۔ کہا میں تمہارا بھائی ہوں۔ تم ان بدسلوکیوں کی پرواہ نہ کرو۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ

ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ ؛ پھر جب ان کو تیار کردیا۔ بِجَهَازِهِمْ ؛ ان کے ساز و سامان کے ساتھ۔ جَعَلَ ؛ کردیا، رکھ دیا۔ اَلسِّقَایَةَ ؛ کٹورا۔ سَقٰی۔ یَسْقِیْ۔ سَقْیًا۔ پلانا۔ اَسْقٰی۔ یُسْقِیْ۔ اِسْقَاءً۔ پلانا۔ مگر اِسْقٰی میں صرف پینے کا برتن دینا ہے۔ فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ ؛ اُن کے بھائی کے تھیلے میں۔ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ ؛ پھر ایک پکارنے والے نے پکارا۔ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ ؛ او قافلہ والو! اِنَّکُمْ لَسٰرِقُوْنَ ؛ تم تو چور ہو۔

ترجمہ :- پھر جب ان کو ساز و سامان کے ساتھ تیار کردیا تو ان کے بھائی کے تھیلے میں کٹورا رکھ دیا۔ پھر پکارنے والے نے پکار دیا کہ او قافلہ والو! تم تو چور ہو۔

اس مقام پر قابلِ غور یہ ہے کہ اس کٹورے کو رکھا کس نے؟ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یوسف علیہ السلام نے رکھوایا تھا۔ مگر خود رکھوانا اور دوسرے کو چور ٹھہرانا یہ کام یوسف علیہ السلام کا نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ اُس وقت پیغمبر ہوچکے تھے۔

ممکن ہے کہ برادرانِ یوسف نے جب یوسف علیہ السلام سے شرارت کی تو بنیامین کے ساتھ بھی شرارت کی ہو تا کہ ان کو چور اور برا ٹھہرائیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی اور کی کارروائی ہو تا کہ بنیامین جانے نہ پائے ۔ کیونکہ یوسف بنیامین کو چاہتے بہت تھے ۔ یوسف علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان کے ملازمین نے یہ کیا ہو ۔ بہر حال ہماری رائے میں دوسروں پر الزام لگانا آسان ہے بہ نسبت یوسف علیہ السلام پر الزام لگانے کے ۔

(جَهَّزَ اور جَعَلَ کا فاعل منتظم رسد ہے ۔ کیونکہ یہ کام نہ یوسف علیہ السلام کا ہے نہ ان کی طرف یہ ضمیریں پھر سکتی ہیں) ۔

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا ۔ وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ ؛ اور ملازمین رسد کی طرف متوجہ ہوئے ۔ مَاذَا تَفْقِدُوْنَ ؛ کہ تم کیا ڈھونڈھتے ہو؟ تمہاری کونسی چیز گم ہوئی ہے ۔

ترجمہ :- (برادرانِ یوسفؑ نے) ملازمین رسد کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ (تم کیا ڈھونڈھتے ہو؟) تمہارا کیا گُم ہوا ہے؟

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾

قَالُوْا ؛ ملازمینِ رسد نے کہا ۔ نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ ؛ ہم بادشاہ کے پیالہ کو ڈھونڈھتے ہیں ۔ غالبًا وہ پیالہ زیادہ قیمت کا تھا جس پر سخت سزا کا استحقاق ہوا ۔ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ ؛ اور جو اس کو لائے اس کے لئے ۔ حِمْلُ بَعِيْرٍ ؛ ایک اونٹ کا بوجھ بطورِ انعام ہوگا ۔ منتظم نے کہا ۔ وَاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ؛ اور میں اس انعام دلانے کا کفیل اور ذِمّہ دار ہوں ۔ ریاست کو زِعَامَتْ کہا جاتا ہے اور ضامن اور رئیس کو زَعِيْمٌ کہا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا کہ ہم بادشاہ کا پیالہ ڈھونڈھ رہے ہیں اور جو شخص اس (پیالہ) کو لائے اس کو (بطورِ انعام) ایک اونٹ کا بوجھ ملے گا ۔ اور میں اس کا ذِمّہ دار ہوں (ضامن ہوں) ۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

قَالُوْا تَاللّٰهِ ؛ برادرانِ یوسفؑ نے کہا خدا کی قسم ہے ۔ لَقَدْ عَلِمْتُمْ ؛ تمہیں تو معلوم ہے ۔ مَاجِئْنَا ؛ ہم نہیں آئے ۔ لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ ؛ کہ زمین میں فساد پھیلائیں ۔ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ؛ اور ہم چور بھی نہیں ہیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا ۔ اللہ کی قسم ! تم کو معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد پھیلانے نہیں آئے ہیں اور نہ ہم چور ہیں ۔

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾

قَالُوْا ؛ منتظمین رسد نے کہا ۔ فَمَاجَزَآؤُهٗ ؛ پھر اس کی سزا کیا ہے؟ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ؛ اگر تم جھوٹے ہو ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا پھر اس کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے نکلے ؟

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۷۵

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسفؑ نے کہا ۔ جَزَآءُهٗ ؛ اس کی سزا یہ ہے ۔ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ ؛ جس کے سامان میں ، جس کے گھر میں ، جس کے بورے میں وہ پایا جائے ۔ فَهُوَ جَزَآءُهٗ ؛ تو وہی اس کی جزا ہے ۔ یعنی وہ غلام بنادیا جائے گا ۔ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ؛ ہم اسی طرح ظالموں کو جزا دیتے ہیں ۔ سزا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا اس کی سزا یہ ہے کہ جس شخص کے بورے میں سے وہ ملے وہ خود اس کی جزا (یعنی غلام) ہوگا ۔ ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں ۔

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝۷۶

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ ؛ پس منتظم رسد نے پہلے برادرانِ یوسفؑ کے تھیلے ڈھونڈھے ، تلاش کئے ۔ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ؛ یوسف علیہ السلام کے بھائی بنیامین یا بن یمین کے تھیلوں سے پہلے ۔ وِعَآء ظرف ۔ تھیلا ۔ اس کی جمع اَوْعِيَة ہے ۔ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا ؛ پھر اس پیالہ کو نکالا ۔ مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؛ یوسف کے بھائی کے تھیلے میں سے ۔ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؛ اس طرح سے ہم نے یوسف کے لئے ان کے بھائی سے ملانے کی تدبیر نکالی ۔ دنیا میں جو کچھ ہورہا ہے اللہ کے ارادے اور اُسی کی حکمت پر مبنی ہے ۔ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ (النساء ۔ ۷۸) یہاں یوسف علیہ السلام نے یہ تدبیر نکالی کہیں ثابت نہیں ہے ۔ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ ؛ یوسف اپنے بھائی کو لے نہیں سکتے تھے ۔ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ ؛ بادشاہ کے قانون میں ۔ بلا کسی وجہ معقول کے وہ اپنے بھائی کو روک نہیں سکتے تھے ۔ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؛ مگر یہ کہ خدا چاہے ۔ یعنی یہ خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ اس نے بھائی کو بھائی سے ملادیا ۔ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؛ ہم جس کا چاہتے ہیں مرتبہ بلند کردیتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو پیغمبر بنایا ۔ مکاری ، چالبازی سے بچایا ۔ اور خود اپنے فضل و کرم سے بھائی سے اپنے بھائی کو ملادیا ۔ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ؛ اور ہر ذی علم پر علیم و حکیم کی ہستی ہے کہ جہاں لوگوں کی تدبیر کام نہیں کرتی اس کا انتظام خدائے تعالیٰ خود فرمادیتا ہے ۔

ترجمہ :- اس نے (منتظم رسد نے) ان کے بھائی کے تھیلے سے پہلے دوسرے بھائیوں کی تلاشی لی ۔ پھر اس کو نکالا تو ان کے بھائی کے تھیلے میں سے ۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کی ۔ کیونکہ یوسف شاہی قانون کی رو سے اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھ نہیں سکتے تھے ۔ مگر یہ کہ خدا چاہے (یعنی خدا کے چاہنے کی وجہ سے یوسف کے پاس ان کے بھائی کا رہنا ہوا ۔) ہم جس کو چاہتے ہیں مرتبہ بلند کرتے ہیں اور ہر ذی علم کے اوپر علیم (وحکیم) ہے ۔ (یعنی جہاں یوسف کی تدبیر چل نہیں سکتی تھی ، وہاں ہم نے اپنے علم وحکمت سے تدبیر نکال ہی لی) ۔

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾

قَالُوْٓا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا ۔ اِنْ يَّسْرِقْ ؛ اگر بنیامین چوری کرے تو کچھ تعجب کی بات نہیں ۔ کیونکہ ۔ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی ، حالانکہ یوسف علیہ السلام نے کبھی چوری نہیں کی تھی ۔ مقصود صرف علاتی بھائیوں کو بدنام کرنا تھا ۔ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ ؛ یہ سن کر یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں چھپا رکھا ۔ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ؛ اور ان پر ظاہر ہونے نہیں دیا ، اپنے غصہ کو پی گئے ۔ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ؛ یوسف علیہ السلام نے کہا تم بدترین درجہ کے لوگ ہو ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ؛ اور اللہ ہی بہتر علم رکھتا ہے اس کا کہ تم بیان کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اُنھوں نے کہا اگر اس نے سرقہ کیا ہے تو پہلے اس کے بھائی نے بھی سرقہ کیا تھا ۔ یوسف نے اسے اپنے دل میں چھپایا اور ان کے لئے ظاہر نہیں کیا ۔ کہا تو یہ کہا کہ تم بری حالت کے لوگ ہو اور اللہ کو بہتر علم ہے اس کے متعلق جو تم بیان کرتے ہو ۔

واضح ہو کہ اس مقام پر تفاسیر میں بڑی گڑبڑ ہے ۔ مجھے ایک بات بڑی پسند ہے جو امام رازی نے بیان کی ہے کہ کسی نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے سامنے روایت کی ، ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ کہے ۔ امام اعظم نے فرمایا کہ پیغمبر معصوم ہوتا ہے وہ ہرگز جھوٹ نہیں کہہ سکتا ۔ البتہ راوی نے ایک جھوٹ کہا ہے ۔ اسی قول کی روشنی میں ہم اس حصہ قرآن کو دیکھتے ہیں :-

یوسف علیہ السلام پیغمبر تھے کیونکہ قرآن شریف میں ہے :-

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ (یوسف ۔ ۴۶) ، اور ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ (یوسف ۔ ۳۷) ایک اور جگہ ہے : وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۔ (یوسف ۔ ۳۸) ۔

جب وہ پیغمبر تھے تو وہ کسی پر بہتان لگانے اور اپنے بھائی کو چور اور غلام بنانے کے لئے ایک لفظ نہیں نکال سکتے۔ کیونکہ قرآن شریف میں ہے:-

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ○ (النساء۔۱۱۲)

لہذا بے گناہ بھائی پر چوری کا الزام لگانا یا ان کو بدنام کرنا شانِ نبوت کے خلاف ہے۔ اہلِ کتاب اپنی کتابوں میں جھوٹ سچ جو چاہیں لکھیں۔ یوسف (علیہ السلام) اس سے بری ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ برادرانِ یوسف نے یوسف علیہ السلام کو جیسا چور ظاہر کیا تھا، بنیامین پر بھی انھوں نے چوری کا الزام لگایا اور جس طرح یوسف علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے دور رکھنا چاہا تھا بنیامین کو بھی دور رکھنا چاہا۔ یا یہ بات ہے یوسفؑ اور بنیامین میں نہایت درجہ محبت دیکھ کر منتظمینِ رسد نے یہ تمام کارروائی کی ہو۔ یوسف علیہ السلام کے بنیامین سے ملنے کی حضرت یوسفؑ کے علم میں کوئی صورت نہ تھی۔ یوسف علیہ السلام کو راضی کرنے کے لئے منتظمین نے یہ پولیٹیکل چال چلی ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ غلطی سے وہ کٹورا جو پیانہ کا کام دیتا تھا، بنیامین کے سامان میں رہ گیا ہو اور منتظمین نے تمام برادرانِ یوسف کے خورجیوں میں تلاشی لی ہو۔ بہرحال یوسفؑ اس سے بری ہیں کہ بھائی پر تہمت لی ہو یا وہ پیالہ خود رکھ کر خود ہی تلاش کروایا ہو۔

اس قسم کی پولیٹیکل چال چلنا شانِ نبوت سے بہت بعید ہے۔

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۷۸

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا۔ یٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ ؛ اے عزیز۔ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا ؛ ان کے ایک باپ ہیں۔ شَيْخًا كَبِيْرًا ؛ بہت بوڑھے۔ فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ؛ لہذا تم ہم سے کسی ایک کو اس کی جگہ لے لو۔ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ بے شک ہم تم کو احسان کرنے والا سمجھتے ہیں، نیکوکار دیکھتے ہیں۔

ترجمہ:- انھوں نے کہا، اے عزیز اس کا ایک بوڑھا باپ ہے لہذا تم ہم میں سے ایک کو اس کے عوض لے لو۔ ہم تو تم کو بڑا ہی نیکوکار سمجھتے ہیں۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝۷۹ ع ۹ ۱۱ ۲

قَالَ ؛ یوسف علیہ السلام نے کہا۔ عزیزِ مصر نے کہا۔ مَعَاذَ اللّٰهِ ؛ پناہ بہ خدا۔ اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اَنْ نَّاْخُذَ ؛ کہ ہم لے لیں۔ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗ ؛ سوائے اس کے، جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا۔ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ؛ اگر ہم ایسا کریں یعنی بے گناہ غیر آدمی کو پکڑ لیں تو ہم ظالم ہوں گے۔

ترجمہ:- کہا: پناہ بخدا! کہ ہم پکڑ لیں سوائے اس شخص کے جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم ظالم ہوں گے۔

فَلَمَّا اسْتَايْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِىْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِىْٓ اَبِىْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِىْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

فَلَمَّا اسْتَايْئَسُوْا مِنْهُ ؛ پھر جب برادرانِ یوسف، یوسف علیہ السلام کی طرف سے مایوس ہوگئے ۔ بنیامین کو دینے سے انکار کردیا ۔ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؛ الگ ہوگئے، سرگوشی کرتے، کانا پھوسی کرتے، سازش کرتے ۔ قَالَ كَبِيْرُهُمْ ؛ تو ان کے بڑے بھائی نے کہا ۔ اَلَمْ تَعْلَمُوْا ؛ کیا تم کو معلوم نہیں ۔ اَنَّ اَبَاكُمْ ؛ کہ تمہارے باپ نے ۔ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ ؛تم پر واجب ٹھہرالیا تھا ۔ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ ؛ خدا کی قسم دے کر عہد ۔ وَمِنْ قَبْلُ ؛ اور اس سے پہلے ۔ مَافَرَّطْتُّمْ ؛ جوتم نے کوتاہی کی ہے، جوتم نے افراط تفریط کی ہے، جوتم نے قصور کیا ہے ۔ فِىْ يُوْسُفَ ؛ یوسف کے معاملہ میں ۔ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ ؛ میں اس جگہ سے نہ سرکوں گا، نہ ہٹوں گا ۔ حَتّٰى يَاْذَنَ لِىْ اَبِىْ ؛ یہاں تک کہ اجازت دیں، اذن دیں، میرے والد ۔ اَوْيَحْكُمَ اللّٰهُ لِىْ ؛ یا اللہ کوئی حکم دے، فیصلہ کرے میرے لئے ۔ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ؛ اور وہی ہے سب سے بہتر حکم کرنے والا، فیصلہ کرنے والا ۔

ترجمہ:- پھر جب ان سے سب لوگ مایوس ہوگئے تو الگ بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے ان میں سے بڑے نے کہا کیا تمہیں علم نہیں کہ تمہارے والد نے خدا کو بیچ میں رکھ کر تم سے عہد لیا تھا اور اس سے پہلے تم نے جو کچھ یوسف کے متعلق کوتاہی کی وہ بھی تم کو معلوم ہے ۔ اب تو میں اس سرزمین سے نہ نکلوں گا (اس جگہ سے نہ سرکوں گا) جب تک میرے والد خود مجھے حکم نہ دیں یا خدا کوئی حکم دے ۔ اور وہی بہتر حکم دینے والا ہے ۔

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ ؛ بڑے بھائی نے دوسرے بھائیوں سے کہا تم اپنے والد کے پاس واپس جاؤ ۔ فَقُوْلُوْا ؛ پھر ان سے عرض کرو ۔ يٰٓاَبَانَآ ؛ اے ہمارے باپ، اباجان ۔ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ؛ تمہارے بیٹے بنیامین نے تو چوری کی ۔ سرقہ کیا ۔ وَمَا شَهِدْنَآ ؛ اور ہم نے ٹھیک ٹھیک نہیں بیان کیا ۔ نہیں شہادت دی ہم نے ۔ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا ؛ مگر اسی واقعہ کو جس کا

ہم کو علم ہے، ہم نے جتنا جانا اتنا آپ سے عرض کر دیا۔ وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ؛ اور ہم غیب کی باتوں کی حفاظت نہیں کر سکتے تھے۔ ہماری پس غیبت میں جو کچھ ہوا ہم اس کو روک نہیں سکتے تھے۔

ترجمہ :- (بڑے بھائی نے دوسرے بھائیوں سے کہا کہ) تم اپنے والد کے پاس واپس جاؤ۔ پھر اُن سے عرض کرو۔ ابا جان آپ کے بیٹے نے سرقہ کیا۔ ہم نے اسی کو ٹھیک بیان کیا ہے جس کو ہم جانتے ہیں (اور ہم نے بیان نہیں کیا مگر اس چیز کو جس کا ہم کو علم ہوا ہے) اور غیب سے جو بات ہوئی اس کو ہم روک نہیں سکتے تھے۔

وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ ؛ (املا قرآنی میں ہمزہ وصلی نہیں ہے) اور گاؤں والوں سے پوچھ لیجئے۔ ساری بستی سے دریافت کیجئے۔ اَلَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا ؛ جس میں ہم تھے۔ وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؛ اور اس قافلہ سے بھی پوچھ لیجئے جس میں ہم آئے ہیں۔ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ؛ اور بے شک ہم بالکل سچے ہیں۔

ترجمہ :- اور اس بستی سے دریافت کر لیجئے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے بھی جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔

آپس کے مشورہ کے بعد بڑے بھائی کی رائے کے مطابق دوسرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے پر یعقوب علیہ السلام نے کہا:

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؛ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا، بلکہ اچھا دکھایا ہے تم کو تمہارے نفسوں نے ایک بات کو۔ یہ سب تمہاری من گھڑت باتیں ہیں۔ اب میرا کام کیا ہے؟ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؛ میرا کام تو اب صبرِ جمیل ہے۔ خوبی سے برداشت کر لینا ہے۔ عَسَى اللّٰهُ ؛ شائد کہ اللہ۔ اُمید ہے کہ اللہ۔ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؛ کہ اُن سب کو میرے پاس لائے گا۔ یوسف بھی آئے گا۔ بنیامین بھی آئے گا۔ ان کا بڑا بھائی بھی آئے گا۔ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ؛ بے شک وہی علیم و حکیم ہے۔ میرے حال کو وہ خوب جانتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔

ترجمہ :- کہا : یہ سب تمہاری من گھڑت باتیں ہیں، اب میں خوبی سے برداشت کر لوں گا۔ شاید کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لائے۔ وہ بڑا علم و حکمت والا ہے۔

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ ؛ اور فرزندانِ یعقوب سے یہ گفتگو ہونے کے بعد یعقوب علیہ السلام نے اپنا منہ ان کی طرف سے پھیرلیا ۔ وَقَالَ ؛ اور فرمایا ۔ يٰٓاَسَفٰى ؛ ہائے میرا افسوس ! ہائے افسوس ! عَلٰى يُوْسُفَ ؛ یوسف کی جدائی پر ۔ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ ؛ اور ان کی دونوں آنکھیں سپید ہوگئیں ۔ یعنی آنکھوں کی پتلیاں سپید ہوگئیں ۔ یا آنکھوں میں آنسو آ کر سپید معلوم ہونے لگے ۔ مِنَ الْحُزْنِ ؛ غم سے ۔ فَهُوَ كَظِيْمٌ ؛ اور وہ تو غم کو پی جارہے تھے ۔ جوشِ غم کو دبا رہے تھے ۔

ترجمہ :- اور ان سے (یعقوب نے) منہ پھیرلیا ۔ اور کہا ہائے افسوس ! یوسف پر ۔ اور ان کی آنکھیں غم کے مارے سپید ہوگئیں ۔ اور وہ غم کو پی جارہے تھے ۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام کا رونا اور اتنا رونا کہ ان کی بصارت چلی جائے شانِ نبوت کے خلاف ہے ۔ مگر ان کو سمجھنا چاہیئے کہ محبت ایک سِرِّ الٰہی ہے اور دردِ محبت جاہلوں کو نہیں ہوتا ۔ رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں ۔ اِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ ؛ خوشی اور غمی دونوں جذبات ہیں ۔ انسان کے اختیار سے باہر ہیں ۔ پیغمبر کو پیغمبر کا چاہنا محبت کرنا اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ ہے ۔ جس شخص کو کسی سے محبت ہوجاتی ہے اور وہ اس کو چھپاتا اور پاک دامن رہتا ہے اور آخر میں مر بھی جاتا ہے تو وہ شہید ہے ۔

زندگی زندہ دلی کا ہے نام ÷ مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں
بے مزہ جینے سے ہے موت ہی بہتر زاہد ÷ چاہیئے لذّتِ حسنِ نمکیں تھوڑی سی
دو جہاں بیچ کے حسرت اسے حاصل کرلے ÷ لذّتِ درد جو مل جائے کہیں تھوڑی سی (حسرت صدیقی)

یہ یاد رکھو کہ رنج و غم کو برداشت کرلینا اور اس کا ذکر تک نہ کرنا آسان ہے مگر دل کا صابر رہنا اور آنکھوں کا رونا یہ مشکل کام ہے ۔ یہ مسئلہ نازک ہے ، نادانوں کے ہرگز سمجھ میں نہیں آتا ۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا ۔ تَاللّٰهِ ؛ بخدا ۔ خدا کی قسم ۔ تَفْتَؤُا ؛ تم اپنے آپ کو شکستہ کردو گے ۔ فَتَأَهُ ۔ يَفْتَأُهُ ۔ فَتْأً ۔ كَسَرَهُ ۔ یعنی اس کو توڑ دیا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی اصل مَا تَفْتَؤُا ہے ۔ اَىْ لَا تَزَالُ ؛ یعنی آپ یوں ہی رہیں گے ۔ مَافَتِئَ بمعنی مَا زَالَ ہے ۔ تَذْكُرُ يُوْسُفَ ؛ یوسف کی یاد کرتے رہوگے ؟ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا ؛ یہاں تک کہ ہوجاؤ قریب الموت ۔ حَرَضَ ۔ يَحْرُضُ وَيَحْرِضُ ۔ حُرُوْضًا ۔ دُبلا اور بیمار ہوجانا ۔ حَرَضٌ ۔ دُبلا ۔ بدحال ، بہت زمانہ سے غمگین ۔ حَرَضَ ۔ يَحْرِضُ ۔ حَرَضًا بھی آتا ہے ۔ اَوْتَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ؛ یا ہلاک ہونے والوں میں سے ہوجاؤ ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا ۔ بخدا تم تو یوسف کی یاد کرتے ہی رہوگے یہاں تک کہ قریب المرگ ہوجاؤ یا مر ہی جاؤ ۔

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾

قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے کہا ۔ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ ؛ میں تو اپنے رنج وغم کو بیان کرتا ہوں ۔ بَثٌّ ۔ غم ، سخت رنج ۔ اِلَى اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف ۔ یعنی میں فریاد کرتا ہوں تو اپنے خدا سے ، نہ کہ تم سے ۔ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اور اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں ، جو تم نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- کہا : میں اپنا رنج وغم بیان کرتا ہوں تو اپنے خدا سے اور اللہ کی طرف سے ایسی باتیں بھی جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۔

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

يٰبَنِيَّ ؛ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ۔ میرے بیٹو ! اِذْهَبُوْا ؛ تم جاؤ ۔ فَتَحَسَّسُوْا ؛ تم تلاش کرو ، ڈھونڈو ۔ دریافت کرو ، پاؤ ۔ حس حاصل کرو ۔ مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ ؛ یوسف اور ان کے بھائی بنیامین سے ۔ وَلَا تَايْـَٔسُوْا ؛ اور نہ مایوس ہوں ۔ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی کشائش سے ، اس کی رحمت سے ۔ اس لفظ کے مادّہ میں حرکت پائی جاتی ہے ۔ رَاحَ - يَرُوْحُ - جانا ۔ اکثر رَاحَ کا لفظ شام کے وقت جانوروں کو اپنے گھر پہنچنے کے لئے بولا جاتا ہے ۔ رِيْحٌ ۔ ہوا ۔ رَوْحٌ ۔ تکلیف کا دفع ہونا ۔ رَوَاحٌ ۔ شام کا وقت جب کہ جانور واپس ہوتے ہیں ۔ اِنَّهٗ ۔ لَا يَايْـَٔسُ ؛ کیونکہ مایوس اور نا اُمید نہیں ہوتے ہیں ۔ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؛ خدا کی رحمت سے ۔ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ مگر کافر لوگ ۔

ترجمہ :- اے میرے بیٹو ! جاؤ اور یوسف اور ان کے بھائی کا پتہ لگاؤ (ان کو دریافت کرو) اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو ۔ کیونکہ اللہ کی رحمت سے کافروں کے سوائے اور کوئی مایوس نہیں ہوتا ۔

جب حسب الحکم یعقوب علیہ السلام فرزندانِ یعقوب ، یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے ۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ ؛ پھر جب فرزندانِ یعقوب ، یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے ۔ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ ؛ کہا اے عزیز ۔ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ ؛ پہنچا ہے ہم کو اور ہمارے متعلقین کو ضرر ، ہم کو اور ہمارے متعلقین کو تکلیف پہنچی ہے ۔ ہم بڑی شدت کی حالت میں ہیں ۔ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ ؛ اور ہم ایسے سرمایہ کو لائے ہیں جو واپسی کے قابل ہے ۔ نا قابلِ

قبول ہے ۔ کھوٹا ، بہت ہی کم ہے ۔ زَجْوٌ ۔ ڈھکیلنا ۔ اَلرِّیْحُ تُزْجِیْ سَحَابًا ۔ ہوا بادل کو چلاتی ، ڈھکیلتی ہے ۔ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ ؛ مگر تم ہم کو پورا ناپ دو ۔ کافی غلّہ دو ۔ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؛ اور ہم کو خیرات دو ، صدقہ دو ۔ صَدَقَۃٌ ۔ ہر اچھے کام کو کہتے ہیں ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ؛ بے شک اللہ صدقہ اور خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر جب ان کے پاس پہنچے کہا اے عزیز ! ہم کو اور ہمارے متعلقین کو بہت ضرر پہنچا ہے اور ہم کھوٹے دام لے کر آئے ہیں ۔ (بہت تھوڑا سرمایہ لے کر حاضر ہوئے ہیں) مگر آپ ہمیں پورا ناپ دو اور خیرات بھی دو ۔ بے شک اللہ تو صدقہ اور خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرماتا ہے ۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾

قَالَ ؛ یوسف علیہ السلام نے کہا ۔ هَلْ عَلِمْتُمْ ؛ کیا تمہیں علم ہے ۔ مَا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَاَخِیْهِ ؛ تم نے یوسف اور اس کے بھائی بنیامین کے ساتھ کیا کِیا ۔ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ؛ جب کہ تم نادان تھے ، جاہل تھے ، بھلے برے کی تمہیں تمیز نہ تھی ۔

ترجمہ :- اس نے کہا کیا تمہیں اس کا علم ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا ؟ جب کہ تم نادان تھے ۔

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو پہچان لیا ۔ قَالُوْٓا ؛ انھوں نے کہا ۔ ءَ اِنَّکَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ ؛ کیا تم یوسف ہی ہو؟ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِیْ ؛ یوسف علیہ السلام نے کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرے بھائی بنیامین ہیں ۔ قَدْمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؛ بے شک اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے ، ہم اس کے ممنون ہیں ۔ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَیَصْبِرْ ؛ بات یہ ہے جو تقویٰ اختیار کرتا اور صبر کرتا ہے ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ تو بے شک اللہ ۔ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ؛ محسنین ، نیکوکار ، دوسروں پر احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ۔

اللہ نیکیوں کے عمل کو رائیگاں نہیں کرتا

ترجمہ :- انھوں نے (بھائیوں نے یوسف سے) کہا کیا تم یوسف ہی ہو؟ (یوسف نے) کہا ہاں ، میں یوسف ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں ۔ بے شک اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے ۔ بات یہ ہے کہ جو تقویٰ اور صبر اختیار کرتا ہے تو یقیناً اللہ محسنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا (کسی کی نیکی خالی نہیں جاتی) ۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ﴿۹۱﴾

قَالُوْا تَاللّٰهِ ؛ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا خدا کی قسم ہے ، بخدا ۔ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؛ خدائے تعالیٰ نے تم کو ہم پر فضیلت دی ، تم کو ترجیح دی ، فوقیت دی ۔ اِیْثَارْ دوسرے کو خود پر ترجیح دینا ۔ وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِیْنَ ؛ اور بے شک ہم تو خطا کار ہیں ، ہم غلطی پر تھے ۔ بے شک ہم سے تمہارے متعلق قصور ہوا ۔

ترجمہ :- بھائیوں نے کہا بخدا خدا نے تم کو ہم پر ترجیح دی اور بے شک ہم خطا کار ہیں ۔

قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾

قَالَ ؛ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا ۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمْ ؛ تم پر کسی قسم کی ملامت نہیں ، میں تمہاری شرارتوں کو دہرانا نہیں چاہتا ۔ ثَرْبٌ ۔ فساد ۔ مدینہ منورہ کا نام اسلام سے پہلے یَثْرِبْ تھا ۔ حضرت ﷺ نے نام بدل کر طَیْبَہ رکھا ۔ اَلْیَوْمَ ؛ آج ۔ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؛ اللہ تمہاری خطاؤں کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپائے ، معاف کردے ۔ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ؛ اور وہ تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے ۔ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- کہا ! آج تم پر کوئی ملامت نہیں ۔ اللہ تم کو معاف فرمائے (مغفرت کرے) اور وہ ارحم الراحمین ہے ۔

علاج

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۳﴾ ع

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا ؛ میرا یہ کرتہ لے جاؤ ۔ فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ ؛ پھر اس کو میرے والد کے منہ پر ڈال دو ۔ یَاْتِ بَصِیْرًا ؛ وہ بینا ہوجائیں گے ۔ ان کی بصارت عود کرے گی ۔ وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ؛ اور تم اپنے تمام اہل و عیال کو لے کر میرے پاس چلے آؤ ۔

ترجمہ :- میرا یہ کرتہ لے جاؤ اور اس کو میرے والد کے منہ پر ڈال دو ، وہ بینا ہوجائیں گے اور تم اپنے تمام اہل و عیال کو لے کر میرے پاس آؤ ۔

کرتے کی وجہ سے بصارت کا لوٹ آنا خرقِ عادت ہے

واضح ہو کہ اس جگہ بعض مادّہ پرست جو معجزے کے قائل نہیں اور خوارقِ عادت ان کے پاس کوئی چیز نہیں ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یوسف علیہ السلام کا کرتہ یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالنے سے بصارت کیونکر رجوع کی ۔ ہمارے مذہب میں معجزات بھی حق ہیں ۔ ہمارا تجربہ ہے کہ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ☆ پڑھ کر پھونکتے ہیں تو بصارت عود کر آتی ہے اور خود اس آیت اِذْهَبُوْا الخ کو پڑھ کر پھونکنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے ۔ اگر بعض مادّہ پرست نہ مانیں ، اس سے ہمارا کیا بگڑتا ہے ۔ وہ خود روحانیت کے فوائد سے محروم رہتے ہیں ۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

☆ ق ۲۲

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ ؛ اور جب نکلا، جُدا ہوا قافلہ مصر سے ۔ قَالَ اَبُوْهُمْ ؛ تو ان کے والد یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ۔ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ ؛ بے شک میں پاتا ہوں خوشبو یوسف کی ، یہ سن کر کہیں تم اعتراض کرو گے ۔ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ؛ اگر تم مجھے بدعقل ، بہکا ہوا نہ سمجھو ۔ فَنَدٌ ۔ عقل و رائے کی کمزوری ۔ تَفْنِیْدٌ ۔ دوسرے کو احمق سمجھنا ۔

ترجمہ :- اور جب قافلہ نکلا تو ان کے والد نے کہا میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر تم مجھے احمق نہ سمجھو ، (بہکا ہوا نہ جانو) ۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

قَالُوْا ؛ یعقوب علیہ السلام کے فرزندوں وغیرہ نے کہا ۔ اِنَّکَ ؛ بے شک تم تو ۔ لَفِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ ؛ اپنے قدیم برگشتگی محبت پر ہو ۔ پرانی از خود رفتگی میں ہو ، بے ٹھکانا باتیں کرتے ہو ۔ ضَلَالٌ ۔ گمراہی ، برگشتگی ، محبت ۔ فِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ ؛ سخت سرگشتگی محبت میں ہو ۔ [وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی ۔ تم سخت مشتاق تھے ، آوارۂ محبت تھے ، ہم نے تم کو اپنے ملنے کا راستہ بتلایا ۔]

ترجمہ :- انھوں نے کہا اللہ کی قسم تم تو اپنی پُرانی وارفتگیٔ محبت میں ہو ۔

صاحبو ! بعض مادّہ پرستوں کو اس بات کے سمجھنے میں بڑی مشکل معلوم ہوتی ہے کہ اُدھر قافلہ نکلا اِدھر یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کی خوشبو سونگھ لی اور ان کے زندہ رہنے کا یقین آ گیا ، غالبًا وہ یہی کہیں گے : اِنَّکَ لَفِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ O

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ ؛ پھر جب آ گیا ، بشارت دینے والا ، خوش خبری سنانے والا ۔ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ ؛ تو یوسف علیہ السلام کا کرتہ یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈال دیا ۔ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ؛ تو ان کی بصارت واپس ہوگئی ، وہ بینا ہو گئے ۔ قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے کہا ۔ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ ؛ کیا میں نے کہا نہ تھا تم سے ۔ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ ؛ کہ میں جانتا ہوں ، علم رکھتا ہوں ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی طرف سے ۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ جس کا تمہیں علم نہیں ، جس کو تم نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- پھر جب خوش خبری پہنچانے والا آ گیا تو اس نے ان کے منہ پر اس کو ڈال دیا اور وہ پھر بینا ہوگئے کہا کیا میں تم سے کہتا نہ تھا کہ میں خدا کی طرف سے ایسی باتیں جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے ۔

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِــِٕيْنَ ﴿۹۷﴾

قَالُوْا ؛ یعقوب علیہ السلام کے صاحب زادوں نے کہا۔ یٰٓاَبَانَا ؛ اے ہمارے باپ! اِسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ ؛ ہمارے گناہوں اور قصوروں کے لئے دُعائے مغفرت کیجئے۔ اِنَّا كُنَّا خٰطِــِٕيْنَ ؛ بے شک ہم خطا کار تھے۔ ہم کو ایسا کرنا نہ چاہئے تھا۔

ترجمہ:- انھوں نے کہا ابا جان! ہمارے گناہوں کے لئے دُعائے مغفرت کیجئے۔ بے شک ہم خطا کار تھے۔

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ ؛ یعقوب علیہ السلام نے کہا۔ میں عنقریب دُعائے مغفرت کروں گا۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے۔ رَبِّيْ ؛ میرے خدا سے۔ میرے رب سے۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؛ بے شک وہی غفور و رحیم ہے، گناہوں کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لیتا ہے۔

ترجمہ:- کہا میں عنقریب اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا، وہی ہے غفور و رحیم۔

بزرگوں کی دعا کی ضرورت

صاحبو! ان آیتوں پر ذرا غور کرو۔ اگر توبہ میں صرف استغفار کرنا کافی ہوتا تو یعقوب علیہ السلام سے دُعائے مغفرت کے لئے کیوں درخواست کی جاتی؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مُریدوں کے لئے مُرشد کی دُعا کی بھی ضرورت ہے۔ دُعا کے لئے خاص خاص اوقات کو قبولیت میں دخل بھی ہے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ۭ

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ ؛ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس داخل ہوئے، ان کے پاس پہنچے۔ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ؛ تو پناہ دی، جگہ دی اپنے پاس اپنے ماں باپ کو۔ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ ؛ اور یوسف نے کہا مصر میں داخل ہو۔ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ؛ اگر خدا نے چاہا۔ اٰمِنِيْنَ ؛ امن چین سے۔

ترجمہ:- پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے، (ان کے گھر میں داخل ہوئے) تو انھوں نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں داخل ہو انشاء اللہ امن چین کے ساتھ۔

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَي الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ

مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ

مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ؛ اور یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند جگہ بٹھایا ۔ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ؛ اور سب کے سب یوسف کے سامنے سجدے میں گر پڑے ، زمین بوسی کی ، انھیں سجدہ کیا ۔ خَرِيْرٌ ۔ نہر کی آواز خَرَّ میں دھڑام سے گرنا ظاہر ہوتا ہے ۔ اس میں ایک قسم کی بے اختیاری بھی ہے ۔ وَقَالَ ؛ اور یوسف علیہ السلام نے کہا ۔ يٰٓاَبَتِ ؛ اے میرے باپ ! هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ ؛ یہ میرے خواب کی تعبیر ہے ، میں نے جو یہ دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے اور چاند سورج مجھے سجدہ کر رہے ہیں ، وہ یہی ہے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؛ اس خواب کو میرے رب نے سچ کر دیا ۔ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ ؛ اور اللہ نے مجھ پر بڑا احسان کیا ۔ اِذْ اَخْرَجَنِيْ ؛ جب کہ مجھے قید خانہ سے نکالا ۔ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ ؛ اور آپ سب کو بَدْو ۔ بَادِيَه ۔ جنگل ، گاؤں سے لے آیا ۔ اسی سے بدوی ہے ۔ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ ؛ بعد اس کے کہ شیطان نے ناچاقی اور فساد ڈلوایا ۔ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؛ میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان ۔ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؛ بے شک میرا رب لطف و کرم کرتا ہے جس کو چاہتا ہے ۔ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ؛ بے شک وہ علیم و حکیم ہے ، جان کر کرتا ہے اور حکمت سے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو تخت پر اونچا بٹھایا اور سب ان کے (یوسف کے) سامنے سجدہ میں گر پڑے ۔ کہا ابا جان ! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے ۔ خدا نے اس کو سچا کر دکھایا ۔ یہ خدا کا کتنا بڑا احسان ہے کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو بادیہ نشینی سے یہاں لایا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں میں ناچاقی پیدا کردی تھی ۔ بے شک خدا جس پر چاہتا ہے اپنا لطف و کرم کرتا ہے ۔ کیونکہ وہ علیم و حکیم ہے ۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

رَبِّ ؛ اے میرے رب ! قَدْ اٰتَيْتَنِيْ ؛ تو نے مجھے دیا ۔ مِنَ الْمُلْكِ ؛ حکومت میں سے ایک حصہ ۔ وَعَلَّمْتَنِيْ ؛ اور تو نے مجھے تعلیم دی ، سکھایا ۔ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؛ خوابوں کی تعبیر ، باتوں کے مقاصد ۔ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے ۔ اَنْتَ وَلِيّٖ ؛ تو میرا کارساز ہے ، میرا آقا ہے ، میرا ولی ہے ، میرا دوست ہے ۔ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا و آخرت میں ۔ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا ؛ اسلام کی حالت میں مجھے وفات دے ، مسلمان مار ۔ وَاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ؛ اور نیکوں کے ساتھ مجھے ملادے اور صالحین میں مجھے شامل کردے ، ملحق کردے ۔

ترجمہ :- اے میرے رب ! تو نے مجھے ملک و حکومت سے حصہ دیا اور خوابوں کی تعبیر سکھائی ۔ (باتوں کا مقصد سمجھایا) اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ! دنیا میں اور آخرت میں تو ہی میرا والی ہے (کارساز ہے) مجھے مسلمان مار اور اچھوں سے ملادے ۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝۱۰۲

ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ ؛ یہ غیب کی خبریں ہیں ، یہ وہ باتیں ہیں جن کو لوگ جانتے نہ تھے ۔ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ ؛ جس کی وحی ہم تیری طرف کرتے ہیں ۔ جن کو ہم تمہیں بتا دیتے ہیں ۔ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ ؛ اور تم ان کے پاس نہ تھے ۔ اِذْ اَجْمَعُوْآ اَمْرَھُمْ ؛ جب کہ تمہارے دشمنوں نے ایک بات پر اتفاق کرلیا تھا ، اجماع کرلیا تھا ، اجسام میں جمع اور رایوں میں اجماع ہوتا ہے ۔ وَھُمْ یَمْکُرُوْنَ ؛ اور وہ مکر کرتے ہیں ، تدبیریں لڑاتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ غیب کی باتیں ہیں جن کو ہم تمہیں بتا دے رہے ہیں ۔ تم ان کے پاس نہ تھے جب کہ وہ اپنے کام پر اتفاق کرتے تھے اور وہ سازش و مکاری کرتے ہیں ۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۳

وَمَآ اَکْثَرُ النَّاسِ ؛ اور اکثر لوگ نہیں ہیں ۔ وَلَوْ حَرَصْتَ ؛ چاہے تم کتنی ہی حرص کرو ، کوشش کرو ۔ بِمُؤْمِنِیْنَ ؛ ایمان لانے والے ، یقین کرنے والے ، ماننے والے ۔

ترجمہ :- اور اکثر لوگ چاہے تم کتنی ہی حرص کرو (کتنا ہی شوق کرو ، چاہو) ایمان لانے والے نہیں ۔

(یعنی یہ بدنصیب ہرگز ایمان نہ لائیں گے چاہے تم کتنی ہی ان کی طرف توجہ کرو ۔)

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۴ ع ۱۱ ۵

وَمَا تَسْئَلُھُمْ ؛ اور تم ان سے سوال نہیں کرتے ، نہیں مانگتے ۔ عَلَیْہِ ؛ اس تبلیغ پر ۔ مِنْ اَجْرٍ ؛ کوئی اُجرت ، کوئی اجر ، کوئی معاوضہ ۔ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ؛ یہ تو لوگوں کے لئے صرف یاد دہانی ہے ، نصیحت ہے ، تعلیم حق ہے ۔

ترجمہ :- اور تم اس تبلیغ پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتے یہ تو سب کے لئے صرف یاد دہانی اور نصیحت ہے ۔

واضح ہو کہ قرآنِ شریف میں جتنے قصص بیان کئے جاتے ہیں ان کا مقصد کوئی تاریخی واقعات بیان کرنا یا کہانیاں کہنا نہیں ہے ۔ وہ عبرت اور نصیحت دلانے کے لئے بیان کئے جاتے ہیں ۔ سورۂ یوسف تو احسن القصص ہے ۔ اس میں کس قدر عبرت انگیز اور نصیحت بخش واقعات بیان کئے گئے ہیں ، ذرا شروع سے غور کیجئے :

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام پر مہربان دیکھا تو آتشِ حسد مشتعل ہوگئی ۔ انھوں نے یوسف علیہ السلام کو یعقوبؑ سے جدا کرنا چاہا ۔ باپ کے سامنے جھوٹ کہہ کر سیر کرنے کے لئے اپنے بھائی کو جنگل میں لے گئے ۔ وہاں ان کو ایک کنویں میں ڈال دیا ۔ اسی طرح رسولِ خدا ﷺ اور دوسرے نیک آدمیوں پر حسد کرنے والے

قرآن کے قصے عبرت دلانے کے لئے بیان کئے گئے ہیں

حسد کرتے ہیں اور ممکنہ تکلیف دینے کی کوشش کرتے ہیں ۔ مگر جس کو خدا رکھے اس کو کون چکھے ؟ اللہ نے یوسف علیہ السلام کو بچالیا ۔ ان کو قافلہ والوں نے کنویں میں سے نکال لیا ۔ کنویں میں سے نکال لئے جانے کے بعد بھائیوں نے ان کو بیچ ڈالا ۔

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی ÷ بیچ ہی ڈالیں یوسف سا برادر مل جائے

عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو خرید لیا ۔ اس کے بعد یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کا امتحان لیا گیا ۔ رات دن گھر میں رہنا عورت کا دیا ہوا کھانا ، پینا سراپا زیر بار احسان رہنا اور پھر عورت بھی حسینہ جمیلہ ۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہو تو آدمی بچے ۔ رات دن کا دیکھنا ۔ عورت کی طرف سے تحریک ہو تو مرد کا بچنا بہت مشکل بات ہے ۔ مگر پیغمبر زادے تھے ، پیغمبر تھے ۔ ان کی پاک دامنی پر دھبہ نہ آیا ۔ تنگ ہو کر قید ہونے کو قبول کرلیا ۔ یوسف علیہ السلام کو اس قید خانہ میں تعبیرِ خواب کا علم عطا ہوا ۔ قیدیوں میں سے دو قیدیوں نے خواب دیکھا ۔ آپ نے اس کی تعبیر دی اور وہ تعبیر بالکل واقعات کے مطابق نکلی ۔ جو قیدی رِہا ہوا تھا ۔ اس کے دل پر یوسف علیہ السلام کی طہارت اور علم کا اثر پڑ گیا ۔ قید خانہ میں یوسف علیہ السلام چپکے بیٹھے نہیں رہے بلکہ تبلیغ اور تعلیم کا کام کر رہے تھے ۔ کافروں نے رسولِ خدا ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو اتنا مجبور کیا کہ شعبِ ابی طالب میں پناہ لی ۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح یوسف علیہ السلام کو قید خانہ سے نکالا آنحضرتؐ کو بھی شعبِ ابی طالب سے نکالا ۔ شاہِ مصر نے خواب دیکھا ۔ اس کی تعبیر کے لئے یوسف علیہ السلام بُلائے گئے ۔ یوسف علیہ السلام نے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے تحقیقات کا مطالبہ کیا ۔ دوسری تمام عورتوں نے یوسف علیہ السلام کی براءت کی ۔ محبت اس کو کہتے ہیں ۔ زلیخا نے اپنے محبوب کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے اپنی طرف سے تحریک کا اقرار کرلیا ۔ اپنی آبرو کو اپنے محبوب کی آبرو پر قربان کردیا ۔ شاہِ مصر کے سامنے یوسف علیہ السلام کی تعبیر بھی ٹھیک نکلی ۔ عظیم الشان قحط آیا ۔ یوسف علیہ السلام کی زیر نگرانی راتب بندی وراشننگ کا انتظام کیا گیا ۔ یوسف علیہ السلام کے بھائی غلہ لینے کے لئے مصر سے کنعان میں یوسف علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے ۔ یوسف علیہ السلام نے اپنے سگے بھائی بنیامین کو طلب کیا ۔ مجبور ہو کر یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کو بھیجا ۔ منتظمین کی غلطی سے یا یوسف علیہ السلام کی عنایت بنیامین پر دیکھ کر منتظمینِ رسد نے تدبیر کی ، شاہی پیمانہ کو جو سونے یا چاندی کا تھا بنیامین کے بورے یا تھیلے میں رکھ دیا ۔ ڈھونڈھ ہونے لگی تو وہ پیمانہ یا ناپ بنیامین کی خورجین یا بورے میں سے نکلا ۔ پوچھا گیا کہ کنعان والوں کے پاس چور کی سزا کیا ہے ؟ برادرانِ یوسف نے کہا چور غلام بنا لیا جاتا ہے ۔ حسبِ قاعدہ بنیامین نظر بند یا نگرانی میں رکھے گئے ۔ بنیامین کو روانہ کرتے وقت یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے عہد لیا تھا کہ بنیامین کو ضرور واپس لاؤ ۔ مگر یہ کہ وہ قید ہو جائے ۔ ان میں سے ایک صاحب جو ذرا نرم دل تھے اور عہد پر مستقیم تھے وہ مصر ہی میں اڑے رہے اور جگہ سے نہ ٹلے ۔ انہی صاحب نے یوسف علیہ السلام کو مار نہ ڈالنے کا مشورہ دیا تھا ۔ یعقوب علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی گئی ، حکم دیا ، جاؤ بنیامین اور یوسف دونوں کی تلاش کرو ۔ یوسف علیہ السلام آخر میں ظاہر ہو گئے جب کہ انھوں نے کہا کہ بنیامین بھی چور اور اس کا بھائی یوسف بھی چور تھا ۔ یوسف علیہ السلام کے ظاہر ہونے کے بعد بھائیوں نے معافی چاہی ۔ اپنی خطاؤں کا اعتراف کیا ۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم کو معاف کرے میں تم کو سرزنش نہیں کرتا ۔ ایسا ہی حال رسولِ خدا ﷺ کا تھا کہ جب مکہ فتح ہو گیا تو آپ نے بھی سب کی خطاؤں سے درگزر فرمایا اور یوسف علیہ السلام کی طرح فرمایا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ ۔

یوسف علیہ السلام کا قصہ

یعقوب علیہ السلام اور ان کے فرزند یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو سب نے ان کے سامنے گردنِ تسلیم جھکا دی۔ اسی طرح جب مکہ شریف فتح ہوا تو تمام قریشی مسلمان ہوگئے اور رسولِ خدا ﷺ کی بزرگی کو مان لیا۔

یہاں ایک مسئلہ قابلِ توجہ ہے کہ سجدۂ تعظیمی جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا ہر سجدہ عبادت ہی کے لئے ہوتا ہے؟ سجدۂ تعظیمی الگ چیز ہے اور سجدۂ عبادت الگ۔ لہٰذا ہر سجدہ شرک نہیں ہے۔ فرشتوں نے سجدہ کیا۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے سجدہ کیا۔ تو ہر سجدہ شرک نہیں ہوسکتا۔ مگر چونکہ رسولِ خدا ﷺ نے سجدہ کرنے سے منع کیا اور مظنہ شرک سے روکا، آپ نے فرمایا: میں اگر سجدہ روا رکھتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں، حضرت ﷺ کے منع کرنے کے بعد اب مطلق سجدہ حرام ہے خواہ سجدۂ تعظیمی ہی کیوں نہ ہو۔

مطلق سجدہ حرام ہے

بعض نادان، یعقوب علیہ السلام کے یوسف علیہ السلام کے لئے رونے سے انکار کرتے ہیں۔ یہ لوگ محبت کے معنی ہی سے واقف نہیں۔ ان کو معلوم ہی نہیں کہ حسنِ یوسف میں کس کی جھلک تھی؟ اور یعقوب علیہ السلام کے رونے کا سبب کیا تھا۔ یوسف کے ضمن میں کس کی تجلی آنکھوں سے چھپ گئی تھی۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ دل خدا سے راضی اور آنکھیں ہیں کہ روتی ہیں۔ وہ اِنَّا بِفِرَاقِکَ یٰۤـاِبْـرٰهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ کے حال سے باخبر ہی نہیں۔ وہ جانتے نہیں کہ دل محزوں ہے، آنکھیں روتی ہیں اور پھر وہی دل عشقِ الٰہی سے معمور ہے۔ صفات اور آثار کو ذات سے جُدا سمجھنا نادانی ہے۔ بے صبری الگ چیز ہے۔ اور حزن الگ بات ہے۔ دو متضاد باتوں کا کرنا انسانِ کامل کا کام ہے۔ ہزاروں چیزوں سے خوش ہونا اور ہزاروں چیزوں کی جُدائی سے غمگین ہونا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ ع سخن شناس نۂ حافظا خطا اینجاست

یوسف علیہ السلام مصر کو پہنچ گئے۔ یعقوب علیہ السلام اس کو ظاہر نہیں فرماتے۔ مصر سے کنعان کی طرف قافلہ نکلا خوش خبری دینے والا، یوسف علیہ السلام کا کرتہ لے کر چلا، یعقوب علیہ السلام کوسوں دُور تھے۔ مگر آپ نے فرمایا، میں یوسف کی خوشبو سونگھتا ہوں۔ ہر وقت کا ایک حکم ہے۔ یہ قدرت کے تماشے ہیں جب چاہا، جو چاہا دکھا دیا۔ اور جب چاہا جو چاہا چھپا دیا۔ ع

بندگی بیچارگی ہم کیا کریں

بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

خدائے تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام اور بنیامین سے ملا دیا جو ان کے محبوب تھے۔ ان نفوسِ طیبہ کے طفیل سے ہم غریبوں کو بھی ہمارے محبوب مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ سے ملا دے۔ ع ہمیں مشکل تجھے مشکل نہیں ہے

حدیث میں ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ دل میں اگر سچی محبت ہے تو انشاء اللہ کم سے کم مرنے کے وقت ہم کو بھی دیدارِ رسولِ خدا میسر آ ہی جائے گا۔ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ فَلْيَظُنَّ بِیْ مَاشَاءَ اِنْ شَاءَ اللهُ، اللہ بھی ملے گا، اللہ کا حبیب بھی مل جائے گا۔

یہ اُمیدِ دید ہی نے کیا موت کو گوارا ÷ میری جان مفت کب تھی کہ جو یوں نثار ہوتا (حسرت صدیقی)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝

وَکَاَیِّنْ ؛ اور کتنی ۔ مِنْ اٰیَۃٍ ؛ نشانیاں ۔ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں ۔ یَمُرُّوْنَ عَلَیْھَا ؛ اس پر سے لوگ گزرتے ہیں ۔ وَھُمْ عَنْھَا مُعْرِضُوْنَ ؛ اور وہ لوگ ان نشانیوں سے منہ پھیرتے ہیں ، دیکھتے ہیں ، سنتے ہیں ، مگر کچھ حاصل نہیں کرتے ۔ ان کے دل اعراض کرتے ہیں ، مانتے نہیں ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں ہیں جن پر سے لوگ گزرتے ہیں (یعنی ان کا علم رکھتے ہیں) اور وہ ان (نشانیوں) سے اعراض کرتے ہیں ، (یعنی کوئی عبرت حاصل نہیں کرتے) ۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾

وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ ؛ اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے ۔ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ ؛ مگر یہ کہ وہ اس کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں ۔ یعنی بعض لوگ اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں اور پھر شرک بھی کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر یہ کہ وہ شرک بھی کرتے ہیں ۔

صاحبو ! آج کل شیطانوں کا بڑا زور ہے ۔ بہت سے لوگ اپنے نام بتاتے ہیں جو اسلامی ہیں ۔ پھر نرسو ، شیخ ، صدو ، بھانامتی و دیگر شیاطین کو مانتے بھی ہیں ۔

یہ بے دینیاں ہیں کہ دیں داریاں ہیں ÷ کرامت دکھاتے ہیں سفلی عمل سے
شیاطین کی کیا پرستاریاں ہیں ÷ کوئی شیخ صدو کو ، نرسو کو پوجے (حسرت صدیقی)

أَفَأَمِنُوْا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾

اَفَاَمِنُوْا ؛ کیا ان لوگوں کو امن ہوگیا ہے ، کیا یہ نڈر اور بے فکر ہوگئے ہیں ۔ اَنْ تَاْتِیَھُمْ ؛ کہ ان کے پاس آجائے ۔ غَاشِیَۃٌ ؛ چھا جانے والی آفت ۔ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ ؛ اللہ کے عذاب سے ۔ اَوْتَاْتِیَھُمُ السَّاعَۃُ ؛ یا ان کے پاس قیامت آجائے ۔ بَغْتَۃً ؛ دفعتہً ، ناگہاں طور سے ۔ وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ؛ اور ان کو اس کا شعور بھی نہ ہو ۔ اس کا علم بھی نہ ہو ، ان کو اس کا احساس تک نہ ہو ۔

ترجمہ :- کیا لوگ اس بات سے بے فکر ہوگئے ہیں کہ اللہ کے عذاب کی آفتِ عظیم اُن پر چھا جائے یا دفعتہً ان کے پاس قیامت آجائے اور ان کو اس کی خبر بھی نہ ہو ۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ أَدْعُوْٓا إِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾

وقف النبی ﷺ

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ ؛ یہ میرا راستہ ہے ۔ اس میں کیا ہے؟ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؛ میں اللہ کی طرف بُلاتا ہوں ۔ توحید کی تعلیم دیتا ہوں ۔ میں بیان کرتا ہوں کہ مرکر خدا کے پاس جانا ہے ۔ خاص بندوں کو تجلیاتِ الٰہی کا دیکھنا بھی عطا ہوتا ہے ۔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ ؛ یقین اور بصیرت پر ہیں ۔ جانتے بوجھتے ہیں ۔ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؛ میں اور وہ جو میری اتباع کرتے ہیں ، پیروی کرتے ہیں ۔ میں اور میرے متبعین ۔ اور میں اس کی بھی تعلیم دیتا ہوں ۔ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ ؛ اور اللہ سب نقصوں اور عیبوں سے پاک ہے ۔ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ۔ میں موحد ہوں ۔ خدا کے سوا کسی کو نہیں مانتا ، اس کا شریک نہیں سمجھتا ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو یہ میرا راستہ ہے ۔ میں اللہ کی طرف بُلاتا ہوں ۔ میں اور میرے متبعین دیکھتے بھالتے و جانتے بوجھتے ، یقین رکھتے ہیں ۔ اور اللہ نقصوں سے ، عیوب سے پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (میں موحد ہوں) ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے ۔ اِلَّا رِجَالًا ؛ مگر مردوں کو ۔ نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ ؛ جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف مرد پیغمبر ہوتے ہیں اور عورتیں پیغمبر نہیں ہوتیں ۔ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؛ قریوں اور قصبات کے رہنے والوں میں سے ۔ قَرْيَة کا لفظ شہر پر بھی مستعمل ہوتا ہے ۔ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ؛ کیا انھوں نے زمین میں سیر نہیں کی ؟ چلے پھرے نہیں ۔ فَيَنْظُرُوْا ؛ پھر وہ دیکھ لیتے ، نظر کر لیتے ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیا تھا ۔ کیا ہوا ؟ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کا انجام ، خاتمہ ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے ۔ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت کا گھر ، مقام ۔ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؛ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا تھا ۔ وہ متقی پرہیزگار رہے جو خدا سے ڈرتے رہے ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں ؟ کیا تمہیں عقل نہیں ؟ کچھ عقل وفہم سے کام نہیں لیتے ؟

صرف مرد پیغمبر ہوئے ہیں کی طرف اشارہ

ترجمہ :- اور ہم ، تم سے پہلے بھی قریوں میں رہنے والوں میں سے صرف مرد لوگوں کو ہی وحی سے سرفراز کرتے تھے ۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں (اور انھوں نے سیر نہیں کی) پھر دیکھ لیتے ، کہ ان سے جو لوگ پہلے تھے ان کا انجام کیا ہوا ؟ اور آخرت کا مقام تو خدا ترس لوگوں کے لئے بہتر تھا ۔ کیا تم لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے (عقل سے کچھ کام نہیں لیتے ؟) ۔

حَتّٰۤی اِذَا اسۡتَیۡـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوۡۤا اَنَّہُمۡ قَدۡ کُذِبُوۡا جَآءَہُمۡ نَصۡرُنَا ۙ
فَنُجِّیَ مَنۡ نَّشَآءُ ؕ وَ لَا یُرَدُّ بَاۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۱۰﴾

حَتّٰۤی اِذَا اسۡتَیۡـَٔسَ الرُّسُلُ ؛ یہاں تک کہ جب مایوس ہوگئے پیغمبر لوگ ۔ کن سے ؟ اپنی اُمت کے لوگوں سے ۔ وَظَنُّوۡۤا ؛ اور پیغمبروں نے گمان کیا، ظن کیا، سمجھا ۔ اَنَّہُمۡ قَدۡ کُذِبُوۡا ؛ کہ ان لوگوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا ۔ وہ جھوٹے سمجھے گئے ۔ اُن کی تکذیب کی گئی ۔ جَآءَہُمۡ نَصۡرُنَا ؛ تو اُن پیغمبروں کے پاس ہماری فتح و نصرت آ گئی ، مدد آ پہنچی ۔ فَنُجِّیَ مَنۡ نَّشَآءُ ؛ پھر نجات دی گئی اُن لوگوں کو ، جن لوگوں کو ہم نے چاہا ۔ یعنی ان لوگوں کو جنھوں نے پیغمبروں کو مانا اور ان کی اطاعت قبول کی ۔ وَلَا یُرَدُّ بَاۡسُنَا ؛ اور رَد نہیں کیا جاتا ہمارا عذاب ۔ عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ؛ مجرم قوم سے ۔ کافروں پر ضرور عذاب آتا ہے ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب پیغمبر لوگ (سب سے) مایوس ہو چکے اور گمان کیا کہ ان کو جھوٹا اور کذاب سمجھتے ہیں تو ہماری نصرت آ گئی اور ہم نے جن کو چاہا نجات عطا کی ۔ اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے پھیرا اور رَد نہیں کیا جاتا ۔

لَقَدۡ کَانَ فِیۡ قَصَصِہِمۡ عِبۡرَۃٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ؕ مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی
ع ۱۲ وَ لٰکِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ تَفۡصِیۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

لَقَدۡ کَانَ ؛ بے شک تھی ۔ فِیۡ قَصَصِہِمۡ ؛ ان کے قصے ، ان کے ذکر میں ۔ عِبۡرَۃٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ؛ عبرت عقل والوں کے لئے ۔ ان لوگوں کے لئے جن کے سر میں بھیجہ تھا ۔ مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی ؛ نہیں تھیں یہ باتیں مَن گھڑت ، جھوٹ ۔ وَلٰکِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ ؛ اور لیکن یہ قصہ ، یہ قرآن تصدیق ہے اُن واقعات کی جو ان کے سامنے ہیں ۔ وَتَفۡصِیۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ ؛ اور یہ ہر شئے کی تفصیل ہے ۔ وَہُدًی وَّ رَحۡمَۃً ؛ اور ہدایت و رحمت ہے ۔ لِقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ؛ اس قوم کے لئے جو ایمان رکھتی ہے ۔ ان لوگوں کے لئے جو مومن ہیں ۔

ترجمہ :- ان کے قصوں میں اہلِ دانش و بینش کے لئے عبرت ہے ۔ یہ من گھڑت باتیں نہیں ہیں ۔ لیکن ان واقعات کی تصدیق ہے جو ان کے سامنے ہیں اور ہر شئے کی تفصیل ہے اور ایمان دار لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے ۔

صاحبو ! یوسف علیہ السلام کے قصہ کو اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر غور کرو ۔ خود مسلمانوں کو اس قصہ میں عبرت بھی ہے تسکین و تسلی بھی ہے کہ جو حق پر رہتے ہیں ان کا انجام اچھا ہوتا ہے ۔ رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ ہونا چاہئیے ۔

وہ ارحم الراحمین ہے ، غفور رحیم ہے ۔ برے کاموں کو چھوڑنا اور اچھے کاموں کو کرنا چاہیئے ۔ پھر کامیابی تمہارا حصّہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ ضرور تم پر رحم کرے گا ۔ ظالموں کے شر سے بچائے گا ۔ یوسف علیہ السلام کو بچایا ، رسول اللہ ﷺ کو فتح مند کیا ، انشاء اللہ ہمارے لئے بھی فتح و نصرت حاصل ہوگی ۔

مگر یاد رکھو کہ پہلے اپنے کاموں کو دُرست کرو ۔ اپنے عقائد میں یقین پیدا کرو ۔ پھر فتح و نصرت کی آرزو کرو ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (سورۂ رعد ۔ آیت ١١)

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سورۂ روم ۔ آیت ٤٧)

یاد رکھو ! ایمان ہے تو امان ہے ۔ یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں ۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ رعد مکہ میں نازل ہوئی اس میں تینتالیس (٤٣) آیتیں اور چھ (٦) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ①

الٓمّٓرٰ ؛ حروف مقطعات میں سے ہے ۔ [اس کے معنی اللہ اور اس کے رسول کو معلوم ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں مخفف ہے اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَرٰی کا ۔] تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ ؛ یہ آیتیں ہیں کتاب اللہ کی ۔ وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْکَ ؛ اور جو کچھ اُتارا گیا ہے تمہاری طرف ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ اَلْحَقُّ ؛ وہ حق ہے ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ ؛ مگر اکثر لوگ ۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ اس پر ایمان نہیں رکھتے ، یقین نہیں کرتے ، بالکل نہیں مانتے ۔

ترجمہ :- یہ کتاب اللہ کی آیتیں ہیں اور جو کچھ تمہارے اللہ کی طرف سے تم پر اُتارا گیا ہے وہ حق ہے مگر اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے (یقین نہیں کرتے) ۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ②

اَللّٰهُ الَّذِیْ ؛ اللہ تو وہ ہے جس نے ۔ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ ؛ آسمانوں کو بلند کیا ، ان کو رفعت بخشی ۔ بِغَیْرِ عَمَدٍ ؛ بغیر ستون کے ۔ تَرَوْنَهَا ؛ جن آسمانوں کو تم دیکھتے ہو ۔ سَمَا عربی میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو سر کے اوپر ہو ، سایہ افگن ہو ۔ خواہ چھت ہو یا ابر ہو یا آسمان ہو یا ستارے ہوں ۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؛ پھر آسمانوں کو پیدا کر کے تختِ سلطنت پر جلوہ گر ہوا ۔

رحمت سے نا امید نہ ہو اپنے عمل کو درست کرو

اس کی حکومت قائم ہوگئی۔ اس کی حکومت کے سامنے ہر چیز عاجز ہے، اس کے زیر اقتدار ہے۔ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور آفتاب اور چاند کو رام کیا، مسخر کیا۔ سب اس کے زیر ارادہ حرکت کرتے ہیں۔ کسی کی حرکت ذاتی نہیں۔ لہذا ان کی پوجا کرنا خلافِ عقل ہے۔ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ ہر ایک چلتا ہے اپنی معیّن مدت کے مطابق۔ جس کی گردش کا جو وقت مقرر ہے اس سے نہ کمی کرتا ہے نہ زیادتی۔ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؛ وہ تدبیر سے ہر کام کو چلاتا ہے۔ کوئی ستارہ، کسی ستارہ سے ٹکراتا نہیں، کبھی دن چھوٹا ہوتا ہے کبھی بڑا، اسی طرح کبھی رات بڑی ہوتی ہے اور کبھی چھوٹی۔ یہ سب اس کی قدرت اور حکمت کے کرشمے ہیں۔ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ؛ وہ اپنی آیتوں کی تفصیل کرتا ہے، اپنی نشانیوں کو رنگارنگ طریقوں سے ظاہر کرتا ہے۔ یہ کیوں؟ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ ؛ تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کرنے اور دربارِ خداوندی میں جواب دہی کے لئے حاضر ہونے کا۔ تُوْقِنُوْنَ ؛ یقین کرو۔

ترجمہ:- اللہ تو وہ ہے جس نے بغیر ستون کے ان آسمانوں کو جن کو تم دیکھتے ہو، بلند پیدا کیا۔ پھر عرشِ حکومت پر جلوہ گر ہوا اور شمس وقمر کو مسخر اور تحتِ اقتدار رکھا۔ ہر ایک معینہ مدت کے مطابق حرکت کرتا ہے (خدائے تعالیٰ) تمام کاموں کی تدبیر اور انتظام فرماتا ہے۔ اپنی آیتوں کو کھول کھول کر بہ تفصیل ظاہر کرتا ہے اور بیان کرتا ہے تاکہ تم تمہارے رب سے ملنے کا یقین کرو۔ (یعنی سب کو دربارِ الٰہی میں جواب دہی کرنی پڑے گی)۔

وَهُوَ الَّذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾

وَهُوَ الَّذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ ؛ اور اللہ ہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس قابل بنایا کہ ہم اس پر بیٹھیں، لیٹیں، چلیں، پھریں۔ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ ؛ اور زمین میں پہاڑ بھی بنائے۔ وَاَنْهٰرًا ؛ اور نہریں بھی۔ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؛ اور ہر قسم کے ثمرے اور میووں اور پھلوں سے۔ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ؛ زمین میں پیدا کیا دو دو کے جوڑے یعنی نر و مادّہ۔ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ ؛ رات کا پردہ دن پر ڈالتا ہے۔ یعنی کبھی رات ہے تو کبھی دن۔ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں مگر کن کے لئے؟ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں، عبرت حاصل کرتے ہیں۔ آثار سے موثر کی طرف راستہ نکالتے ہیں۔ آثار میں گرفتار ہو کر موثر کو بھول نہیں جاتے۔

ترجمہ:- اور وہ تو ایسا ہے جس نے زمین کو پھیلایا (ہموار بنایا) اور اس میں پہاڑ بھی بنائے اور نہریں بھی اور ہر قسم کے میوے بھی۔ زمین میں دو دو کے جوڑے پیدا کئے (یعنی نر و مادّہ)۔ دن کے منہ پر

رات کا پردہ ڈالتا ہے۔ اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں، (عبرت ہے)۔

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾

وَفِی الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں ۔ قِطَعٌ ؛ ٹکڑے ہیں ۔ قَطْعٌ ۔ کاٹنا ۔ قِطْعٌ ۔ حصہ، ٹکڑا ۔ اسمِ جنس ۔ قِطْعَة ۔ ایک ٹکڑا ۔ قِطَعٌ ۔ ٹکڑے، قطعے ۔ مُتَجٰوِرٰتٌ ؛ ایک دوسرے کے قریب ۔ پاس پاس ۔ جَارٌ ۔ ہمسایہ، پڑوسی ۔ وَجَنّٰتٌ ؛ اور باغ ہیں ۔ مِنْ اَعْنَابٍ ؛ انگور کے ۔ وَزَرْعٌ ؛ اور کھیتی ہے، زراعت کی زمین ۔ وَنَخِيْلٌ ؛ اور کھجور کے درخت ہیں ۔ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ ؛ ایک جڑ کی دو شاخیں یا اکیلا ایک درخت ۔

صِنْوٌ ۔ سگا بھائی ۔ صِنْوَانٌ کے نون کو واؤ میں ادغام نہیں کیا جاتا، یعنی یَرْمَلُوْنَ کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا کیونکہ یہ قاعدہ دو کلمہ میں چلتا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ ایک کلمہ میں اگر ادغام کیا جائے تو مادّہ ہی باقی نہیں رہتا ۔ اور صِنْوٌ صِوْوٌ ہو جاتا ہے ۔ اس لئے نون کا اظہار کیا جاتا ہے ۔

يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ؛ حالانکہ ایک ہی پانی سے مختلف چیزیں سیراب کی جاتی ہیں ۔ سَقْیٌ ۔ پانی پلانا، پانی سے سیراب کرنا ۔ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ ؛ اور ان میں ہم بعض کو بعض پر فضیلت بھی دیتے ہیں ۔ فِي الْاُكُلِ ؛ کھانے میں ۔ مزے میں، پھلوں میں ۔

خدا کی قدرت ! ایک قسم کا پھل دوسرے قسم کے پھل سے نہیں ملتا، حالانکہ ایک ہی پانی سے سیراب ہو رہا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ ہر شخصی چیز پر خدا کے صفات کی شخصی تجلّی ہوتی ہے ۔ اس کی تجلّی میں تکرار نہیں ۔ دنیا کی تمام چیزیں دیکھو ہر مشخص چیز، دوسری مشخص چیز سے نہیں ملتی ۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؛ بے شک اس میں خدا کی قدرت کی نشانیاں ہیں ۔ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو سوچتے سمجھتے ہیں، تھوڑی عقل بھی رکھتے ہیں ۔ نشانیوں پر نشانیاں ظاہر ہوتی چلی جارہی ہیں ۔ مظاہر پر سب کی نظر ہے ۔ مُظْہِر کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا ۔

برگِ درختان سبز درنظرِ ہوشیار ÷ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

باہر کیوں جاؤ خود اپنے پر غور کرو ۔ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ (سورۂ ذاریات ۔ آیت ۲۱) خدا کی قدرت کی نشانیاں خود تم میں ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ۔؟!

ترجمہ :- اور زمین میں پاس پاس ٹکڑے ہیں (قطعات ہیں)، باغ ہیں انگور کی بیلیں ہیں، کھیتیاں ہیں،

کھجور کے درخت ہیں، بعض درختوں میں ایک جڑ سے کئی شاخیں نکلتی ہیں اور بعض اکیلا ایک ہی درخت رہتا ہے ایک ہی پانی سے سب سیراب ہوتے ہیں اور ان میں بعض (پھلوں) کو دوسرے بعض (پھلوں) پر ہم فضیلت دیتے ہیں (ان کا مزہ اچھا ہوتا ہے)۔ ان سب میں جو لوگ عقل رکھتے ہیں، سوچتے سمجھتے ہیں، ان کے لئے تو قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں (اس کے کرشمے ہیں)۔

وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَإِذَا كُنَّا تُرَابًا ءَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝٥

وَاِنْ تَعْجَبْ ؛ اگر تم کو ان نادانوں کے کہنے پر تعجب ہو۔ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ؛ تو سب سے زیادہ تعجب خیز ان کا کہنا ہے۔ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ؛ کیا جب ہم خاک ہوجائیں گے، مٹی میں مل جائیں گے۔ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؛ کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے، کیا ہم کو خدا سرے سے خلق کرے گا؟ اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ؛ یہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب، اپنے پروردگار سے اور اس کی قدرت سے انکار کیا۔ دوسری دفعہ پیدا کرنا پہلی دفعہ پیدا کرنے سے کچھ مشکل نہیں ہے۔ جب وہ رب ہے تو پیدا بھی اسی نے کیا اور پرورش بھی وہی کرتا ہے۔ کل ان کفریات کا نتیجہ معلوم ہوگا۔ وَاُولٰٓئِکَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ؛ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے گلوں میں طوق اور زنجیر رہے گی۔ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ اور یہی لوگ دوزخی ہیں، آگ میں رہنے والے ہیں۔ چونکہ ان کو کبھی ایمان نہیں آیا تھا۔ لہذا۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

یاد رکھو! ایمان ہے تو امان ہے۔ دائمی کفر کا نتیجہ دائمی عذاب۔

ترجمہ :- اور اگر تم تعجب کرو تو ان کا کہنا تعجب خیز ہے (کہ) "کیا جب ہم خاک ہوجائیں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے پیدا ہوں گے"۔ یہ لوگ وہ ہیں جو اپنے پروردگار سے کفر کرتے ہیں (انکار کرتے ہیں، اس کی شانِ ربوبیت کو نہیں مانتے)۔ ان کے گلوں میں طوق اور زنجیر ہوگی۔ یہ لوگ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ۝٦

وَيَسْتَعْجِلُوْنَکَ ؛ اور تم سے جلد طلب کرتے ہیں، بہ عجلت مانگتے ہیں۔ بِالسَّيِّئَةِ ؛ ناگوار حالت کو، عذاب کو۔ دُکھ کو۔

قَبْلَ الْحَسَنَةِ ؛ بھلائی سے پہلے ۔ وَقَدْ خَلَتْ ؛ اور گزر گئے ہیں ۔ خَـلا ۔ یَخْلُوْ ۔ خالی ہونا ۔ گزرنا ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے ۔ اَلْمَثُلٰتُ ؛ مثالیں ۔ عبرت ناک سزائیں ۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مُثْلَةٌ کی جمع ہے ، بمعنی عبرت ناک حالت ۔ اور بعض کا خیال ہے مَثلَةٌ کی جمع ہے ۔ بہر حال اس سے مُراد اشباہ و امثال ہیں جو گزشتہ لوگوں کا انجام ہوا وہی تمہارا بھی انجام ہوگا۔ خدا تو ڈھیل دے رہا ہے ، عذاب میں تاخیر کر رہا ہے اور یہ ہیں کہ جلدی کر رہے ہیں ۔ وَاِنَّ رَبَّکَ ؛ اور بے شک تمہارا رب ، تمہارا پروردگار ۔ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ ؛ لوگوں کو مغفرت کرنے والا ہے ۔ عَلٰی ظُلْمِهِمْ ؛ باوجود ان کے ظلم کے ۔ [کس پر ظلم کرتے ہیں؟ خود اپنے آپ پر ۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰـكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ وہ ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟ خود اپنے آپ کو تباہ کرتے ہیں] ۔ مگر یاد رکھو :- وَاِنَّ رَبَّکَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ بے شک تمہارا رب شدید عقوبت اور سخت عذاب کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور بے شک تم سے ، بھلائی سے پہلے برائی چاہتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے عبرت ناک مثالیں ، (سزائیں) گزر چکی ہیں ۔ تمہارا رب باوجود ان کے ظلم کے لوگوں کو مغفرت کرنے والا ہے ۔ مگر یہ بھی یاد رکھو ! تمہارا رب سخت عقوبت کرنے والا بھی ہے ۔ (سخت عذاب دینے والا ہے) ۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ ع ۷

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں کہتے ہیں ۔ منکرین کا کہنا ہے ۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ ؛ کیوں پیغمبر پر اُتاری نہیں گئی ۔ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؛ کوئی نشانی ان کے رب کے پاس سے ۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ ؛ تم تو صرف ڈرانے والے ہو ۔ آنے والی آفت کی اطلاع دینے والے ہو ۔ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ؛ اور ہر قوم کا ایک ہادی و رہنما ہوتا ہے جو بری باتوں سے ڈراتا ہے ۔ نشانیاں بھیجنا اور اُن کا نازل کرنا خدا کا کام ہے ۔ وہ بھی برابر ظاہر ہوتے ہی رہتے ہیں ۔ اِن جاہلوں کو نہیں معلوم ، جب ناقابلِ تاویل کھلی اور واضح نشانی آجاتی ہے تو ساتھ ہی عذاب بھی آجاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور منکرین کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کے پاس سے کیوں کوئی نشانی نازل نہیں کی گئی ۔ تم تو صرف (آنے والی آفتوں کی اطلاع دینے والے) ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کا ایک ہادی و رہنما ہوتا ہی ہے ۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸

خدائے تعالیٰ کی قدرت اور اس کے آثار سے کوئی کہاں تک انکار کر سکے گا ؟ مثال کے طور پر آئندہ آنے والی حالت اور تغیرات پر غور کرو کہ جَلَّ شَانُہٗ کی قدرت کس قدر عظیم الشان ہے ۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اللہ جانتا ہے ۔ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى ؛ ہر ایک مادہ کے حمل کو ، اس کو جو ہر ایک عورت حمل میں رکھتی ہے

یعنی پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی، اللہ ہی کو معلوم ہے۔ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ ؛ اور بعض رحم جو تکمیل کو نہیں پہنچاتے، پورے دن نہیں لیتے۔ وَمَا تَزْدَادُ ؛ اور وہ جو بڑھاتے ہیں، زیادہ کرتے ہیں یعنی بچہ کبھی نو مہینے سے زیادہ دن لیتا ہے۔ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ؛ اور ہر شئے اللہ کے پاس ایک قدر و اندازہ سے ہے۔

ترجمہ :- اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو عورت اپنے پیٹ میں رکھتی ہے اور پیٹ میں کبھی دن کم ہوتے ہیں اور کبھی زیادہ۔ اور خدا کے پاس تو سب چیزیں اندازے سے ہیں۔

واضح ہو کہ رحم کے معنے مُڑنے اور مائل ہونے کے ہیں۔ رِحْم ؛ بچہ دانی کیونکہ وہ بچہ کو ہر طرف سے گھیری ہوئی رہتی ہے

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝۹

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؛ جو چیز آنکھوں سے غائب ہے اور جو سامنے حاضر ہے سب کو خدا جانتا ہے۔ اَلْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ؛ وہ بڑا اور عالی مرتبہ ہے۔ اس کی قدرت بھی بڑی ہے۔ اس کا مرتبہ بھی بلند ہے۔

ترجمہ :- وہ غائب و حاضر سب کا جاننے والا ہے، بڑا اور بلند مرتبہ والا بھی ہے۔

سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝۱۰

سَوَآءٌ ؛ اس کے پاس سب برابر ہے۔ مِنْكُمْ مَنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ ؛ تم میں سے جو بات کو چھپائے، آہستہ بات کرے۔ اَسَرَّ ۔ چھپایا۔ سِرٌّ ۔ راز۔ چھپی ہوئی بات۔ سُرُوْرٌ ۔ خوشی جو دل میں پوشیدہ رہتی ہے۔ سُرِّيَّةٌ ۔ خواص جس کو بیوی سے چھپاتے ہیں۔ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ ؛ اور جو پکار کر کہے۔ جو کھلم کھلا کام کرے۔ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ ؛ اور جو رات کی اندھیری میں اوڑھ لپیٹ کر چھپ جاتا ہے۔ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ؛ اور دن کی روشنی میں چلتا پھرتا ہے۔ سَرَبَ ۔ نشیب کی طرف گیا۔ چلا پھرا۔

ترجمہ :- اللہ کے پاس تم میں کے سب لوگ برابر ہیں، خواہ آہستہ بولیں یا پکار کر، خواہ رات کی اندھیری میں چھپ جائیں خواہ دن کی روشنی میں چلیں پھریں۔

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۗ
وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ ۝۱۱

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ ؛ اور اس کے پاس پہرے چوکیاں ہیں ۔ یکے بعد دیگرے آنے والے فرشتے ہیں ۔ ایک کے عقب میں دوسرے آنے والے لوگ ہیں ۔ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ ؛ اس کے سامنے سے ۔ وَمِنْ خَلْفِهٖ ؛ اور اس کے پیچھے سے ۔ یَحْفَظُوْنَهٗ ؛ جو اس کی حفاظت کرتے ہیں ۔ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؛ امرِ الٰہی سے ، تکلیف سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ ؛ بے شک اللہ متغیر نہیں کرتا ، بدلا نہیں کرتا قوم کی حالت کو ۔ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؛ یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو بدل نہ لیں ۔ وَ اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا ؛ اور جب خدا اِرادہ کرتا ہے کسی قوم کے لئے برائی کا ۔ فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ؛ تو اس کو کوئی رد نہیں کرسکتا ، روک نہیں سکتا ۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؛ اور نہیں ہے ان کے لئے بجز اس کے ۔ خدا کے مقابل ۔ مِنْ وَّالٍ ؛ کوئی والی ، وارث ، کوئی مددگار ۔

ترجمہ :- اس کے چوکی پہرے لگے ہوئے ہیں سامنے سے بھی اور پیچھے سے بھی جو امرِ الٰہی سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور خدا تو کسی قوم کو بھی متغیر نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو بدل نہ ڈالیں ۔ اور جب اللہ کسی قوم کی تباہی چاہتا ہے تو کوئی اس کو رد نہیں کرسکتا اور ان کا ، خدا کے سوا کوئی والی وارث بھی نہیں ہے ۔

هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ یُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾

هُوَالَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ ؛ وہی تو ہے جو تم کو بجلی کی چمک دکھاتا ہے ۔ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؛ ڈراتا بھی ہے اور اُمید بھی دلاتا ہے ۔ وَّ یُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ؛ اور پیدا کرتا ہے بھاری ابر ، گھنگور گھٹائیں ۔ یعنی جو سیراب بھی کرتے ہیں اور بجلیاں بھی گراتے ہیں ۔

ترجمہ :- (خدا ہی تو ہے) وہی تو ہے جو تم کو خوف و رجا ، بیم و اُمید کی بجلیاں دکھاتا ہے (چمکاتا ہے) اور (رحمت کی) گھنگور گھٹائیں بھی پیدا کرتا ہے ۔

وَ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ

وَ یُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَ هُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ ؛ اور رعد تسبیح کرتا ہے اس کی حمد کے ساتھ ۔ یعنی گرج پیدا ہوتی ہے تو اس سے بھی خدا کا بے عیب ہونا اور لائقِ تعریف ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ؛ اور فرشتے بھی خدا کے خوف سے اس کے بے عیب ہونے کو ظاہر کرتے ہیں ۔ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ ؛ اور صاعقوں (بجلیوں) کو بھیجتا ہے ۔ بجلی اگر کسی پر کڑاکے ، کے ساتھ گرے تو وہ صاعقہ ہے ۔ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ ؛ ان صاعقوں کو جس پر چاہتا ہے گراتا ہے ۔ یہ تو اس کی قدرت ہے اور بعض نادان ہیں کہ ۔ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ ؛ وہ خدا کے متعلق آپس میں مجادلہ کرتے ہیں ، لڑتے جھگڑتے ہیں ۔ وَهُوَ

شَدِیْدُ الْمِحَالِ ؛ اور وہ بڑی قوت والا ہے ۔ اس کی حول وقوت بڑی قوی ہے ۔

ترجمہ :- اور رعد تسبیح کرتا ہے خدا کی حمد کے ساتھ اور اس کے ساتھ اس کے خوف سے فرشتے بھی ۔ اور وہ صاعقے بھیجتا ہے اور پھر جس پر چاہتا ہے گراتا ہے ۔ اور وہ ہیں (اور جاہل لوگ ہیں) کہ اللہ کے متعلق آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں اور وہ تو بڑی زبردست قوت والا ہے ۔ (اس کے حول وقوت کی انتہاء نہیں ہے) ۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ

اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؛ اس کو پکارنا حق ہے ، پکارنے کے قابل وہی ہے ۔ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اور جو خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں ۔ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ ؛ وہ غیر اللہ ، ان کو کچھ بھی جواب نہیں دیتے ، کسی قسم کی مدد نہیں دیتے ۔ ان کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی شخص ۔ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ ؛ یہ تو اس شخص کی طرح ہیں جو اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے ، ہتھیلیاں کھولتا ہے پانی کی طرف ۔ لِیَبْلُغَ فَاهُ ؛ کہ پانی اس کے منہ تک پہنچے ۔ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؛ مگر وہ پانی اس کے منہ تک نہیں پہنچتا ۔ جو خدا کو چھوڑ کر اور سے مانگے گا اس کو اور کیا ملے گا ۔ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ؛ اور کافروں کا دُعا کرنا ، مانگنا ، نہیں ہے ۔ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ؛ مگر بے راہی میں ، گمراہی میں ، بیکار ، ضائع ۔ منکروں کا مانگنا سب بے فائدہ ہے ، چیخنا چلّانا لاحاصل ہے ۔

ترجمہ :- خدا ہی کو پکارنا ، اُسی سے دُعا کرنا ہی حق ہے ، (دُرست ہے) اور جو اس کو چھوڑ کر اوروں کو پکارتے ہیں ان کو کوئی بھی جواب نہیں دیتا ۔ وہ تو ایسے ہیں جیسے کوئی ہاتھ پھیلائے کہ پانی کو منہ تک پہنچائے ۔ مگر وہ پہنچنے والا تو ہے نہیں اور منکرین کا مانگنا ، (دُعائیں کرنا) ، سب بے راہی اور ضائع و بیکار ہے (اور کافر ماسوا اللہ کو پکارتے ہیں اور انھیں کچھ نہیں ملتا) ۔

خدا سے ہٹ کر جو دوسروں سے مانگے اُسے کچھ نہیں ملتا

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ ؛ اور خدا ہی کو سجدہ کرتے ہیں ۔ اس کے سامنے سربندگی جھکاتے ہیں ۔ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں میں ہیں یا زمین میں ۔ طَوْعًا وَّكَرْهًا ؛ چار و ناچار یا زبردستی ، اختیار سے یا بے اختیاری سے ۔ وَظِلٰلُهُمْ ؛ اور ان کے سایے بھی یعنی جو چیزیں آسمانوں اور زمین سے پیدا ہیں ۔ جن کا وجود آسمان زمین کے تابع ہے ۔ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ؛

صبح و شام ۔

ترجمہ :- اور خدا ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ۔ چار و ناچار (مانو یا نہ مانو) اور جو (ان سے متفرع ہوں) ان کے سایے ہوں ، وہ بھی صبح و شام خدا ہی کو سجدہ کرتے ہیں ۔

یہاں سجدہ ہے ۔ یہ آیت پڑھتے ہی سجدہ کرلینا چاہیئے ۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ (ذرا ان سے) پوچھو ! آسمانوں اور زمین کا رب کونسا ہے اور خدا کون ہے ؟ کس نے ان کو پیدا کیا اور کون ان کی نگہداشت کرتا ہے ۔ وہ کیا جواب دیں گے ! قُلْ ؛ تم ہی کہہ دو ۔ اَللّٰهُ ؛ کہ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا رب ہے ۔ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ ؛ تم کہو ! کیا تم نے بنالیا ہے ؟ مِنْ دُوْنِهٖٓ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ اَوْلِيَاۗءَ ؛ اپنا دوست ، یار و مددگار ۔ لَا يَمْلِكُوْنَ ؛ ان کے ہاتھ میں نہیں ۔ ان کے بس میں نہیں ۔ ان کی قدرت سے باہر ہے ۔ وہ مالک نہیں ۔ لِاَنْفُسِهِمْ ؛ خود اپنے لئے ، اپنے نفسوں کے لئے ۔ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؛ نفع نہ نقصان ۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؛ ذرا یہ تو کہو ! کیا نابینا ، بینا برابر ہو سکتے ہیں ؟ کیا خدا کو جاننے والا اور نہ جاننے والا دونوں برابر ہوتے ہیں ؟ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ؛ کیا ظلمت اور نور ، تاریکی اور روشنی ، اندھیرا اور اجالا ، کفر اور ایمان ، جہل اور علم مساوی ہو سکتے ہیں ؟ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ ؛ کیا انھوں نے خدا کے شریک بنالئے ہیں ۔ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ ؛ کہ انھوں نے خدا کی طرح پیدا کیا ہو ۔ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؛ اور اسی پیدا کرنے نے ان کو شبہ میں ڈالا ہو ، خلق اور پیدا کرنا اللہ کی خاص صفت ہے ۔ ایک ذرّہ کو بھی کوئی پیدا نہیں کرسکتا ۔ خدا کے سوائے کون نیست سے ہست کرسکتا ہے ؟ پیدا کرنا ایک طرف ، کوئی حرکت بھی نہیں کرسکتا ۔ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو ! سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہی تو ہے ۔ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؛ اور وہ ایک ہے ۔ سب پر غالب ہے ۔ لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ خدا کی اجازت کے بغیر ذرّہ بھی حرکت نہیں کرسکتا ۔ واضح ہو کہ خلق کے دو معنے ہیں ، ایک پیدا کرنا ، نیست سے ہست کرنا ۔ دوسرے اندازہ کرنا ، مناسبت رکھنا ۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ میں خلق کے معنے اندازہ کرنے اور مناسب کام کرنے کے ہیں ، جیسے وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ ۔ یہاں تَخْلُقُ کے معنی شکل بنانے کے ہیں ، لوگوں کو مغالطہ میں پڑنے کی وجہ یہ ہوتی ہے ایک لفظ کے کئی معنے ہوتے ہیں

اور لوگ مختلف معنوں سے واقف نہیں ہوتے ایک معنی لے کر دوسرے معنی پر اعتراض کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم ذرا ان سے پوچھو آسمانوں اور زمین کا خدا کون ہے؟ تم ہی کہہ دو : ''اللہ ہی ہے'' (پیغمبر!) ذرا یہ بھی پوچھو تم نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا دوست بنالیا ہے ، (ان کو اپنا یار و مددگار سمجھا ہے) وہ خود اپنے لئے بھی نفع ونقصان کسی کے مالک نہیں ۔ تم یہ بھی پوچھو کیا نابینا ، بینا دونوں برابر ہیں ؟ کیا تاریکی اور نور دونوں برابر ہیں ؟ کیا انھوں نے خدا کے ایسے شریک مان لئے ہیں جو خدا کی طرح سب کو پیدا کرتے ہیں اور اس پیدا کرنے میں ان کو دھوکہ ہوا ہو ۔ (پیغمبر!) تم کہہ دو ! سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے ۔ (وہی ہر شئے کا خالق ہے) اور وہ ایک ہے ، سب پر غالب ہے ۔

سربندگی میں تیری سب کے جھکے ہوئے ہیں ÷ عاجز ہیں تیرے آگے سب آن بان والے (حسرت صدیقی)

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ
وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ۬ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ
وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ﴿۱۷﴾

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ اس نے آسمان سے یعنی ابر سے پانی نازل کیا ۔ اُتارا ۔ فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ ؛ پھر وادی کے سیلاب بہے ، ندی نالے نکلے ، ریلے رواں ہوئے ۔ بِقَدَرِهَا ؛ اپنے اپنے اندازے کے مطابق ، یعنی بڑے نالوں سے زیادہ پانی بہا اور چھوٹے نالوں سے تھوڑا ۔ فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ ؛ سیلاب اور رو نے اُٹھالیا ۔ زَبَدًا رَّابِيًا ؛ جھاگ کو ، کف کو ، کچرے کو جو اوپر آ گیا ہے ۔ رَبَا ۔ يَرْبُوْ ۔ اوپر آنا ، ترقی کرنا ۔ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ ؛ اور اس میں سے وہ بھی ہے جس کو روشن کرتے ہیں ، تپاتے ہیں ۔ فِي النَّارِ ؛ آگ میں ۔ اِبْتِغَآءَ حِلْيَةٍ ؛ زیور چاہنے اور اس کے بنانے کے لئے ۔ اَوْمَتَاعٍ ؛ یا ساز وسامان ۔ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؛ جھاگ کی طرح کھوٹ جو مختلف دھاتوں کے پگھلانے سے اوپر آجاتا ہے ۔ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؛ ایسے ہی خدا حق و باطل کی مثال دیتا ہے ۔ یہاں ضرب سے مراد ضرب المثال ہے ، مثال دینا ہے ۔ فَاَمَّا الزَّبَدُ ؛ پھر کف ، جھاگ ، میل ۔ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ؛ پھر وہ جاتا ہے بیکار ۔ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ ؛ اور جو لوگوں کو نفع دیتا ہے ۔ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؛ پھر وہ زمین میں باقی رہتا ہے ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جو لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اس کی عمر بڑی ہوتی ہے ۔ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؛ خدا ایسی ہی مثالیں دیا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- (اللہ نے) آسمانوں سے پانی برسایا ، ندی نالے حسبِ حیثیت بہہ نکلے ، جھاگ اور کچرا پانی کے لوٹ پر آ گیا اور جس کو آگ میں تپاتے ہیں زیور اور سامان بنانے کے لئے اس میں سے بھی میل کچیل نکلا ۔ (یعنی گویا کہ وہ بھی میل کچیل اور کھوٹ اسی قسم کا کچرا کوڑا ہے) اور اللہ اسی طرح حق و باطل کو بیان کرتا ہے ۔ کچرا کوڑا تو بیکار اور رائیگاں ہوجاتا ہے اور جو لوگوں کو نفع بخش ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے ۔ اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے ۔

صاحبو ! باطل کو کھوٹ سے اور کچرے سے تشبیہ دی ہے اور حق کو خالص پانی سے ۔ حق کی لاکھ مخالفت کرو وہ کبھی مغلوب نہیں ہوگا ۔ دروغ شیطان اور باطل سے مناسبت رکھتا ہے اور حق کو خدا سے ربط ہے ۔ خدا بھی رہے گا اور حق بھی رہے گا ۔ جھوٹ سچ کا کبھی مقابلہ نہیں کرسکتا ۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہونے والا ہے ۔

وقف النبی

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰیؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
۸ ع ۲ ۱۱ النصف
وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جو قبول کرتے اور فرماں برداری کرتے ہیں ۔ جوابِ بالصواب دیتے ہیں ۔ لِرَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کو ۔ اَلْحُسْنٰی ؛ ان کے لئے بہتری ہے ۔ انجام نیک ہے ، حسنِ عاقبت ہے ۔ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ ؛ اور جو خدا کو نہیں مانتے ، اس کو قبول نہیں کرتے ، نافرمان ہیں ، ان کی ایسی بری گت ہوگی کہ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؛ اگر ان کے لئے ہوتا جو کچھ کہ زمین میں ہے ، تمام ۔ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ؛ اور مثل اس کے ، اس کے ساتھ ۔ اور بھی اتنا ۔ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؛ تو وہ اس کو دے کر فدیہ دینا چاہیں گے ۔ یعنی ساری دنیا کا ساز و سامان چھوڑ کر اپنی جان بچانا چاہیں گے ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ؛ ان کا برا حساب ہے ۔ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؛ اور ان کا ٹھکانا ، ان کا مقام ، ان کا ملجا و ماویٰ جہنّم ہے ، آتشِ دوزخ ہے ۔ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ؛ اور وہ بڑی بری جگہ ہے ۔ نہایت بدخواب گاہ ہے اور کیا برا اوڑھنا بچھونا ہے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب کی اطاعت کرتے ہیں حسن انعام ہے (جزائے نیک ہے) اور جو اپنے رب کی اطاعت نہیں کرتے ، اگر ان کے پاس زمین میں جو کچھ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہوتا تو اس کو بطورِ فدیہ دے کر اپنی جان چھڑا لینا چاہتے ۔ ان کا برا حساب کتاب ہے اور ان کا مقام و ماویٰ جہنّم ہے اور وہ تو کیا ہی بری جگہ ہے ۔

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰی ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ ؛ پس کیا وہ شخص جو جانتا ہے ۔ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ ؛ کہ جو کچھ تمہارے رب کی
طرف سے اُتارا گیا ہے، حق ہے ۔ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؛ تو ایسا بینا آدمی کیا اندھے کے برابر ہے؟ ہرگز نہیں ۔ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ؛ نصیحت تو وہی لیتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں ۔ اَلْبَاب جمع لُبّ ۔ عقلِ خالص، مغز۔

ترجمہ :- بھلا کیا وہ شخص جو جانتا ہے (اور علم رکھتا ہے) کہ تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ اُترا ہے حق ہے
اس شخص کے برابر ہوسکتا ہے جو اندھا ہے ۔ نصیحت لینا تو عقل والوں ہی کا کام ہے ۔

اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝۲۰

اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ ؛ جو لوگ پورا کرتے ہیں، کافی وافی پابند رہتے ہیں ۔ بِعَهْدِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے عہد پر ۔ وَلَا يَنْقُضُوْنَ
الْمِيْثَاقَ ؛ اور عہد و میثاق کا نقض نہیں کرتے ۔ جو اقرار کیا ہے اس کو نہیں توڑتے ۔

ترجمہ :- جو لوگ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اقرارِ واثق کو نہیں توڑتے ۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝۲۱

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ ؛ اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں، وصل کرتے ہیں، پابندی کرتے ہیں ۔ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ ؛
اس حکم کا کہ اللہ نے پابندی کا حکم دیا ہے ۔ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ؛ اور اپنے رب کا خشیہ اور خوف رکھتے ہیں، خدا سے ڈرتے
ہیں ۔ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؛ اور برے حساب کتاب کا ان کو خوف بھی ہے، انجامِ بد سے ڈرتے بھی ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ احکامِ الٰہی کے پابند رہتے ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا بھی ان کو
خوف ہے ۔

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝۲۲

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوْا ؛ اور جو لوگ صبر کرتے ہیں ۔ ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کی رضا جوئی چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی
توجہ کو خالص کرنا چاہتے ہیں ۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو پابندی اور دُرستی سے پڑھتے ہیں ۔ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؛ اور ہم
نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں سے صَرف کرتے ہیں ۔ زکوٰۃ دیتے ہیں ۔ خیرات کرتے ہیں ۔ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً ؛ باطناً و ظاہراً ۔
خفیہ طور سے اور ظاہر طور پر ۔ وَيَدْرَءُوْنَ ؛ اور دفع کرتے ہیں، دُور کرتے ہیں ۔ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ ؛ نیکی سے برائی کو ۔ برائی کا
بدلہ نیکی سے کرتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ؛ انھیں کے لئے ہے دارِ آخرت کا نیک انجام ۔ عاقبت انھیں کا حصّہ ہے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ صبر کرتے ہیں توجہ الٰہی کو اپنی طرف حاصل کرنے کے لئے اور پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے اس میں سے پوشیدہ بھی دیتے ہیں اور علانیہ بھی ، اور برائی کو نیکی سے دفع کرتے ہیں ، عاقبت کا نیک انجام انھیں کے لئے ہے ۔

اُنھیں کیا ملے گا ؟ ان کا انجام کیا ہوگا ؟ ان کی عاقبت کیسی ہوگی ؟

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۲۳

جَنّٰتُ عَدْنٍ ؛ دائمی جنتیں ، ہمیشگی کے باغ ، ایسے باغ جن سے کبھی نہ نکلیں گے ۔ يَدْخُلُوْنَهَا ؛ ان میں داخل ہوں گے ۔ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؛ اور جو نیک ہیں ۔ ان کے ماں باپ ، بیویاں اور اولاد وہ بھی جنت میں داخل ہوں گے ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ ؛ اور فرشتے بھی ان کے پاس آئیں گے ، ان کے مقام میں داخل ہوں گے ۔ مِنْ كُلِّ بَابٍ ؛ ہر دروازے سے ، چوطرف سے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ دوام و خلود کی جنتوں میں داخل ہوں گے اور ان کے جو نیک ماں باپ ، بیویاں اور اولاد ہوگی وہ بھی ان کے ساتھ جنت میں داخل ہوگی اور ہر دروازے سے (چوطرف سے) فرشتے ان کے مقام میں داخل ہوں گے ۔

وہ کیا کہیں گے ؟

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۲۴

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر سلام ہو ، تم سلامت رہو ۔ کیوں ؟ بِمَا صَبَرْتُمْ ؛ اپنے صبر کی وجہ سے ، اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا ۔ تکلیفیں اُٹھائیں ۔ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؛ عاقبت کا کیا اچھا انجام ہے ۔

ترجمہ :- تمہارے صبر کی وجہ سے تم پر سلام ہو اور تمہارا کیا بہتر انجام ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۲۵

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ ؛ اور جو لوگ توڑ دیتے ہیں، خلاف کرتے ہیں۔ عَهْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے عہد کو، اس کے حکم کو۔ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ؛ اس کے مضبوط اور قطعی ہونے کے بعد۔ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ ؛ اور قطع کردیتے ہیں، توڑ دیتے ہیں، خلاف کرتے ہیں، اس حکم کا کہ اللہ نے دیا ہے۔ اَنْ يُّوْصَلَ ؛ ملانے کا، جوڑنے کا۔ جس رشتہ کو، تعلق کو کہ خدا اس کے جوڑنے کا حکم دیتا ہے اس کو توڑ دیتے ہیں اور اس کا خلاف کرتے ہیں۔ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں شر و فساد پیدا کردیتے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ ؛ یہی لوگ ہیں جن پر لعنت ہے۔ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ؛ اور انھیں کے لئے خانہ خرابی، گھر کی تباہی، برا ٹھکانا۔ ان کا کیا دھرا سب برباد، تباہ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اللہ کے عہد کو اس کے قطعی ہونے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور خدا جس رشتہ کے جوڑنے کا حکم دے وہ اُسے کاٹ دیتے ہیں اور زمین میں شر و فساد پھیلاتے ہیں۔ اُنھیں کے لئے لعنت اور خانہ خرابی ہے۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ ۳ ع ۸ ۹

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ ؛ اللہ رزق کو کشادہ کرتا ہے، لوگوں کو فراخ دست کردیتا ہے۔ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کے لئے چاہتا ہے۔ وَيَقْدِرُ ؛ اور تنگ کردیتا ہے، بھلائی اور برائی کا دار و مدار مال پر نہیں ہے۔ بعض دفعہ دنیاداروں کو بہت کچھ مل جاتا ہے اور اچھے لوگوں کو تنگی رہتی ہے۔ اچھوں کے لئے آخرت کی خوبی ہے۔ بیمار ہو تو چند روز پرہیز کرلو۔ آئندہ تمہاری حالت اچھی ہوگی۔ مگر نادان لوگ! دنیا کی زندگی پر خوش ہوجاتے ہیں۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ؛ اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں ایک چند روزہ اور تھوڑا ساز و سامان ہے۔

ترجمہ :- اللہ جس کو چاہتا ہے خوب رزق دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ دست کردیتا ہے۔ (اور جو نادان ہیں) وہ دنیا کی زندگی پر خوش ہیں (باغ باغ ہیں، مگر) دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں تھوڑا سا تمتع اور چند روز کا ساز و سامان ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ
قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافر کہتے ہیں ، وہ لوگ کہتے ہیں جو کفر کیا کرتے ہیں ۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ ؛ کیوں نہیں اُتاری گئی اُن پر ۔ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؛ ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی ۔ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ ؛ پیغمبر تم کہہ دو ! بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے ضلال و گمراہی پر چھوڑ دیتا ہے ۔ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ؛ اور ہدایت کرتا ہے اور راستہ بتاتا ہے اپنی طرف اس شخص کو جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے ، جو انابت الی اللہ رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور کافر کہتے ہیں ان کے خدا کی طرف سے ان پر کوئی آیت کیوں نہیں اُتاری گئی (کوئی نشانی کیوں نہ بتائی گئی) ۔ (پیغمبر !) تم کہہ دو ! خدا جس کو چاہتا ہے ضلالت اور گمراہی پر چھوڑ دیتا ہے اور جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے ، (انابت رکھتا ہے) اس کو اپنی طرف ہدایت کرتا ہے ، (راستہ بتاتا ہے) ۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ ۲۸

انابت رکھنے والے لوگ کون ہیں ؟ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں ۔ وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؛ اور ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے یادِ خدا سے ۔ خدا کا نام سن کر ان کے دل کو راحت پہنچتی ہے ۔ ذِکر کرتے ہیں تو ان کو اطمینان ہوتا ہے ۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؛ ہاں یاد رکھو ! صرف یادِ خدا ہی سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے ۔ جب تک آدمی دنیا کی جھنجھٹ میں پھنسا رہتا ہے کبھی دل کو اطمینان نصیب نہیں ہوتا ۔ یادِ الٰہی تمام فکروں سے سبکدوش کردیتی ہے ۔

اے خیالِ روائے جاناں میری جان تجھ پہ قرباں ÷ کیا بے نیاز تو نے مجھے فکرِ دو جہاں سے (حسرت صدیقی)

ہزار ہا مقاصد ہوں گے تو ظاہر ہے کہ دل پارہ پارہ ہوگا ، اطمینان کوسوں دور رہے گا ع

اک دل داری بس است یک دوست ترا

میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ دنیا کے تمام کام چھوڑ کر رہبانیت اختیار کرکے ، مفت کی روٹیاں کھاتے رہو بلکہ مقصد یہ ہے کہ خدا کو بالکل بھول نہ جاؤ ۔ عام طور سے خدا کا خیال رکھو ۔ جو کام کرو خدا کا مقرر کردہ فرض سمجھ کر کرو ۔ خالی وقت میں خدا کا بھی دھیان لگاؤ ۔ چند روزہ زندگی کے لئے ہمہ تن مصروفی ، رات دن انہماک اور خدا اور آخرت کے خیال کو تضیع وقت نہ سمجھو ۔ تم کو مرنا ہے ، اس کے دربار میں جانا ہے ۔ تم شُترِ بے مہار اور بے ناتھی کے بیل نہیں ہو ، تم سے تمہارے کاموں سے باز پرس کی جائے گی ۔ تم کو جواب دہی کرنی پڑے گی ۔

اٹھو اٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک ÷ دیکھو دیکھو اجل کمین گاہ میں ہے (حسرت صدیقیؔ)

موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ۔ معلوم نہیں کب آتی ہے ۔ جب موت کا وقت معلوم نہیں تو توبہ و استغفار کرکے ہمیشہ تیار رہو ۔ ایسا نہ ہو کہ تم لیت و لعل میں پڑے رہو ۔ توبہ نصیب نہ ہو اور موت آجائے ۔ دنیا کے کام کو تو آج اور خدا کے کام کو کل ۔ آخر اس کل کی کچھ انتہا بھی ہے ۔ جو کرنا ہے آج کرو ۔ سب سے بڑا واعظ موت کا خیال ہے ۔ اپنے مرنے کو بھول جانا اور یہ سمجھنا کہ شیطان کی حیات کے ساتھ میری حیات وابستہ ہے ، میں قیامت تک مرنے والا نہیں ، شیطانی خیال ہے ۔

ذکرِ الٰہی سے دلوں کو راحت پہنچتی ہے

ہمیشہ اس واعظ کو اپنے پیشِ نظر رکھو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ الْعَظِیْمَ۔

ترجمہ:- (انابت والے وہ لوگ ہیں) جو ایمان رکھتے ہیں اور ان کے دل یادِ خدا سے مطمئن رہتے ہیں (کیونکہ) یاد رکھو! کہ دلوں کو صرف یادِ خدا سے اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو ایمان رکھتے ہیں۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح اور نیک کام کرتے ہیں۔ طُوْبٰی لَھُمْ ؛ ان کو خوشحالی مبارک ہو۔ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ؛ اور نیک انجام۔ آخرت اور خاتمہ کی خوبی، بہترین ٹھکانا و مرجع۔

ترجمہ:- جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح بھی کرتے ہیں ان کے حصّہ میں خوشحالی، انجام نیک اور بہترین مرجع و مآب ہے۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ ؛ ہم نے تم کو اسی طرح بھیجا ہے۔ فِيْٓ اُمَّةٍ ؛ ایک جماعت میں، ایک اُمت میں۔ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ ؛ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اس سے پہلے بھی اُمتیں اور جماعتیں گزری ہیں۔ پیغمبر کو بھیجنے کا مقصد کیا تھا، مطلب کیا تھا۔ لِتَتْلُوَا عَلَيْهِمْ ؛ کہ ان کو پڑھ کر سناؤ۔ اَلَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ؛ وہ پیغام، وہ احکام جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی کی۔ ان لوگوں کا حال کیا ہے؟ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؛ اور وہ اللہ سے جو رحمٰن ہے انکار کرتے ہیں، خدا پرستی ان کا کام نہیں۔ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ کوئی مانے یا نہ مانے۔ پیغمبر! تم کہہ دو، وہ تو میرا رب ہے، پروردگار ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ برحق خدا تو ایک ہی ہے۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ؛ میرا توکل تو اسی پر ہے، میں نے تمام کاموں کو اُسی پر چھوڑا اور اُسی کی طرف میرا مرجع و مآب ہے۔ تَابَ۔ رجوع کیا۔ مَتَاب۔ مرجع۔

ترجمہ:- ہم نے تم کو اسی طرح بھیجا ایک اُمّت میں، اس سے پہلے بھی اُمتیں گذری ہیں، تا کہ تم ان کو ایسے احکام پڑھ کر سناؤ جس کی ہم نے تم کو وحی کی ہے اور یہ لوگ تو خدا کے منکر ہیں۔ تم کہہ دو، وہ میرا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى

بَلْ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ

اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع ۵ ۱۰

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا ؛ اور اگر قرآن ایسا ہوتا کہ اس کے اثر سے۔ سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ ؛ بیچ میں سے پہاڑ نکال دیئے جاتے، چلا دیئے جاتے اور پہاڑوں کے نہ ہونے سے چلنے پھرنے میں، سفر کرنے میں سہولت پیدا ہو جاتی۔ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ ؛ یا جابجا سے زمین ٹکڑے کردی جاتی۔ اور اس میں سے چشمے نکل آتے۔ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؛ یا مردے قبر سے نکلتے اور باتیں کرتے مگر ان باتوں میں کسی کا کیا اختیار ہے۔ بَلْ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؛ بلکہ یہ سب باتیں تو صرف اللہ کے اختیار میں ہیں۔ اَفَلَمْ يَايْئَسْ ؛ زمخشری کشاف میں لکھتا ہے یہ قومِ نخع کی زبان ہے جس کے معنی ہیں "کیا انھیں علم نہیں"۔ اور شاہ ولی اللہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور بظاہر یہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ بعض نے اس کے معنے یہ بتائے ہیں "کیا وہ مایوس نہیں ہوگئے ہیں"۔ کہ نہ ماننے والے کبھی ماننے والے ہی نہیں۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ "کیا ابھی صبر نہیں آیا"۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ "کیا نہیں جان کر نا اُمید نہیں ہوئے"۔ بہر حال زمخشری نے جو لکھا ہے اگر وہ ثابت ہے تو آیت کے معنے صاف ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ؛ وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ ؛ کہ اگر خدا چاہتا۔ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؛ تو تمام لوگوں کو ہدایت فرماتا یعنی جب لوگوں کو معلوم ہوگیا ہے کہ ہر شخص میں ہدایت قبول کرنے کی قابلیت نہیں یہ سن کر مسلمان لوگ موجودہ کافروں کے ایمان لانے سے مایوس نہیں ہوچکے یا یہ کہو کہ کیا مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ خدا سب کو ہدایت نہیں فرمائے گا۔ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور ہمیشہ کافر ایسے حال میں رہیں گے۔ تُصِيْبُهُمْ ؛ کہ ان کو پہنچے گی۔ بِمَا صَنَعُوْا ؛ ان کے کیے پر۔ قَارِعَةٌ ؛ سخت آفت۔ مِقْرَعَة۔ کوڑا۔ قَرَعَ۔ يَقْرَعُ۔ قَرْعًا۔ ٹھوکنا۔ قَارِعٌ۔ گرز۔ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا ؛ یا وہ آفت اُترے گی قریب۔ مِنْ دَارِهِمْ ؛ ان کے گھر سے۔ حَتّٰى يَاْتِيَ ؛ یہاں تک کہ آجائے۔ وَعْدُ اللّٰهِ ؛ خدا کا وعدہ، خدا کا عذاب۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؛ بے شک اللہ خلاف وعدہ نہیں کرتا۔

ترجمہ :- اور اگر قرآن ایسا ہوتا کہ اس کے اثر سے پہاڑ چلا دیئے جاتے اور جابجا سے زمین ٹکڑے کردی جاتی اور مُردے (قبر سے نکلتے) باتیں کرتے (مگر اس میں کسی کا کیا اختیار ہے) بلکہ یہ سب باتیں تو صرف اللہ کے اختیار میں ہیں۔ کیا ایماندار لوگ مایوس نہیں ہوچکے (ان کافروں کے ایمان نہ لانے سے)۔ اگر خدا چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت کرتا (مگر تمام لوگوں کا ہدایت کرنا خلاف عینِ ثابتہ، خلافِ نظامِ عالم، خلافِ حکمتِ الٰہی ہے۔ اس لئے سب کو ہدایت نہیں کرتا۔) (یا اس کے یہ معنی ہیں کہ مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ

اگر خدا چاہتا تو سب کو ہدایت کرتا ۔) ان کافروں پر ان کے کام اور ان کے کئے کی وجہ سے خود ان پر آفت پر آفت پہنچتی ہے یا ان کے گھرانے پر پہنچتی ہے یہاں تک کہ (وقتِ معیّن پر) وعدہِ الٰہی آجائے بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ ؛ اور ٹھٹول کیا گیا، ہنسی میں اُڑایا گیا، استہزاء کیا گیا ۔ بِرُسُلٍ ؛ رسولوں سے، پیغمبروں سے ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے ۔ فَاَمْلَيْتُ ؛ پھر میں نے مہلت دی ۔ اِمْلَاءٌ ۔ مہلت دینا ۔ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ منکروں کو، کافروں کو ۔ ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا ۔ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ؛ پھر میں نے ان کو پکڑلیا، ماخوذ کرلیا، گرفتار کرلیا ۔ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ؛ عِقَابِ دراصل عِقَابِیْ تھا ۔ کسرہ ''ی'' پر دلالت کرتا ہے پھر کیسی تھی میری سزا، میرا عقوبت کرنا ۔

ترجمہ :- اور تم سے پہلے بہت سے رسولوں کا ٹھٹّا اُڑایا گیا ۔ (ہنسی مذاق کیا گیا) پھر بھی میں نے ان کافروں کو مہلت دی پھر انھیں پکڑلیا ۔ پس (تمہیں معلوم؟) میری عقوبت اور سزا کیسی تھی ؟

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ ؛ پھر کیا وہ جو قائم ہے، حفاظت کرتا ہے، حکومت کرتا ہے ۔ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص پر ۔ بِمَا كَسَبَتْ ؛ اس کام، اس مال پر کہ اس نے کسب کیا ہے، کمایا ہے، حاصل کیا ہے ۔ یعنی خدا کے دستِ قدرت سے کوئی باہر نہیں ۔ سب اس کے زیر نظر ہے ۔ پھر ۔ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؛ اور وہ لوگ اللہ کے شریک بناتے ہیں ۔ خدا سے شرک کرتے ہیں ۔ اچھا ۔ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؛ ذرا ان سے کہنا ان کے نام تو بتاؤ، وہ شرکاء ہیں کہاں ؟ سارے خیالی ڈھکوسلے ہیں، من گھڑت باتیں ہیں ۔ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ ؛ پیغمبر! تم کہو! کیا اس کو بیان کرتے ہو ۔ کیا اس کو خبر دیتے ہو ۔ کیا اس کو بتاتے ہو ۔ بِمَا لَا يَعْلَمُ ؛ ان چیزوں کی خبر دیتے ہو جن کو خدا نہیں جانتا ۔ ہوتے تو خدا جانتا ۔ جو چیز ہے ہی نہیں اُسے کوئی کیونکر جانے گا ۔ یا بِمَا لَا يَعْلَمُ سے مراد خلیفۂ خدا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں ۔ جن کو ان دیوتاؤں کے وجود کا علم نہیں ۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ اَمْ

بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؛ یا یہ کسی بے اصل اور بری بات کی خبر دیتے ہیں ، غیر واقعی ظاہری بات ۔ یہ سب غلط خیالات ہیں ، بے اصل اوہام ہیں ۔ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ بلکہ کافروں کو اچھی اور مزین بات معلوم ہوتی ہے ۔ کیا بات ہے ؟ مَكْرُهُمْ ؛ ان کی بناوٹی بات ، ان کا جھوٹ ، ان کی مکاری ۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا ؟ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؛ وہ راہِ خدا سے روک دیئے گئے ۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا گمراہ رکھے ، اس کی گمراہی سے نہ نکالے ۔ وہ اپنی ناقص فطرت کی وجہ گمراہی اور ضلالت میں پڑا رہے ۔ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ؛ تو اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں ۔ ہدایت قبول کرنے کے لئے بھی اہلیت و صلاحیت شرط ہے ۔ کوئی گدھے کو گھوڑا نہیں بنا سکتا ۔ گدھا تو ہمیشہ گدھا ہی رہے گا ۔

ترجمہ :- پھر کیا وہ جو ہر شخص کے لئے اس کی کمائی ہوئی چیزوں کی نگرانی رکھتا ہے ، اور یہ لوگ ہیں کہ خدا کے شریک مانتے ہیں ۔ تم کہو ! بھلا ان کے نام تو بتاؤ ؟ کیا تم ایسی باتیں کرتے ہو اور خدا کو ایسی باتیں بتاتے ہو جو زمین میں ہیں ہی نہیں ۔ (پھر اس کو علم ہو تو کیونکر ؟) یا یہ تمام اوپری باتیں ہیں (بلکہ مَن گھڑت ہیں) ۔ بلکہ ان کافروں کو ان کی مکّاری اچھی معلوم ہوتی ہے ۔ (ان کا جھوٹ انہی کی دلچسپی کا باعث ہے) ۔ (اس کا نتیجہ کیا ہوا) وہ راہِ خدا سے روک دیئے گئے اور جس کو خدا (ہدایت نہ کرے ، ان کو) ضلالت سے نہ نکالے بھلا اس کو کون ہدایت کرسکتا ہے ۔ (ان کا کون رہنما بن سکتا ہے ؟ کوئی نہیں ! ؟) ۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

لَهُمْ عَذَابٌ ؛ اور ان کے لئے عذاب ہے ۔ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ دنیوی زندگی میں ۔ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ؛ اور البتہ آخرت کا عذاب زیادہ شاق ، زیادہ دشوار ، زیادہ سخت ہے ۔ وَمَا لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے نہیں ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے ۔ اس کے عذاب سے کوئی بچانے والا ۔ وَقٰى يَقِيْ وِقَايَةً ۔ بچانا ۔

ترجمہ :- ان کے لئے (یہیں) دنیوی زندگی میں عذاب ہے اور البتہ آخرت کا عذاب تو بہت سخت و شاق ہے اور ان کے لئے اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں (اس کے عذاب سے حفاظت کرنے والا نہیں) ۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ

اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

مَثَلُ الْجَنَّةِ ؛ مثال اس جنت کی ۔ اَلَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؛ جس کا متقیوں کو وعدہ کیا گیا ہے ، جو جنت پرہیزگاروں کو دی جائے گی ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ اس کے تحت نہریں جاری رہتی ہیں ، اس کے نیچے نیچے ندیاں بہتی ہیں ۔ اُكُلُهَا

دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؛ اس کے میوے ، پھل جن کو لوگ کھاتے ہیں ، ہمیشہ رہتے ہیں ۔ اور ان کا سایہ بھی دواماً رہتا ہے ۔ تِلْکَ عُقْبَی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؛ یہ ہے انجام ان لوگوں کا جو تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں ۔ وَعُقْبَی الْکٰفِرِیْنَ النَّارُ ؛ اور انجام کافروں کا دوزخ ہے ، آگ ہے ۔

ترجمہ :- وہ جنت جس کا متقیوں کو وعدہ کیا گیا ہے ایسی ہے کہ اس کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ ان کے پھل بھی دائمی ہیں اور سایہ بھی ۔ یہ ہے متقیوں کا انجام ۔ اور کافروں کا انجام دوزخ ہے ۔

وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَاِلَیْهِ مَاٰبِ ۝

وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ ؛ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے ۔ یَفْرَحُوْنَ ؛ خوش ہوتے ہیں ۔ انھیں فرحت ہوتی ہے ۔ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ ؛ اس وحی سے جو تمہاری طرف اُتاری گئی ہے ۔ اس کتاب سے جو تم کو دی گئی ہے ۔ وَمِنَ الْاَحْزَابِ ؛ اور بعض ایسے گروہ بھی ہیں ۔ مَنْ یُّنْکِرُ بَعْضَہٗ ؛ جو اس کے بعض سے انکار کرتے ہیں ، نہیں مانتے ۔ وہ مانیں یا نہ مانیں ، اس کی جواب دہی ان پر ہی ہے ۔ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ مجھے تو صرف حکم دیا گیا ہے ، میں صرف اس بات پر مامور ہوں ۔ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ ؛ کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس کی بندگی کروں ۔ وَلَآ اُشْرِکَ بِہٖ ؛ اور اس سے شرک نہ کروں ۔ اِلَیْہِ اَدْعُوْا ؛ خدا ہی کی طرف سب کو بُلاتا ہوں ۔ یہی میری دعوت ہے ۔ وَاِلَیْہِ مَاٰبِ ؛ اور وہی میرا مرجع و مآب ہے ۔ اُسی کی طرف میرا لوٹ کر جانا ہے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ وحیِ الٰہی سے جو تمہاری طرف اُتاری گئی ہے خوش ہوتے ہیں (اور انھیں فرحت ہوتی ہے) اور بعض گروہ ایسے بھی ہیں جو اس کے بعض سے انکار کرتے ہیں ۔ (پیغمبر !) تم کہہ دو میں صرف اس بات پر مامور ہوں کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس سے شرک نہ کروں ۔ خدا ہی کی طرف دعوت دوں ، (بُلاؤں) اور اُسی کی طرف میرا مرجع و مآب ہے ۔ (میری بازگشت ہے میرا اس کی طرف پلٹ کر جانا ہے) ۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِیًّا ؕ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ ع ۵ / ۱۱

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ ؛ اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو اُتارا ہے ۔ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؛ عربی زبان میں حکم، کھلا فیصلہ ۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ ؛ اور اگر تم نے اِتباع کی ، پیروی کی ، قدم بہ قدم چلے ۔ اَهْوَاءَ هُمْ ؛ ان کی خواہشوں کی ، ان کی ہوا و ہوس کی ۔ بَعْدَ مَا جَآءَكَ ؛ بعد اس کے کہ تمہارے پاس آچکا ۔ مِنَ الْعِلْمِ ؛ علم سے ۔ مَا کا بیان ہے ۔ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ ؛ تو تمہارے لئے نہیں اللہ سے ۔ اللہ کے مقابلہ میں ، اس کے خلاف ۔ مِنْ وَّلِيٍّ ؛ کوئی دوست ، کوئی ولی ۔ وَلَا وَاقٍ ؛ اور نہ کوئی بچانے والا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اسی طرح عربی زبان میں ایک فیصلہ کُن قرآن اُتارا ہے ۔ اگر تمہیں علم ہوجانے کے بعد تم لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کروگے تو خدا کے مقابل تمہارا نہ کوئی دوست رہے گا نہ کوئی بچانے والا ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے بھیجا ۔ رُسُلًا ؛ رسولوں کو ، پیغمبروں کو ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے ۔ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا ؛ اور ان کے لئے بیویوں کو پیدا کیا ۔ وَذُرِّيَّةً ؛ اور اولاد کو ۔ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ ؛ اور نہیں ہے کسی پیغمبر کے ہاتھ میں ، اختیار میں ، اور اس کی قدرت سے باہر ہے ۔ صرف خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ کیونکہ وہ قادرِ مطلق ہے ۔ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ ؛ کہ کوئی آیت لائے ، کوئی نشانی لائے ۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ مگر اللہ کے اِذن سے ، اس کی اجازت سے ، اس کے حکم سے ۔ لِكُلِّ اَجَلٍ ؛ ہر وقت کے لئے ، ہر مدّت کے لئے ، ہر معیاد کے لئے ۔ كِتَابٌ ؛ ایک کتاب ہے ، ایک نوشتۂ الٰہی ہے ، ایک حکمِ معیّن ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے پیغمبر بھیجے تھے اور ان کی بیویاں اور بچے بھی تھے ۔ اور کسی پیغمبر کو یہ قدرت نہیں کہ بغیر خدا کے حکم کے کوئی آیت (کوئی نشانی لائے) ہر وقت کے لئے ایک نوشتہ ہے (ایک حکم نامہ ہے) ۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

يَمْحُوا اللّٰهُ ؛ اللہ محو بھی کرتا ہے ، مٹاتا بھی ہے ۔ مَا يَشَآءُ ؛ جو چاہتا ہے ، جو اس کی مشیت میں ہے ۔ وَيُثْبِتُ ؛ اور ثابت و برقرار بھی رکھتا ہے ۔ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ؛ اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب ۔

ترجمہ :- اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا بھی ہے اور ثابت بھی رکھتا ہے ۔ اصل نوشتہ تو اسی کے پاس ہے ۔

واضح ہو کہ دنیا میں اور عالمِ مثال میں کبھی کوئی بات معلوم ہوتی ہے کبھی کوئی بات ، اصل علم تو اللہ ہی کو ہے کہ وہ کرے گا کیا ۔ دوسرے سب لوگوں کے قیاسات ہیں ۔ اصل حقیقت تو اللہ کو معلوم ہے ۔ اُمُّ الْكِتٰبِ سے مراد علمِ الٰہی ہے ۔

وہی تقدیر ہے۔ ایک ایک چیز تقدیر کے مطابق جاری ہوتی ہے تو اُسے قضاء کہتے ہیں۔

وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ ؛ اور اگر ہم تم کو دکھائیں ۔ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ ؛ بعض ایسی چیزیں جن کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یعنی ان پر عذاب آ جائے ۔ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ ؛ یا ہم تمہیں وفات دے دیں اور تمہارا انتقال ہو جائے تو اس سے کیا ہوتا ہے ۔ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؛ پس اس کے سوانہیں کہ تم پر واجب صرف تبلیغ ہے ۔ تمہارا کام احکامِ الٰہی پہنچا دینا ہے ۔ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ؛ اور حساب لینا ہمارا کام ہے ۔ ہم ہی ان سے باز پرس کریں گے ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم تمہیں بعض ایسی چیزیں بتادیں جن کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا تمہاری وفات ہوجائے تو تمہارا کام تو صرف تبلیغ کرنا (اور احکام پہنچانا تھا ، اس کو تم نے پورا کردیا) اور محاسبہ کرنا (اور حساب لینا) تو ہمارا کام ہے ۔

تبلیغ نبی کا کام ہے اور کام حساب اللہ کے ہاتھ ہے

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا ۔ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا ؛ کہ ہم زمین کو گھٹاتے اور تنگ کرتے جاتے ہیں ۔ مِنْ اَطْرَافِهَا ؛ چوطرف سے ۔ یعنی ان پر ایسی آفتیں پڑتی ہیں کہ ان پر عرصہ حیات تنگ ہورہا ہے اور زمین ان پر تنگ و تار ہورہی ہے اور روز بروز اُن کافروں کی آبادی کم ہوتی جارہی ہے کیونکہ اکثر لوگ مسلمان ہورہے ہیں ۔ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ ؛ اور اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے ۔ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ؛ کوئی اس کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا ، نہ کوئی اس کے حکم کو پسِ پشت ڈال سکتا ہے ۔ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؛ (وقت آتا ہے) تو وہ جھٹ پٹ حساب لیتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا لوگ اس امر کو نہیں دیکھتے کہ دنیا (ان کافروں پر) ہر طرف سے تنگ ہورہی ہے ۔ (اور لوگ برابر مسلمان ہوتے جارہے ہیں) اور خدا جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے کوئی اس کے حکم کو پس پشت نہیں ڈال سکتا (اور وقت آتا ہے تو) وہ جلد حساب بھی لیتا ہے ۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ ؛ اور وہ لوگ مکر کرتے ہیں، تدبیر لڑاتے رہے، سازشیں کرتے رہے۔ جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے۔ یعنی ان کی مکاری کوئی نئی بات نہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ مکر وفریب کرتے رہے۔ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؛ ہر قسم کی تدبیر تو اللہ کا کام ہے۔ خدا ہی ان کی مکّاری کی سزا دینے والا ہے۔ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ ؛ جانتا ہے جو کچھ کرتا ہے۔ كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص۔ ہر شخص جو کچھ بھی کرتا ہے اس کی خدا کو ہر طرح خبر ہے۔ وَسَيَعْلَمُ الْكُفْرُ ؛ اور اب کافروں کو علم ہو جائے گا۔ منکرین جان ہی لیں گے۔ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ؛ کہ کس کے لئے ہے آخرت کی نیک انجامی۔

ترجمہ :- اور ان سے پہلے جو لوگ تھے وہ سب مکر وفریب کیا کرتے تھے مگر ان کے مکر کی پوری سزا دینا اللہ ہی کا کام ہے جو خوب جانتا ہے ہر شخص جو کچھ کرتا ہے اور عنقریب منکرین کو معلوم ہی ہو جائے گا کہ آخرت کی نیک انجامی کس کے حصّہ میں ہے۔

وَيَقُولُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝۴۳

ع ۲ / ۱۲

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور منکرین کہتے ہیں۔ لَسْتَ مُرْسَلًا ؛ تم پیغمبر نہیں ہو۔ قُلْ ؛ پیغمبر تم کہہ دو۔ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؛ اللہ گواہی دینے والا بس ہے۔ کافی ہے۔ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؛ میرے اور تمہارے درمیان۔ وَمَنْ عِنْدَهٗ ؛ اور جس کے پاس ہے۔ عِلْمُ الْكِتٰبِ ؛ نوشتۂ الٰہی کا علم۔ تقدیر میں کیا ہونے والا ہے خدا ہی کو معلوم ہے۔ جس کے پاس آسمانی کتاب کا علم ہے وہ کافی گواہ ہے۔

ترجمہ :- اور کافر کہتے ہیں تم پیغمبر نہیں ہو (اے پیغمبر!) تم کہو میرے تمہارے درمیان اللہ کافی شاہد ہے جس کے پاس کتابِ الٰہی (اور تقدیر کا علم) ہے۔

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَانِ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ابراہیم مکہ میں نازل ہوئی اس میں باون (۵۲) آیتیں اور سات (۷) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ

بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِۙ ﴿۱﴾

الٓرٰ ۔ كِتٰبٌ ؛ ایک عظیم الشان کتاب ہے یعنی قرآن ۔ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ ؛ ہم نے اس کو تم پر نازل کیا، اُتارا ۔ کیوں؟ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ ؛ کہ تم لوگوں کو نکالو ۔ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؛ ظلمتوں اور تاریکیوں سے نور کی طرف، یعنی بداعتقادیوں سے نکال کر ہدایت کی طرف لوگوں کو لاؤ ۔ مگر حضرت پیغمبر ہیں ۔ بے اجازت کوئی کام نہیں کرتے ۔ بِـاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ؛ ان سب کے پروردگار کے اِذن اور اجازت سے ۔ وہ نور کیا ہے؟ اِلٰـى صِـرَاطِ الۡـعَـزِيۡـزِ الۡـحَـمِيۡدِ ؛ عزت مند اور قابلِ حمد کے راستہ کی طرف ۔

ترجمہ :- ایک عظیم الشان کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف اُتارا تا کہ تم لوگوں کو ظلمتوں سے نور کی طرف لے جاؤ سب کے رب کی اجازت سے ۔ عزت مند قابلِ حمد خدا کے راستہ کی طرف ۔

واضح ہو کہ ظلمات تو جمع ہے اور نور واحد ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق مذہب ایک ہے باقی کے سب مذہب باطل ہیں ۔ وہ عزیز وحمید کون ہے؟

اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدِۙ ﴿۲﴾

اَللّٰهِ ؛ وہ اللہ ہے ۔ کیسا اللہ؟ اَلَّـذِىۡ لَـهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس کا ہے، اس کی مِلک ہے ۔ وَوَيۡـلٌ لِّـلۡـكٰـفِرِيۡنَ ؛ اور یہ کافر، یہ منکر، خدا کو نہیں مانتے تو ان کا حشر کیا ہوگا؟ ان پر افسوس ہے ۔ جس پر خدا افسوس کرے اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ مِـنۡ عَـذَابٍ شَـدِيۡـدٍ ؛ ان پر شدید عذاب ہوگا ۔ مِـنۡ عَـذَابٍ شَدِيۡدٍ، وَيۡلٌ کا بیان ہے ۔

ترجمہ :- (یہ راستہ ہے) اللہ کا جس کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ اور عذابِ شدید سے کافروں کی مٹی خراب ہے، (ان کی حالت افسوس ناک ہے) ۔

ان کافروں کے کیا خیالات ہیں؟

الَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا‌ ؕ اُولٰٓـئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۳﴾

الَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ ؛ جو محبوب رکھتے ہیں، پسند کرتے ہیں ۔ ترجیح دیتے ہیں ۔ اَلۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ؛ دنیوی زندگی کو ۔ عَلَى الۡاٰخِـرَةِ ؛ آخرت پر، صرف اتنا ہی نہیں کہ وہ خود بے راہ ہیں بلکہ ۔ وَيَـصُـدُّوۡنَ عَـنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؛ اور دوسروں کو بھی راہِ خدا

سے روکتے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؛ اور اس میں کجی اور ٹیڑھا پن چاہتے ہیں ، پیدا کرتے ہیں اور قسم قسم کے شبہات اور اعتراضات کرتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ؛ یہ لوگ دُور دراز ، لمبی چوڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کی گمراہی کا سلسلہ کبھی ختم ہی نہیں ہوتا ۔

ترجمہ :- یہ کافر لوگ دنیوی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں کجی (اور بے راہی) پیدا کرتے ہیں ۔ یہ لوگ تو بڑی دور کی گمراہی میں ہیں ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا کسی پیغمبر کو ۔ کسی رسول کو ۔ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ ؛ مگر اس کی قوم کی زبان میں کیونکہ وہی مخاطبِ اوّل ہیں ، بلا واسطہ گفتگو انھیں سے ہوتی ہے ۔ پھر تبلیغ کرنا ، مذہب کی اشاعت کرنا علماء کا کام ہے ۔ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؛ تاکہ ان کو بیان کردے ، صاف صاف بتادے ۔ یعنی پیغمبر کا کام صرف تبلیغ ہے ۔ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ ؛ اور اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت نہیں کرتا ، جس کی طبیعت میں ، حقیقت میں ، فطرت میں ، عین ثابتہ میں ، خباثت ہے اس کو گمراہی میں سے نہ نکالنا عینِ حکمت ہے ۔ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؛ اور جس کو چاہتا ہے ، ہدایت کرتا ہے ۔ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ اور وہ عزت وحکمت والا ہے اور قوی ہے ، زبردست ہے ۔ جو کچھ کرتا ہے اقتضائے مقام کے مطابق کرتا ہے ۔ رات کو رات اور دن کو دن دکھاتا ہے ۔ جس پر حکمتِ الٰہی کھلتی ہے ، اس کے دل کو راحت ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تاکہ انھیں (احکامِ الٰہی) بیان کرے ۔ پھر خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت نہیں کرتا اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور وہی ہے عزت وحکمت والا ۔

خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت نہیں کرتا

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے بھیجا ۔ مُوْسٰى ؛ موسیٰ کو ۔ بِاٰيٰتِنَآ ؛ ہماری آیتوں کے ساتھ ۔ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ ؛ کہ تم اپنی قوم کو نکالو ۔ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؛ ظلمتوں سے نور کی طرف ، گمراہی سے ہدایت کی طرف ۔ کیونکہ حق مذہب ایک رہتا ہے اور باطل مذہب ہزاروں ہوتے ہیں ۔ لہذا ظُلُمٰت جمع اور نور واحد ہے ۔ ظلم کے معنٰی ہیں مَنَعَ ۔ اندھیرے میں آدمی چلنے سے رُکتا ہے اور نَارَ ۔ يَنُوْرُ ۔ نُوْرًا کے معنٰی ہیں پھیلنا ، منتشر ہونا ۔ وَذَكِّرْهُمْ ؛ اور ان کو یاد دلاؤ ، ان کے سامنے ذکر کرو ۔ اُنھیں نصیحت کرو ۔ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؛ زمانہ کے واقعات کو ، اور اللہ کے عذاب وثواب دینے کے زمانہ کو ۔ یعنی ان کو

قیامت سے ڈراؤ، اس کی نعمت وقمت بیان کرو۔ عالم میں جو تغیرات ہورہے ہیں اور اسباب سے جو نتائج نکل رہے ہیں۔ ان پر ان لوگوں کو متوجہ کرو جو چیز کسی زمانہ یا کسی شخص سے یا کسی قوم سے خاص نہیں ہوتی۔ خدائے تعالیٰ اس کو اپنی طرف نسبت دیتا ہے کیونکہ وہ مسبب الاسباب ہے، علت العلل ہے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ بے شک اس میں۔ لَاٰیٰتٍ ؛ البتہ نشانیاں ہیں، عبرتیں ہیں۔ لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ؛ ہر صبر وشکر کرنے والے کے لئے۔ پہلے دل لگا کر برداشت کرکے، غور وفکر کرنا چاہیئے اور جب اس کی حکمت اور حقیقت کھل جائے تو اس کی قدر اور شکر کرنا چاہیئے۔

ترجمہ:- اور ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتیں دے کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو ظلمتوں سے نور کی طرف نکالو اور بحکمِ خدا زمانہ میں جو تغیرات ہورہے ہیں اس سے عبرت دلاؤ۔ اس میں ہر صابر وشاکر کے لئے نشانیاں ہیں، (عبرت ہے)۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۶ ع ۱۴

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی ؛ ور یاد کرو جب کہ موسیٰ نے کہا۔ لِقَوْمِهِ ؛ اپنی قوم سے۔ اُذْكُرُوْا ؛ یاد کرو، خیال رکھو، ذکر کرو۔ نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؛ اللہ کی نعمت کو جو تم کو دی گئی۔ اللہ کے انعام کو، اس کے احسان کو جو تم پر ہوا۔ اِذْ اَنْجٰكُمْ ؛ جب اس نے تمہیں نجات دی، چھڑا لیا۔ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کے متعلقین کے ہاتھ سے، آلِ فرعون سے۔ وہ کیا کرتے تھے۔ يَسُوْمُوْنَكُمْ ؛ تمہیں دیتے تھے، چکھاتے تھے۔ تم کو مبتلا کرتے تھے، تم پر ڈالتے تھے۔ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؛ عذاب کی سختی کو۔ سخت تکلیف کو۔ اور کیا کرتے تھے؟ وَيُذَبِّحُوْنَ ؛ اور ذبح کرتے تھے، مار ڈالتے تھے۔ اَبْنَآءَكُمْ ؛ تمہارے بیٹوں کو۔ وَيَسْتَحْيُوْنَ ؛ اور زندہ رکھتے تھے۔ حیات پر رہنے دیتے تھے۔ نِسَآءَكُمْ ؛ تمہاری عورتوں کو۔ وَفِيْ ذٰلِكُمْ ؛ اور اس میں۔ بَلَاۗءٌ ؛ امتحان ہے، آزمائش ہے، ابتلا ہے۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کی طرف سے۔ عَظِيْمٌ ؛ بڑی بھاری۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب کہ موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے یاد کرو اس انعام و احسان کو جو اللہ نے تم پر کیا۔ جب کہ تم کو آلِ فرعون سے نجات دی (متعلقین فرعون کے ہاتھ سے چھڑالیا)۔ وہ تم کو سخت عذاب دیتے تھے اور تمہارے بچوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ (باقی) رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۷

وَاِذْ تَاَذَّنَ ؛ اور جب کہ سنا دیا ، بتا دیا ، کانوں تک پہنچا دیا ۔ رَبُّکُمْ ؛ تمہارے رب نے ۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ ؛ اگر تم نے شکر کیا ، احسان مانا ، ہمارے دیئے کی قدر کی ، اس کو مناسب جگہ استعمال کیا ۔ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ؛ تو ضرور میں تم کو زیادہ دوں گا ۔ اور دوں گا ۔ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ ؛ اور اگر تم نے کفرانِ نعمت کیا ، ناشکری کی ، ناقدری کی ، مناسب جگہ استعمال نہیں کیا ۔ اِنَّ عَذَابِیْ ؛ بے شک میرا عذاب ۔ لَشَدِیْدٌ ؛ضرور شدید ہے ، سخت ہے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ تمہارے رب نے سنا دیا تھا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور جو تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب سخت ہے ۔

وَقَالَ مُوْسٰٓی اِنْ تَکْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا فَاِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۸﴾

وَقَالَ مُوْسٰی ؛ اور موسٰی نے کہا ۔ اِنْ تَکْفُرُوْٓا ؛ اگر تم کفر کرو ، نہ مانو ، انکار کرو ۔ اَنْتُمْ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؛ تم اور وہ سب جو زمین میں ہیں ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ ؛ تو یقیناً اللہ ۔ لَغَنِیٌّ ؛غنی ہے ، بے نیاز ہے ، بے پرواہ ہے ۔ حَمِیْدٌ ؛ اور وہ قابلِ تعریف وحمد ہے ۔ اس کی ذاتی خوبیاں ہیں ۔ اس کو کسی اور کی کیا حاجت ہے ۔ کوئی مانے نہ مانے وہ بے شک خدا ہے ۔

ترجمہ :- اور موسٰی نے کہا اگر تم اور وہ سب لوگ جو زمین میں ہیں کفر کرو (نہ مانو) تو بھی یقیناً اللہ غنی ہے قابلِ حمد وتعریف ہے ۔ (اس کو کسی کی حاجت نہیں ۔ وہ اچھا ہے ، ستودہ صفات والا ہے) ۔

اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ۛ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِھِمْ ۛؕ لَا یَعْلَمُھُمْ اِلَّا اللّٰہُ ؕ جَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَیْدِیَھُمْ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا کَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ وَاِنَّا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَیْہِ مُرِیْبٍ ﴿۹﴾ ع ۲ الثلثة

اَلَمْ یَاْتِکُمْ ؛ کیا تمہارے پاس نہیں آئی ۔ نَبَؤُا الَّذِیْنَ ؛ خبر ان لوگوں کی ۔ اسی سے مَبْنی ہے ۔ مِنْ قَبْلِکُمْ ؛ تم سے پہلے ، تم سے قبل ۔ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ؛ نوح کی قوم اور قومِ عاد وثمود ۔ عاد وثمود خود قومیں ہیں ۔ وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِھِمْ ؛ اور ان لوگوں کی خبر ، جو ان قوموں کے بعد ہوئے ہیں ۔ لَا یَعْلَمُھُمْ اِلَّا اللّٰہُ ؛ اتنے بہت ہیں کہ ان کو خدا کے سوائے کوئی نہیں جانتا ۔ اللہ ہی کو اُن کا علم ہے ۔ جَآءَتْھُمْ ؛ اُن کے پاس آئے ۔ رُسُلُھُمْ ؛ پیغمبر لوگ ۔ ان کے پیغمبر ۔ بِالْبَیِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ ۔ کھلی کھلی باتوں کے ساتھ ۔ فَرَدُّوْٓا ؛ پھر انھوں نے لوٹا دیا ۔ رَد کر دیا ۔ اَیْدِیَھُمْ ؛ ان کے ہاتھوں کو ، اپنے ہاتھوں کو ۔ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ ؛ ان کے منہ میں ۔ فَمٌ اصل میں فُوْہٌ تھا ۔ اس کی جمع اَفْوَاہٌ ہے ۔ اس کی تصغیر فُوَیْہٌ ہے ۔ اس حصہ آیت کے معنی تین ہو سکتے ہیں :

۱۔ منکروں نے اپنے ہاتھ، اپنے منہ میں ڈالے، گویا غیظ وغضب سے اپنے ہاتھ کاٹتے تھے جیسے عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ۔

۲۔ منکروں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ پر رکھے۔ گویا خاموشی اختیار کرتے ہیں اور منہ سے ایک لفظ نہیں نکالتے۔

۳۔ منکر اپنے ہاتھ نبیوں کے منہ میں ڈالتے ہیں اور کچھ کہنے سے روکتے ہیں۔

وَقَالُوْٓا ؛ اور انھوں نے کہا۔ اِنَّا كَفَرْنَا ؛ ہم نہیں جانتے۔ ہم صاف انکار کرتے ہیں۔ بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ؛ اس وحی سے جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو، مُرسل ہو، رسول بنائے گئے ہو۔ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ ؛ اور بے شک ہم کو شک ہے۔ ہم شک میں پڑے ہیں۔ مِمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ ؛ اس مذہب کے متعلق، توحید کے متعلق، اس وحی کے متعلق جس کی طرف تم ہم کو بُلاتے ہو۔ مُرِيْبٍ ؛ شک بھی کیسا؟ ظاہر بے قرار کرنے والا، دوراز اطمینان۔ خاطر جمعی سے کوسوں دُور۔

ترجمہ:- کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی، جو تم سے پہلے گزرے ہیں یعنی قومِ نوح و عاد وثمود اور وہ لوگ جو ان کے بعد ہوئے ہیں۔ ان کو (ان کی تعداد) تو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ ان کے پاس بہت سے پیغمبر واضح دلائل لے کر آئے مگر انھوں نے اپنے منہ پر اپنے ہاتھ رکھ لئے اور کہا (تو کیا کہا؟) تم جس مذہب کو لے کر آئے ہو ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے۔ (ہم صاف صاف انکار کرتے ہیں) اور تم جس مذہب اور توحید کی طرف بُلاتے ہو اس میں ہم کو شک ہے اور ہم کو بالکل اطمینان نہیں۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰

قَالَتْ رُسُلُهُمْ ؛ ان کے پیغمبروں نے کہا۔ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ ؛ کیا تم کو اللہ میں، اس کے وجود میں شک وشبہ ہے، کسی قسم کی خلش ہے۔ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ يَدْعُوْكُمْ ؛ وہ تمہیں بُلاتا ہے۔ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ ؛ تاکہ تمہارے قصور بخش دے، تمہارے ذنوب کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپائے۔ وَيُؤَخِّرَكُمْ ؛ اور تاکہ تم کو مہلت دے اور تمہارے عذاب میں تاخیر کرے۔ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ ایک مدتِ معیّن تک۔ مقررہ وقت تک۔ قَالُوْٓا ؛ لوگوں نے کہا۔ اِنْ اَنْتُمْ ؛ نہیں ہو تم۔ اِلَّا بَشَرٌ ؛ مگر آدمی۔ مِثْلُنَا ؛ مثل ہمارے، ہمارے جیسے۔ تُرِيْدُوْنَ ؛ تمہارا ارادہ ہے، تم چاہتے ہو۔ اَنْ تَصُدُّوْنَا ؛ کہ ہم کو روکیں۔ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ؛ ان دیوتاؤں سے جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے۔ ہم ہرگز نہیں مانتے، نہ ان دیوتاؤں اور بتوں کو چھوڑتے ہیں۔ فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؛ ہمارے پاس آؤ تو کوئی واضح دلیل کے ساتھ آؤ۔ کوئی روشن معجزہ لاؤ جس سے تمہیں غلبہ ہو جائے۔

ترجمہ :- ان کے پیغمبروں نے کہا کیا تمہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے خدا میں شک ہے خدا تم کو اس لئے بُلاتا ہے کہ تمہارے گناہ معاف کرے اور تم کو ایک مدّتِ معین تک مہلت دے ۔ لوگوں نے کہا تم تو ہماری ہی طرح انسان ہو ۔ تم چاہتے ہو کہ جن دیوتاؤں کی پوجا ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے اس سے روکیں لہذا واضح اور غلبہ پیدا کرنے والی دلیل (یا معجزہ) لاؤ ۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ ؛ ان سے ان کے پیغمبروں نے کہا ۔ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ؛ نہیں ہیں مگر ہم تمہاری ہی طرح آدمی ، بے شک ہم بھی بشر ہیں ۔ خدائی کا دعویٰ نہیں کرتے ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ ؛ مگر اللہ احسان کرتا ہے اور پیغمبری سے سرفراز کرتا ہے ۔ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس پر چاہے ، اس کی مشیت میں جو ہو ۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے ۔ وَمَا كَانَ لَنَآ ؛ اور ہمارا کام نہیں ۔ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ ؛ کہ تمہارے پاس آئیں ۔ بِسُلْطٰنٍ ؛ غلبہ بخش معجزہ لے کر ۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ مگر خدا کے اِذن و اجازت سے ۔ وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر ۔ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ مومنوں کو توکل کرنا چاہیئے ، چاہیئے کہ خدا پر بھروسہ رکھیں ۔

ترجمہ :- ان سے ان کے رسولوں نے کہا کہ بے شک ہم تمہارے ہی جیسے انسان ہیں (آدمی ہیں) ، مگر اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے (ممنونیت کرتا ہے) اور یہ ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس بغیر خدا کے حکم کے کوئی معجزہ لائیں (کوئی غلبہ کی بات سنائیں) اور ایمانداروں کو چاہیئے کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں (اس پر توکل کریں) ۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع ۲ ۱۴

وَمَا لَنَآ ؛ اور ہم سے کیونکر ممکن ہے ۔ ہمارے لئے مناسب نہیں ۔ اَلَّا نَتَوَكَّلَ ؛ کہ توکل نہ کریں ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ وَقَدْ هَدٰىنَا ؛ اور حالانکہ اس نے ہم کو ہدایت کی ہے ، ہماری رہنمائی کی ہے ، ہم کو بتا دیا ہے ۔ سُبُلَنَا ؛ ہمارے راستے ۔ حالانکہ خدا نے ہماری ہدایت کی سبیل بتادی ۔ وَلَنَصْبِرَنَّ ؛ اور ہم ضرور صبر کریں گے ۔ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؛ تمہاری ایذا دہی پر ، ان طریقوں پر جن پر تم ہم کو ایذا دیتے ہو ۔ وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر ۔ فَلْيَتَوَكَّلِ ؛ چاہیئے کہ توکل کریں ، بھروسہ رکھیں ۔ اَلْمُتَوَكِّلُوْنَ ؛ توکل کرنے والے ۔ اعتماد اور بھروسہ رکھنے والے ۔

ترجمہ :- اور ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں حالانکہ اس نے ہمارے راستوں کی ہدایت کردی ہے اور ہم ضرور تمہاری ایذا دہی پر صبر کریں گے اور توکل کرنے والوں کو خدا ہی پر توکل کرنا چاہیئے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۳

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں نے کہا۔ لِرُسُلِهِمْ ؛ اپنے رسولوں کو، پیغمبروں کو۔ لَنُخْرِجَنَّكُمْ ؛ ضرور ہم تم کو نکال دیں گے۔ مِنْ اَرْضِنَآ ؛ ہماری سرزمین سے ہمارے ملک سے۔ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ ؛ یا تم عود کرو، پلٹ آؤ۔ فِيْ مِلَّتِنَا ؛ ہمارے مذہب میں، ہماری مِلّت میں۔ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ ؛ تو پیغمبروں کو وحی کی، اطلاع دی۔ رَبُّهُمْ ؛ ان کے رب نے۔ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کردیں گے۔ کافر لاجواب ہوئے تو ملک بدر کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ مگر ہوا کیا؟ خود ہلاک ہوئے، برباد ہوئے۔

ترجمہ :- اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم تم کو اپنی سرزمین سے ضرور نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب و مِلّت میں عود کرو (چونکہ ایذادہی کی انتہا ہوگئی لہذا) خدا نے ان (پیغمبروں) کو وحی کی کہ ہم ظالموں کو یقیناً ہلاک اور برباد کردیں گے۔

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝۱۴

وَلَنُسْكِنَنَّكُمْ ؛ اور ہم ضرور تمہارا مسکن بنائیں گے، تم کو آباد کریں گے۔ الْاَرْضَ ؛ اسی سرزمین میں۔ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؛ ان کے بعد۔ ذٰلِكَ ؛ یہ سب کس کے لئے ہے؟ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ ؛ جو میرے مقام سے خوف کرے، میرے عظیم الشان مرتبہ سے ڈرے۔ وَخَافَ وَعِيْدِ ؛ وَعِيْدِ اصل میں وَعِيْدِيْ ہے۔ میری وعید اور میرے وعدۂ عذاب سے ڈرے۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم تم کو اس سرزمین میں ان کے بعد آباد کریں گے (اُتاریں گے) یہ اس کے لئے ہے جس کے دل میں میرے رتبہ اور مقام کا خوف ہو اور میرے خبرِ عذاب سے ڈرے۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۱۵

وَاسْتَفْتَحُوْا ؛ اور پیغمبروں نے دُعائے فتح و نصرت کی۔ مشکلات کے کھلنے کو چاہا اور خدا نے اُن کی سُن لی اور منکرین پر غلبہ ہوا۔ وَخَابَ ؛ اور نامراد ہوا اور خائب و خاسر ہوا۔ كُلُّ جَبَّارٍ ؛ ہر سرکش، جبر و تعدّی کرنے والا، متکبر۔ عَنِيْدٍ ؛ ضدی۔

عداوت پر اَڑا رہنے والا ، ہٹ دھرم ۔

ترجمہ :- اور پیغمبروں نے فتح ونصرت اور کامیابی کے لئے دُعائیں کیں اور سرکش ، ہٹ دھرم منکرین ناکام رہے (نامراد رہے) ۔

یہ تو صرف دنیا کا انجام تھا ۔

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿١٦﴾

مِنْ وَّرَآئِهٖ ؛ اس کے پیچھے ، اس کے سوا ، اس کے بعد ۔ جَهَنَّمُ ؛ دوزخ ہے ۔ وَرَآء کے معنے آگے پیچھے دونوں کے ہوتے ہیں ۔ وَرٰی — یَرِیْ کے معنی ہیں ڈھانکنا خواہ وہ دوسرے کو ڈھانکے یا دوسرا اس کو ڈھانکے اسی طرح آگے پیچھے کے معنے نکلتے ہیں ۔ وَيُسْقٰى ؛ اور پلایا جاتا ہے ۔ مِنْ مَّآءٍ ؛ پانی سے ۔ صَدِيْدٍ ؛ پیپ جو چمڑے اور گوشت کے بیچ میں آجاتا ہے ۔ گرم پانی ۔ تلچھٹ ۔

ترجمہ :- اس کے بعد جہنّم ہے اور کھولتا اور متعفن پانی اس کو پلایا جائے گا ۔

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾

يَتَجَرَّعُهٗ ؛ اس گرم پانی کو گھونٹ گھونٹ پینا چاہے گا ۔ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ ؛ اور اس کو پچا نہ سکے گا ، گلے سے آسانی سے اُتار نہ سکے گا ۔ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ ؛ اور اس کے پاس موت کی بھیانک صورت نظر آئے گی ، موت اس کے پاس آجائے گی ۔ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ؛ چوطرف سے ، ہر جگہ سے ۔ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؛ اور وہ مرے گا نہیں کہ عذاب ختم ہوجائے ۔ تکلیفات آخر ہوجائیں ۔ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ ؛ اور اس کے بعد یا اس کے سوائے ۔ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ؛ سخت عذاب ہے ۔

ترجمہ :- اس کھولتے پانی کو پی جانا چاہے گا مگر وہ پانی گلے سے نیچے نہ اُتر سکے گا اور ہر جگہ سے موت نظر آئے گی ۔ مگر وہ مرے گا نہیں اور اس کے سوا سخت عذاب ہوگا ۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ ان لوگوں کی مثال جو کفر کرتے ہیں ۔ بِرَبِّهِمْ ؛ اپنے پروردگار سے ، اس سے جس نے ان کو پالا پوسا ۔ خبرداری کی ، نگرانی کی ، پرورش کی ۔ اَعْمَالُهُمْ ؛ اُن کے اعمال کیسے ہیں ۔ ان کے کام کا انجام کیا ہے ۔ كَرَمَادٍ ؛

کافروں کے عمل کی مثال

جیسے راکھ کا ایک ڈھیر ہے ۔ اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ ؛ اس راکھ کے تودے پر شدت سے ہوا بہی ۔ پھر کس دن ؟ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؛ آندھی کے دن ۔ جس دن سخت ہوائیں بہہ رہی تھیں ۔ جھکڑ کے دن کہ راکھ کے تودے سے سب کچھ اُڑ اُڑ کر برباد ہو گیا ۔ لَا يَقْدِرُوْنَ ؛ ان لوگوں کو قدرت نہیں ہے ۔ ان کے بس میں نہیں ہے ۔ اُن کے ہاتھ میں نہ رہا ۔ مِمَّا كَسَبُوْا ؛ ان اعمال میں سے ۔ ان کاموں میں سے جو انھوں نے کیا اور کمایا تھا ۔ عَلٰى شَيْءٍ ؛ کچھ بھی ۔ ذٰلِكَ ؛ یہ تو ۔ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ؛ پرلے درجہ کی گمراہی ہے ، سخت بے راہی ہے ۔ عین ضلالت ہے ۔ ذٰلِکَ اور هُوَ سے مراد خدا سے کفر کرنا اور غلط طریقہ سے کام کرنا مراد ہے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کی مثال جو اپنے پروردگار سے کفر کرتے ہیں (اپنے رب سے انکار کرتے ہیں) یہ ہے کہ ان کے اعمال کیا ہیں (تو وہ خاک ہیں) خاکستر کا ڈھیر ہیں ، جس پر آندھی کے دن سخت ہوائیں بہہ رہی ہیں اور جو کچھ انھوں نے کمایا تھا (حاصل کیا تھا) ۔ اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آیا (کچھ بھی ان کے پاس نہ رہا) ۔ یہ تو پرلے درجہ کی گمراہی ہے (بے راہی ہے) ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ﴿۱۹﴾

دفع وساوس کے لئے اِنْ یَّشَاْ سے بِعَزِیْز تک پڑھیں

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے دیکھا نہیں ؟ کیا تمھیں معلوم نہیں ۔ کیا تم نے اس پر غور و فکر نہیں کیا ۔ کیا یہ بات تمہاری رائے میں نہیں آئی ۔ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق کے ساتھ ، مناسب طریقہ سے ۔ جیسا ہونا چاہئے ویسے ہی ۔ واقعہ کے مطابق ۔ ہر چیز کے حسبِ اقتضا ، اس کی قدرت صرف پیدا کرنے ہی پر منحصر نہ تھی ۔ بلکہ ہر حال میں ہے ۔ وہ جس طرح پیدا کرنے پر قادر تھا اسی طرح فنا کرنے پر بھی قادر ہے ۔ اِنْ يَّشَاْ ؛ اگر وہ چاہے ۔ اس کی مشیت میں آجائے ۔ يُذْهِبْكُمْ ؛ تو تم کو دور کر دے ، ہٹا دے ۔ تم کو نیست و نابود کر دے ۔ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ؛ اور ایک نئی مخلوق لائے ۔ فنا کرنا اور پھر پیدا کرنا ، پہلے پیدا کرنے سے کچھ مشکل نہیں ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو مناسب طور سے اور برحق (اور بہ اقتضاءِ حکمت) پیدا کیا اور اب اگر چاہے تو تم کو نیست و نابود کر دے اور ایک نئی ہی مخلوق کو لائے ۔

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾

وَمَا ذٰلِکَ ؛ اور یہ نہیں ہے ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ کچھ مشکل ، دشوار ۔

ترجمہ :- اور یہ خدا پر کچھ دشوار نہیں ہے ۔

فائدہ :- ان آیتوں کو یعنی اِنْ يَّشَاْ سے بِعَزِيْزٍ تک پڑھنے سے دفعِ وساوس و خطرات ہوتا ہے ۔ اس کے ساتھ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنے سے اور زیادہ فائدہ ہے ۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَیْنٰكُمْ ؕ

۳ ع۹ ۱۵ سَوَآءٌ عَلَیْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿۲۱﴾

وَبَرَزُوْا ؛ اور نکل کھڑے ہوئے ۔ لِلّٰهِ ؛ اللہ کے سامنے ۔ جَمِیْعًا ؛ تمام ، اکٹھا ، سب ۔ فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا ؛ ضعیفوں ، کمزوروں نے کہا ۔ لِلَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں سے جو اپنے کو بڑے سمجھتے تھے ، تکبّر کرتے تھے ۔ اِنَّا كُنَّا ؛ بے شک ہم تھے ۔ لَكُمْ تَبَعًا ؛ تمہارے تابع ، تمہاری چال پر چلنے والے ، تمہارے قدم بہ قدم رہنے والے ۔ فَهَلْ اَنْتُمْ ؛ کیا تم ہو ۔ مُّغْنُوْنَ عَنَّا ؛ ہم کو نفع پہنچانے والے ، ہمارے کام آنے والے ، ہم کو بچانے والے ۔ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ ؛ عذابِ الٰہی سے ۔ مِنْ شَیْءٍ ؛ کچھ ۔ قَالُوْا ؛ ان متکبر پیشواؤں نے کہا ۔ لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ؛ اگر اللہ ہم کو ہدایت کرتا ، ہماری رہنمائی فرماتا ، ہم کو راستہ پر لگاتا ۔ لَهَدَیْنٰكُمْ ؛ تو ہم بھی تمہاری ہدایت کرتے ، تمہاری رہنمائی کرتے ، تم کو سیدھے راستے پر لگاتے ۔

واضح ہو کہ لوگوں کی عادت ہے کہ الزام لگانے کو کوئی نہیں ملتا تو خدا پر الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب خدا نے ہم کو راہِ راست پر نہیں لگایا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے کہ ہم نے تمہاری صحیح رہنمائی نہیں کی ۔ ان کو سمجھنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ ہر ایک کو وہی دیتا ہے جو اس کی فطرت کا تقاضا ہے ۔

خیال رکھنا چاہئے کہ ہر طبیعت ، ہر حقیقت کو خدا وہی دیتا ہے جو اس کی فطرت کے مطابق ہے ۔

قرآن میں ہے : فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؛ مجھے ملامت نہ کرو ، میری شکایت نہ کرو ۔ کرنا ہے تو خود کو ملامت کرو ۔

یاد رکھو کہ علم تابعِ معلوم ہے نہ کہ معلوم تابعِ علم ۔

سَوَآءٌ عَلَیْنَآ ؛ اب ہمارے لئے برابر ہے ۔ اَجَزِعْنَآ ؛ چاہے ہم جزع فزع کریں ، چاہے بے قرار رہیں ، واویلا کریں ۔ اَمْ صَبَرْنَا ؛ یا ہم صبر کریں ، برداشت کریں ۔ مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ ؛ اب ہمارے لئے کوئی گریز نہیں ، کوئی پناہ نہیں ، سب خدا کے سامنے حاضر ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہ سب دربارِ الٰہی میں حاضر ہوئے اور کمزوروں نے قویوں سے کہا ہم تو تمہارے تابع تھے (تم جو کہتے تھے ہم کرتے تھے ، تمہارا کہا مانتے تھے) تو کیا آج تم عذابِ الٰہی سے ہم کو بچا سکتے ہو ۔ (جو قوی اور پیشوا تھے انھوں نے) کہا خدا ہم کو ہدایت کرتا تو ہم بھی تم کو ہدایت کرتے ۔ اب واویلا کرنا اور صبر کرنا دونوں برابر ہیں (چیخنا ، چلّانا لاحاصل) اب ہمارے لئے کوئی گریز نہیں (کوئی ایسی جگہ نہیں کہ ہم بھاگ کر وہاں پناہ لیں) ۔

وَقَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ

فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ

اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ ؛ اور شیطان نے کہا ۔ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ ؛ جب پورا کردیا گیا کام ، جب تمام کاموں کا فیصلہ ہوچکا ۔ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں جاچکے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ وَعَدَكُمْ ؛ تم سے وعدہ کیا تھا ۔ وَعْدَ الْحَقِّ ؛ سچا وعدہ ، واقعہ کے مطابق ، ثابت ، اٹل ۔ وَوَعَدْتُّكُمْ ؛ اور میں نے تم سے وعدہ کیا ۔ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؛ پھر میں نے اتنا ضرور کیا کہ وعدہ خلافی کی ۔ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ ؛ اور نہ تھا میرا تم پر ۔ مِنْ سُلْطٰنٍ ؛ کوئی غلبہ، کوئی تسلط ۔ تم میرے ہاتھ میں مجبور و عاجز نہ تھے ۔ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ ؛ مگر یہ کہ میں نے تمہیں بُلایا ۔ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ؛ پھر تم نے اس کو قبول کرلیا ، میری بات مان لی ۔ جب کہ میں نے تمہیں مجبور نہیں کیا تھا اور تم نے اپنی خوشی سے ، اپنے ارادے سے ، اپنی خواہش سے اس کو مان لیا اور قبول کرلیا تھا ۔ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ ؛ لہٰذا مجھے تم ملامت نہ کرو ۔ لَامَ ــ يَلُوْمُ ــ لَوْمًا ؛ ملامت کرنا ، بُرا بھلا کہنا ۔ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؛ اور اپنے آپ کو اور اپنے نفسوں کو ملامت کرو ۔ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ ؛ میں تمہاری فریاد رسی نہیں کرسکتا ۔ صَرَخَ ۔ يَصْرُخُ ، صُرَاخًا ۔ وَصَرِيْخًا ؛ داد فریاد کرنا ۔ چیخنا ۔ بلبلانا ۔ صَارِخٌ ؛ فریاد کرنے والا ۔ مُصْرِخٌ ۔ فریاد رس ، فریاد سن کر حاضر حاضر کہنے والا ۔ مدد کو آنے والا ۔ صَرِيْخٌ ۔ فریاد کرنے والا اور فریاد پر مدد کو دوڑنے والا ہر دو پر حاوی ہے ۔ دیکھو میں بھی تو آفت میں مبتلا ہوں ۔ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؛ اور تم بھی تو میری فریاد رسی نہیں کرسکتے ۔ اِنِّيْ كَفَرْتُ ؛ میں نے بھی انکار کیا اور برا ہی سمجھا ۔ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؛ جو تم نے مجھے اس سے پہلے خدا کا شریک بنایا ۔ خدا سے کسی کو شریک بنانے کو میں کب اچھا سمجھتا تھا ۔ شیطان اور اس کے پیروؤں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ بے شک ظالم ۔ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ ان کے لئے ہے المناک ، دردناک ، دُکھ دینے والا عذاب ۔

ترجمہ :- جب پورا فیصلہ اور ہونے کے تمام کام ہوچکے تو شیطان نے کہا بے شک اللہ نے سچا وعدہ فرمایا تھا اور میں نے بھی تم سے ایک وعدہ کیا تھا ۔ ہاں ! میں نے وعدہ خلافی تو کی مگر میرا تم پر کچھ زور نہ تھا ۔ (کوئی تسلط نہ تھا) تم میرے ہاتھ میں مجبور نہ تھے ۔ مگر ہاں ! میں نے تمہیں بلایا اور تم نے مجھے مان لیا ۔ (اب مجھے کیا ملامت کرتے ہو) ۔ مجھے ہرگز ملامت نہ کرو ، اپنے آپ کو ملامت کرو (مجھے کیا روتے ہو اپنے آپ کو روؤ) ۔ میں تمہاری فریاد کو نہیں پہنچ سکتا نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو ۔ میں تو پہلے ہی سے انکار کررہا تھا اور تمہارے خدا کا شریک بنانے کا مخالف ہی تھا ۔ (ساری بحث مباحثہ بے کار ۔ لعنت ملامت بے فائدہ) یقیناً ظالموں کے لئے المناک عذاب ہے ۔

شیطان کا اپنے متبعین سے اظہار بے تعلقی

یہ تو منکرین ، ناخدا پرستوں کا حال تھا ۔ ذرا اچھوں کا حال بھی سنو ۔ خدا پرستوں کا انجام بھی ملاحظہ ہو ۔

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور داخل کر دیئے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور نیک عمل کئے ۔ دیکھو ! خدائے تعالیٰ عملِ صالح پر کس قدر زور دیتا ہے ۔ جہاں ایمان اہم ہے وہاں عملِ صالح بھی اہم ہے ۔ وہ درخت کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جس کے نہ پھول ہیں نہ پھل ۔ افسوس آج کل نام مسلمانوں کے ہیں مگر کام مسلمانوں کے نہیں ۔ خیر اچھوں کو ملے گا کیا ؟ جَنّٰتٍ ؛ جنتیں ۔ تمہارا علم و عمل تمہارے لئے باغ بن جائے گا ، اور سدا بہار باغ بنے گا ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ اس کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ وہ باغ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے گا ۔ یہ باغ عارضی اور چند روزہ نہیں ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ تم کو خلود اور دوام نصیب ہوگا ۔ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب ، ان کے پروردگار کے اذن و اجازت سے ۔ کیا وہ نمستے یا گڈ مارنگ کہیں گے ۔ نہیں ۔ تَحِيَّتُهُمْ ؛ ان کا سلام ، ان کی دُعائے زندگی ۔ وہ ''جیتے رہو'' کے عوض ۔ فِيْهَا ؛ جنت میں کہیں گے ۔ سَلٰمٌ ؛ تم پر سلام ہو ، تم ہمیشہ سلامت رہو ، تم کو سلامتی نصیب ہو اور بڑی سلامتی نصیب ہو ۔

ترجمہ :- اور ایماندار اور عملِ صالح کرنے والے مختلف جنتوں میں داخل کئے جائیں گے ۔ نہریں ان کے نیچے نیچے بہتی ہوں گی اور باذنِ الٰہی اس جنت میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے ۔ جنت میں (اُن کی ملاقات کے وقت) ان کی یہ دُعا ہوگی سَلٰمٌ (تم زندہ سلامت رہو) ۔

ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی ضروری ہے تب سلام کے مستحق

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ﴿۲۴﴾

اچھی بات کی مثال

اس سے پہلے اچھوں کا بھی ذکر آیا اور بُروں کا بھی ۔ اب ایمان اور کفر کی ایک مثال دیتا ہے ۔

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تمہیں معلوم نہیں ؟ کیا تم نے نہیں دیکھا ۔ کیا تم نے کچھ غور و فکر نہیں کیا ۔ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ؛ اللہ نے کیسی مثال بیان کی ۔ كَلِمَةً طَيِّبَةً ؛ اچھی بات کی ۔ کلمۂ طیبہ کی ۔ ایمان اور عمل کی ۔ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ ؛ ایک اچھا خاصا ہرا بھرا درخت ۔ اَصْلُهَا ثَابِتٌ ؛ اس کی جڑ جمی ہوئی ہے ، مضبوط ہے ۔ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ؛ اور اس کی ڈالیاں ، اس کی شاخیں نہایت بلند ہیں ، آسمان میں ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اچھی بات (یعنی ایمان) کی کیسی مثال دی ہے ۔ (ایمان) ایک اچھا درخت ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ڈالیاں آسمان میں ہیں ۔

تُؤْتِیْٓ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

ایمان کے ساتھ عملِ صالح کی کیا مثال ہے؟ وہی ایمان کافی ہوتا ہے جس کے ساتھ عملِ صالح بھی ہو۔ تُؤْتِیْٓ اُکُلَهَا ؛ وہ اپنے پھل دیتا ہے۔ ایمان کے ساتھ عملِ صالح کے پھل بھی لگے ہیں۔ کُلَّ حِیْنٍ ؛ ہر وقت۔ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؛ اپنے رب کے حکم سے۔ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؛ اور اللہ مثالیں دیتا ہے، مثالیں دے دے کر سمجھاتا ہے۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کو۔ لَعَلَّهُمْ ؛ تاکہ وہ۔ شائد کہ وہ لوگ۔ یَتَذَکَّرُوْنَ ؛ نصیحت پکڑیں، ان کو یاد دہانی ہوجائے۔

ترجمہ:- وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اور اللہ لوگوں کو مثالیں دیتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں (ان کو یاد دہانی ہوجائے)۔

وَمَثَلُ کَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ کَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ۣاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾

بری بات کی مثال

کفر، اعمالِ بد کی مثال کیسی ہے؟ وَمَثَلُ کَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ ؛ اور خبیث اور گندی بات کی مثال ایسی ہے جیسی۔ کَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةٍ ؛ گندے درخت کی۔ اُجْتُثَّتْ ؛ اُکھیڑ لیا گیا۔ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ ؛ زمین پر سے۔ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ ؛ وہ زمین میں قائم نہیں، اس کا ٹھاؤ ٹھکانہ کچھ نہیں۔

ترجمہ:- اور بری بات کی مثال ایسی ہے، جیسے بُرا درخت جو زمین سے اُکھاڑ لیا جائے جس کا کچھ ٹھکانا نہیں (قرار نہیں)۔

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ

وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ۫ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع ۴ ۱۲

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اللہ ایمان داروں کو ثابت قدم رکھتا ہے، ان کو برقرار رکھتا ہے۔ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ؛ ثابت، صحیح بات اور مضبوط قول کے ساتھ۔ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ؛ دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں۔ ان کی دنیا بھی اچھی ان کی آخرت بھی اچھی۔ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ؛ اور اللہ ظالموں کو بے راہ ہی رکھتا ہے، اُن کے حصہ میں گمراہی ہے۔ جس کی فطرت بری ہو، اس کو کچھ ہدایت نہیں ہوتی۔ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَایَشَآءُ ؛ اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ منکرین کو گمراہ ہی رکھنا چاہتا ہے۔

ایمانداروں کو اللہ ثابت قدم رکھتا ہے

ترجمہ:- اللہ ایمان داروں کو ثابت قدم رکھتا ہے، یقینی بات اور مضبوط قول کے ساتھ، دنیا اور آخرت دونوں کی زندگی میں اور ظالموں کو گمراہ ہی رکھتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ کُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ۙ

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ؟ کیا تمہیں معلوم نہیں ؟ اِلَی الَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کا حال جنھوں نے ۔ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کو بدل دیا ۔ کُفْرًا ؛ کفر سے ، ایمان کی جگہ کفر نے لی ۔ وَاَحَلُّوْا ؛ اور اُتارا ۔ مَحلَ ۔ اُترنے اور رہنے کی جگہ ۔ حُلُوْل ۔ اُترنا ۔ قَوْمَهُمْ ؛ اپنی قوم کو ۔ دَارَ الْبَوَارِ ؛ ہلاکی کی جگہ ۔ اپنی قوم کو تباہی کے گڑھے میں ڈھکیلا ، اُتارا ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں ان لوگوں کا حال معلوم نہیں کہ اللہ کی دی ہوئی نعمت (ایمان) کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکی کے مقام میں اُتار دیا ۔

وہ ہلاکت کا مقام کیا ہے؟

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾

جَهَنَّمَ ؛ دار البوار یعنی جہنم میں اُتار دیا ۔ یَصْلَوْنَهَا ؛ ان کی قوم دوزخ میں داخل ہوگی ۔ وَبِئْسَ ؛ اور بُرا ہے ۔ اَلْقَرَارُ ؛ ٹھہرنا ۔ اور ان کے ٹھہرنے کی جگہ کیا بُری ہے ۔

ترجمہ :- (اُنھوں نے اپنی قوم کو دارالبوار یعنی) جہنّم میں (اُتارا) اور وہ اس میں (دوزخ میں) داخل ہوں گے اور ان کا کیا بُرا ٹھکانا ہے ۔

وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾

وَجَعَلُوْا ؛ اور کیا ۔ مانا ۔ لِلّٰهِ ؛ اللہ کے لئے ۔ اَنْدَادًا ؛ ہمسر ۔ جوڑ والے ، انھوں نے دوسروں کو خدا کا شریک بنایا ۔ اَنْدَادًا ۔ جمع نِدٌّ ۔ ہمسر ۔ لِیُضِلُّوْا ؛ کہ گمراہ کریں ، بہکائیں ، گمراہی اور ضلالت میں ڈالیں ۔ پھیر کر ۔ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؛ اس کے راستہ سے ۔ قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ تَمَتَّعُوْا ؛ چند روز مزے اُڑالو ۔ کچھ تمتع حاصل کرلو ۔ فَاِنَّ مَصِیْرَکُمْ ؛ پس تمہارا انجام ، تمہارا مرجع ، تمہاری بازگشت ۔ اِلَی النَّارِ ؛ دوزخ کی طرف ہے ۔ تم نذرِ آتش ہونے والے ہو ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے دوسروں کو خدا کا ہمسر مانا کہ لوگوں کو اس کے راستہ سے بھٹکائیں ۔ اچھا تم کہہ دو ! چند روز مزے اُڑالو ۔ تمہارا انجام تو دوزخ کی طرف ہے ۔

قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً
مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ لِعِبَادِیْ ؛ میرے بندوں کو ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو ایمان رکھتے ہیں ۔ میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دو ۔ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ کہ پابندی سے ، دُرستی سے نماز پڑھیں ۔ وَیُنْفِقُوْا ؛ اور صَرف کریں ، خرچ کریں ۔ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؛ اس سے جو ہم نے ان کو دیا ہے ۔ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً ؛ پوشیدہ اور ظاہر ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ ؛ اس سے قبل کہ

آجائے ۔ یَوْمٌ ؛ ایسا دن ۔ لَابَیْعٌ فِیْهِ ؛ جس میں بیع و شریٰ نہیں ، لین دین نہیں کہ کچھ اپنا دے کر اپنی جان چھڑا لیں ۔ وَلَا خِلٰلٌ ؛ اور نہ دوستی ۔ اس دن کوئی شخص کسی کے کام نہیں آتا ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم ان میرے بندوں سے کہہ دو جو ایمان لائے کہ پابندی اور درستی سے نماز پڑھیں ، اور پوشیدہ اور ظاہر ، ہم نے جو کچھ اُنھیں دے رکھا ہے ، اس میں سے کچھ (راہِ خدا میں) صَرف کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ لین دین ہے نہ دوستی (ہی کسی کے کام آسکتی ہے) ۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾

اَللّٰهُ الَّذِيْ ؛ اللہ تو وہ ہے جس نے ۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ۔ وَاَنْزَلَ ؛ اور اُتارا ، نازل کیا ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ، ابر سے ، اوپر سے ۔ مَآءً ۔ پانی ۔ فَاَخْرَجَ بِهٖ ؛ پھر اس پانی سے نکالا ، پیدا کیا ۔ مِنَ الثَّمَرَاتِ ؛ پھلوں کی قسم سے ، میووں کی جنس سے ۔ رِزْقًا لَّكُمْ ؛ تمہارے لئے رزق ، کھانے کی چیز ۔ وَسَخَّرَلَكُمْ ؛ اور تمہارا مطیع بنایا ، تمہارے لئے کارآمد بنایا ، تمہاری خدمت میں لگایا ۔ اَلْفُلْكَ ؛ کشتی کو ۔ یہ لفظ واحد جمع دونوں پر صادق آتا ہے ۔ یہ جنس نہیں ہے ۔ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ ؛ کہ بحر میں جاری ہو ۔ سمندر میں چلے ۔ بِاَمْرِهٖ ؛ اس کے حکم سے ، اس کے اَمر سے ۔ وَسَخَّرَلَكُمُ الْاَنْهٰرَ ؛ اور نہروں اور دریاؤں کو بھی تمہارے لئے کارآمد بنایا ، مطیع و مسخر بنایا ۔

ترجمہ :- اللہ تو وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے ثمرات (اور پھل ، میوے) پیدا کئے ۔ کشتیوں کو بھی تمہارے لئے مسخر کیا ۔ (تمہارے تحتِ حکومت کیا) کہ بحکمِ خدا سمندر میں چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے لئے مسخر اور کارآمد بنایا ۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾

وَسَخَّرَلَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور تمہارے لئے مسخر کیا ، فرماں بردار کیا ، کارآمد کیا ، کام پر لگایا ۔ شمس و قمر کو ۔ دَآئِبَيْنِ ؛ دَاَبَ ۔ یَدْاَبُ ۔ دَاَبًا ۔ چلتا رہا ۔ ہمیشہ رہا ۔ سخت کوشش کی ۔ اَدْاَبَ ۔ یُدْئِبُ ۔ بھی آیا ہے ۔ یعنی چاند سورج اپنی گردش میں لگے ہوئے ہیں ۔ ان کے ہاتھ میں کچھ ہوتا ، صاحبِ قدرت و اِرادہ ہوتے تو یوں بے اختیار برسرِ کار نہ رہتے ۔ وَسَخَّرَلَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؛ اور رات دن کو بھی تمہارے لئے کارآمد بنایا اور تمہارے لئے نفع بخش بنایا ۔

ترجمہ :- اور شمس و قمر کو تمہارا مسخر کردیا کہ وہ برابر (ایک قانون کے مطابق) گردش پر رہیں (چلتے ہی چلے جائیں) اور رات دن کو تمہاری خدمت میں لگایا (تمہارے لئے کارآمد بنایا ۔ تمہارا خدمت گزار بنایا ۔ تمہارے لئے رام کیا) ۔

ع ۵ / ۱۷

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾

وَاٰتٰكُمْ ؛ اور تمھیں دیا ۔ مِنْ كُلِّ مَاسَاَلْتُمُوْهُ ؛ تم جو کچھ مانگتے ہو، اس میں سے تمہارے ہر قسم کے مقاصد کو ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ ؛ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرو، گِنتا چاہو ۔ لَا تُحْصُوْهَا ؛ تو گن نہ سکو گے ۔ حَصٰى ۔ کنکری ۔ تسبیحیں وغیرہ بننے سے پہلے کنکریوں اور بیجوں پر گنتے تھے ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ ؛ بے شک انسان ۔ لَظَلُوْمٌ ؛ بڑا ہی ظالم ہے ۔ ظَالِم کا مبالغہ ظَلُوْمٌ ہے ۔ كَفَّارٌ ؛ بڑا ہی ناشکرا ، ناقدر ۔ كَافِرٌ کا مبالغہ كَفَّارٌ ۔

ترجمہ :- اور تم جن جن چیزوں کا سوال کرتے تھے ان میں سے تم کو اللہ نے دیا ۔ (تمہاری آرزوئیں برلائیں تمہاری خواہشات پوری کیں) اور اگر اللہ کی نعمتوں کو تم شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کرسکو گے ۔ یقیناً انسان بڑا ہی ظالم بڑا ہی ناشکرگزار ہے (خدا کی دی ہوئی بے شمار نعمتوں کی کچھ قدر نہیں کرتا) ۔

انسان کی نعمتوں کا شمار ممکن نہیں

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾

وَ اِذْ قَالَ ؛ اور یاد کرو جب کہ کہا وَاِذْ سے پہلے اُذْكُرُوْا مقدر ہوتا ہے ۔ اِبْرٰهِيْمُ ؛ ابراہیم نے ۔ انھوں نے کیا کہا ؟ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اے میرے پروردگار ! اِجْعَلْ ؛ کردے ۔ هٰذَا الْبَلَدَ ؛ اس شہر کو، اس سے مُراد مکہ شریف ہے ۔ اٰمِنًا ؛ پُر امن ۔ وَاجْنُبْنِيْ ؛ اور مجھے کنارہ کش رکھ ، مجھے بچا ۔ جَنْبٌ ۔ پہلو ۔ وَبَنِيَّ ؛ اور میرے بچوں کو ۔ بَنِيْنَ کو یاے متکلم کی طرف اضافت کی گئی اور اضافت سے نون گرگیا اور یا(ی) میں مدغم ہوگئی ۔ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؛ کہ پوجیں ہم بتوں کو، کہ ہم بُت پرستی کریں ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ابراہیم نے کہا ۔ اے میرے رب ! تو اس شہر کو پُر امن بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بُت پرستی سے بچا ۔

اس آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ بنی ابراہیم میں کوئی بُت پرستی نہ کریں ۔ بلکہ لِلْاَكْثَرِ حُكْمُ كُلٍّ ۔ توحید آلِ ابراہیمؑ کا خاصہ ہے ۔ یہودی ، عیسائی یہ بھی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں ۔ ہندوؤں اور دوسری قوموں کے لحاظ سے دیکھو تو پھر بھی موحد ہیں ۔ اس زمانہ میں تو توحید مسلمانوں کا حصہ ہے ۔ اس واسطے ہر مسلمان مِلّتِ ابراہیمؑ پر رہتا ہے ۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ، توحید جن کا خاصہ تھا ، ان میں سے بعض نادان نرسو کی ، شیخ صدو ، لال بیگ کی ، کالی دیوی کی اور دیگر بہت سے شیاطین اور جن کی پرستش کرنے لگے ہیں ۔ سخت افسوس کا مقام ہے کہ بعض جاہل مسلمان بھانامتی کا سحر بھی کرتے ہیں ، جو نہایت غلیظ ، ناپاک اور شیاطین پرستی پر مبنی ہے ۔

مسلمان ملت ابراہیمی پر قائم ہے

صاحبو ! غیر مسلموں میں کیا تبلیغ کروگے ۔ اس وقت تو مسلمانوں میں تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے ۔ مادہ پرستی ، شیطان پرستی ، نفس پرستی ، کیا کیا پرستیاں ہیں ۔ کیا خدا ہمارا دشمن ہے ؟ کہ کافروں کو ہم پر غالب کررہا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؛ خدا کسی کو اس وقت تک خراب نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو خراب نہ کرلیں ۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ

وَمَنْ عَصَانِيْ فَإِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

رَبِّ ؛ اے میرے پروردگار ! اِنَّهُنَّ ؛ بے شک وہ اصنام یعنی بُت ۔ اَضْلَلْنَ ؛ گمراہ کردیا ہے ۔ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ؛ بہت سے لوگوں کو ۔ فَمَنْ تَبِعَنِيْ ؛ پس جو میرے تابع ہیں ، جو میری چال پر چلتے ہیں ، میرے کہنے کے مطابق کام کرتے ہیں ۔ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ؛ تو وہ مجھ سے ہیں ۔ ہم سیّد ہیں ، شیخ ہیں ، پیرزادے ہیں کہنے سے کیا ہوتا ہے ؟ جب ان کی پیروی نہیں کی جاتی ، ان کی اتباع ہی نہیں ہوتی تو بڑوں سے نسبت رکھنے سے کیا فائدہ ؟ آخر اس نسبتِ پاک پر کچھ تو دلیل ہو ۔ کیا چیز دلیل ہوسکتی ہے ؟ صرف تمہارے اعمال ۔ وَمَنْ عَصَانِيْ ؛ اور جس نے میرا عصیان کیا ، نافرمانی کی ، اور میرا کہا نہ سنا ۔ اب تُو جو چاہے کر ۔ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ بے شک تو غفور رحیم ہے ۔ تو ہی مغفرت اور رحم کرنے والا ہے ۔ تو ہی ان کو اعمالِ صالح کی ، اچھے کام کرنے کی توفیق دینے والا ہے ۔

ذرا ابراہیم علیہ السلام کے فرمانے پر غور کرو ۔ ابراہیم علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ جو میری نافرمانی کرے اس کو نیست و نابود کردے ۔ بلکہ فرمایا کہ تو غفور رحیم ہے ۔ آج کل مولوی نکلے ہیں ، ہر چھوٹی بات پر مسلمانوں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں ۔ یہ لوگ دراصل اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم ہی نہیں سمجھتے ۔

بڑوں سے نسبت ثابت کرنے کے لئے ان کی پیروی ضروری ہے

ترجمہ :- (ابراہیمؑ نے کہا) اے میرے رب ! ان بُتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے ۔ پس جو لوگ میری اتباع کریں (میری پیروی کریں) تو وہ مجھ سے ہیں اور جو میری نافرمانی کریں (تُو ان کا مختار ہے جو چاہے کرسکتا ہے) مگر تو غفور رحیم ہے (تجھ سے سب کو بڑی نیک اُمیدیں ہیں) ۔

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝

رَبَّنَآ ؛ اے ہمارے رب ! اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ ؛ میں نے سکونت پذیر کیا ہے ، اُتارا ہے ، آباد کیا ہے ۔ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؛ میری بعض اولاد کو ۔ ذَرَّ ۔ يَذِرُّ ۔ نکلنا ، پھیلنا ۔ منتشر ہونا ۔ بِوَادٍ ؛ ایک وادی میں ، پہاڑوں کے بیچ ہیں ۔ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ ؛ جہاں زراعت نہیں ہوتی ، کھیتی باڑی نہیں ہوتی ۔ عِنْدَ ؛ پاس ۔ بَيْتِكَ ؛ تیرا گھر ۔ یعنی کعبۃ اللہ شریف ۔ اَلْمُحَرَّمِ ؛ باعزت ، باحرمت ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! یہاں ہم کو خدا نے کیوں اُتارا ؟ لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ تاکہ پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھا کریں ۔ فَاجْعَلْ ؛ پھر تو کردے ۔ اَفْـِٕدَةً ؛ دلوں کو ۔ جمع فُؤَادٌ ۔ مِنَ النَّاسِ ؛ لوگوں کے ۔ یعنی تو لوگوں کے دلوں کو اس طرح کردے کہ ۔ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ ؛ مکہ کے رہنے والے کی طرف مائل ہوں ۔ گرے جائیں ۔ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ ؛ اور دے ان کو ثمرے اور پھلوں سے ۔ میووں سے ۔ یعنی ان کے کھانے پینے کا بھی انتظام کردے ۔ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ؛ تاکہ وہ شکر کریں ، عطایائے الٰہی کی قدر کریں ، خدا کے دیئے کو مانیں ۔

ترجمہ :- (یا اللہ ! پروردگار !) اے ہمارے رب ! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایسی جگہ بسایا ہے

جس میں زراعت نہیں ہوتی جو تیرے باحرمت گھر (یعنی کعبۃ اللہ شریف) کے پاس ہے۔ اے ہمارے رب! تاکہ وہ پابندی اور دُرستی سے نماز قائم رکھیں۔ لہذا تُو بھی لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے۔ ان کے کھانے پینے کے لئے پھل عطا کرتا کہ وہ تیرا شکر ادا کرتے رہیں۔

صاحبو! مکہ شریف ایک پہاڑی مقام ہے، نہ کھیتی ہے نہ باڑی۔ وہاں کعبۃ اللّٰہ شریف ہے جو تمام روئے زمین کا قبلہ ہے۔ لاکھوں آدمی حج کرنے آتے ہیں۔ نہ رسد کا انتظام ہے، نہ ریل ہے نہ بسیں ہیں۔ مگر خدا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے سب کے کھانے پینے کا انتظام کرتا ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں۔ عرفات کے میدان میں دن میں لاکھوں حاجی جمع ہیں اور رات کو دیکھو تو ایک آدمی نہیں۔ خدائے تعالیٰ کا کیا انتظام ہے۔

اب مکہ شریف میں اور دیگر ان مقامات میں کھانے پینے کا پورا پورا انتظام ہے۔ اچھے سے اچھا کھانا ملتا ہے۔ ہندوستان میں تاج پوشی کا جلسہ ہوا اور وہ بھی دار السلطنت دہلی میں۔ تمام چیزیں مہنگی ہوگئیں۔ کوئی کام وقت پر نہیں ہورہا تھا۔ چوریوں کی کچھ کمی نہ تھی۔ ایک ایک مکان کا کرایہ اتنا ہوگیا تھا کہ کسی حاجی نے مکہ شریف میں نہ دیا ہوگا۔ دہلی میں ہر قسم کی تکلیف پہنچی اور سب آمنّا صدّقنا۔ کسی کی زبان پر شکایت کا ایک لفظ نہیں۔ مکہ شریف میں باوجود اس بے سروسامانی کے اور ذرائع حمل ونقل کی دشواری کے اس تاج پوشی کے زمانہ کی سی تکلیف ہرگز نہیں ہوتی۔

افسوس بعض بدنصیب ایسے بھی ہیں کہ حج کرکے آتے ہیں اور زبانِ شکایت کھولتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے کسی شاعر نے لکھا ہے ؎ حجاج آرہے ہیں بڑی دھوم دھام سے ایماں لپٹ کے رہ گیا بیت الحرام سے

ایک دوسرا شاعر کہتا ہے ؎ گر اب کے پھرے شیخ جی کعبہ کے سفر سے تو جانو پھرے شیخ جی اللہ کے گھر سے

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾

رَبَّنَا؛ اے ہمارے رب! اِنَّکَ تَعْلَمُ؛ بے شک تو جانتا ہے، تُو تو جانتا ہی ہے۔ مَا نُخْفِیْ؛ جو ہم چھپاتے ہیں، مخفی رکھتے ہیں۔ خفیہ طور سے کرتے ہیں۔ وَمَا نُعْلِنُ؛ اور جو بالاعلان کرتے ہیں، علانیہ کرتے ہیں، کھلم کھلا کرتے ہیں۔ وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ؛ اور خدا سے مخفی نہیں، اللہ سے چھپی ہوئی نہیں۔ مِنْ شَیْءٍ؛ کوئی شئے۔ ''مِنْ'' زائد ہے۔ اس سے زور پیدا ہوتا ہے۔ یَخْفٰی کا فاعل ہے۔ گویا کہ مَایَخْفٰی شَیْءٌ ہے۔ فِی الْاَرْضِ؛ زمین میں۔ وَلَا فِی السَّمَآءِ؛ اور نہ آسمان میں۔

ترجمہ:- خدایا! تو خوب جانتا ہے (تجھے علم ہے) جو ہم مخفی رکھیں یا ظاہر کریں (ہمارا کھلا چھپا تو سب جانتا ہے) اور زمین و آسمان میں جو بھی چیز ہو وہ اللہ سے مخفی نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ؛ خدا کا شکر ہے، تعریف اُسی کی ہے۔ اَلَّذِیْ؛ جس نے۔ وَھَبَ لِیْ؛ مجھے دیا، ہبہ کیا۔ عَلَی الْکِبَرِ؛ بڑھاپے کے زمانہ میں۔ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ؛ دو بیٹے اسمٰعیل و اسحٰق۔ اِنَّ رَبِّیْ؛ بے شک میرا رب، میرا پروردگار! لَسَمِیْعُ

الدُّعَآءِ ؛ ضرور دُعاء کو سماعت فرمانے والا ہے، اور میری التجاء کو سننے والا ہے۔

ترجمہ :- خدا کا شکر ہے کہ اس نے (میرے) بڑھاپے میں مجھے اسماعیل و اسحاق کو دیا۔ میرا رب دُعاء کو ضرور سماعت فرمانے والا ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾

رَبِّ اجْعَلْنِیْ ؛ خدایا مجھے بنادے۔ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ ؛ اچھی طرح نماز پڑھنے والا، اس کا پابند۔ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؛ اور میری ذریت اور اولاد سے۔

دیکھو! اپنے ساتھ نماز کی پابندی کی خاطر اپنی اولاد کے لئے بھی دُعا فرماتے ہیں اور ہم ہیں کہ اولاد کو کچھ بھی تاکید نہیں کرتے۔ سات برس کی عمر سے نماز کی تاکید کرنی چاہئیے۔ جب بچہ دس برس کا ہوجائے تو نماز نہ پڑھنے پر اس کو مارنا چاہئیے۔ ایک نماز ہرقسم کی برائیوں سے روکتی ہے۔ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ؛ اے ہمارے رب! تو میری دُعا قبول کرلے۔ دُعَاءِ اصل میں دُعَائِی تھا۔

ترجمہ :- اے میرے رب! تو مجھے توفیق عطا کر کہ اچھی طرح سے اور پابندی سے نماز پڑھوں۔ میری اولاد کو بھی (ایسی ہی توفیق عطا کر)۔ اے ہمارے رب! میری دُعا قبول فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ ؛ اے ہمارے رب! اِغْفِرْلِیْ ؛ میری مغفرت کر۔ مجھے بخش دے، میری خطا پوشی کر۔ وَلِوَالِدَیَّ ؛ اور میرے ماں باپ کو بھی۔ وَالِدَیْنِ کی، یائے متکلم کی طرف اضافت کی گئی۔ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اور تمام مسلمانوں کو، ایمانداروں کو۔ مؤمنوں کو۔ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ؛ جس دن حساب قائم ہوگا، محاسبہ ہوگا، جرائم کے تحقیقات ہوں گے۔

ترجمہ :- اے ہمارے رب! قیامت کے دن مجھے، میرے ماں باپ کو اور تمام ایمان داروں کو بخش دے (ان کی مغفرت فرما)۔

صاحبو! رسول اللہ ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ۔ (سورۂ شعراء آخری رکوع آیت ۲۱۹) ساجدین سے مراد خدا پرست لوگ ہیں۔ لہٰذا آدم علیہ السلام سے لے کر رسولِ خدا ﷺ تک جتنے آبا و اجداد گزرے ہیں سب خدا پرست تھے۔ اب رہ گیا آزر بُت تراش، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا، باپ نہ تھا اور وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ میں شامل نہ تھا۔ عربی زبان میں چچا کو بھی باپ کہہ دیتے ہیں۔ حضرت عباسؓ سے متعلق رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: هٰذَا مِنْ بَقِیَّةِ اٰبَآءِ ی۔ (یہ میرے باپ دادا کا بقیہ ہیں)۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۚ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ﴿٤٢﴾

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ ؛ اور ہرگز گمان نہ کرو کہ اللہ۔ خدا کو نہ سمجھو کہ۔ غَافِلًا ؛ غافل، بے خبر۔ عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ ان کاموں سے کہ یہ ظالم کرتے ہیں۔ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ ؛ وہ صرف تاخیر کرتا ہے، ان کو ڈھیل دیتا ہے، پیچھے ڈالتا ہے۔ لِیَوْمٍ؛

اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرنی چاہئیے

ع ۱۸ ۶

اپنے ماں باپ کے لئے بھی دُعا کرنا چاہئیے

اس دن کے لئے ۔ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ؛ کہ کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اس میں آنکھیں ۔ شَخَصَ ۔ یَشْخَصُ ۔ شَخْصًا ۔ بلند ہونا ۔ شَخَصَ الْبَصَرُ ؛ آنکھ کھلی رہ گئی ، جھپکی تک نہیں ۔

ترجمہ :- اور اللہ کو ہرگز غافل نہ سمجھو ان اعمال سے کہ یہ ظالم کرتے ہیں ۔ وہ صرف ڈھیل دیتا ہے اس دن کے لئے کہ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی (دَم نکل جائے گا یا سخت پریشانی کی وجہ سے ٹکٹکی بندھی کی بندھی رہ جائے گی) ۔

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾

مُهْطِعِيْنَ ؛ خوف سے ڈرتے ہیں ، بھاگے چلے جارہے ہیں ۔ هَطَعَ ۔ وَاهْطَعَ ۔ کسی طرف آنکھ جمائے دوڑنا ۔ خوف سے دوڑنا ۔ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ ؛ اپنے سر اُٹھائے ہوئے ۔ قِنَاعَتٌ ۔ تھوڑی چیز پر راضی ہونا ۔ قُنُوْع ۔ سوال کرنا ۔ اَقْنَعَ رَأْسَهٗ ۔ اپنا سر اُٹھایا ۔ قِنَاعٌ ۔ وہ کپڑا جس سے سر ڈھانکا جاتا ہے ۔ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ ؛ ان کی طرف واپس نہیں آتی ، رَد نہیں ہوتی ۔ طَرْفُهُمْ ؛ ان کی نگاہ ، ان کی آنکھ ۔ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ ؛ اور ان کے دل ۔ هَوَآءٌ ؛ ہوا ایک لطیف چیز ہے جس کو سب جانتے ہیں اور کوئی نہیں دیکھتا ۔ لہٰذا اس کے معنٰے مختلف لوگوں نے مختلف کئے ہیں ۔ بعض نے لکھا ہے خالی ۔ کیونکہ کوئی چیز نظر نہیں آتی اور بعض کہتے ہیں کمزور اور بعضوں نے اس کے معنے بدحواس لئے ہیں اور بعض کہتے ہیں بے سکت ۔ بہرحال ان کے دل ضعیف اور بے قوت رہیں گے ۔ ان میں کچھ ہمت وقوت نہ رہے گی ۔

ترجمہ :- لوگ سر اُٹھائے بھاگے جارہے ہوں گے ۔ ان کی نگاہ ان کی طرف لوٹ نہ سکے گی ۔ ان کے دل خالی بے قوت ہوں گے ۔

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾

وَاَنْذِرِ النَّاسَ ؛ اور اے پیغمبر ! لوگوں کو ڈراؤ ۔ یَوْمَ یَاْتِیْهِمُ الْعَذَابُ ؛ جس دن آئے گا ان کے پاس عذاب ۔ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؛ پس وہ لوگ کہیں گے جنھوں نے ظلم کیا ، اپنے آپ کو تباہ کیا ، اپنے ہاتھوں اپنے کو بگاڑا ۔ رَبَّنَآ ؛ اے ہمارے رب ! اَخِّرْنَآ ؛ ہم کو مہلت دے ، عذاب سے ہٹادے ۔ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ؛ ایک تھوڑی سی اور قریب کی مدت کے لئے ۔ اَجَلٌ ؛ وقتِ معیّن ۔ نُجِبْ دَعْوَتَکَ ؛ ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے ، تیرے احکام کو مان لیں گے ۔ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؛ اور ہم رسولوں کی اِتباع کریں گے ۔ ان کا کہا مانیں گے ، ان کی چال پر چلیں گے ۔ اَوَلَمْ تَکُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ ؛ کیا تم نے قسمیں نہیں کھائی تھیں ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ اصل میں مِنْ قَبْلِ هٰذَا ہے ۔ مضاف اِلَیْهِ مراد ہے ۔ مگر لفظاً مذکور نہیں وہ قسم کھا کھا کر کیا کہتے تھے ؟ مَا لَکُمْ مِّنْ زَوَالٍ ؛ نہیں ہے تمہارے لئے زوال میں سے کچھ بھی ۔ یعنی اب تمہاری حالت میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (پیغمبر!) تم ، لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جس دن اُن کے پاس عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے
کہ خدایا ! ہم کو تھوڑی مہلت دے ہم تیرے احکام کو قبول کریں گے پیغمبروں کی اتباع کریں گے ۔
(خدائے تعالیٰ فرمائے گا) کیا تم پہلے قسمیں نہ کھایا کرتے تھے کہ تم پر زوال نہیں ۔ (اب تمہاری حالت میں
کسی قسم کا تغیر و تبدل نہ ہوگا) ۔

وَّسَكَنْتُمْ فِىْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ
كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝

وَسَكَنْتُمْ ؛ اور تم سکونت پذیر ہوئے ، آباد ہوگئے ، بس گئے ۔ فِىْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا ؛ جگھوں میں ، گھروں میں ، مقامات میں ، ان لوگوں کے جنھوں نے ظلم کیا ۔ اَنْفُسَهُمْ ؛ خود اپنے پر ۔ خدا کا کیا بگاڑتے ۔ اپنے آپ کو نقصان پہنچایا ، تباہ کیا ۔ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ ؛ اور تمہیں معلوم ہوگیا ہے ، تم پر کھل گیا ہے ۔ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ ؛ ہم نے ان کے ساتھ کیا کِیا ، کیسا کیا ۔ وَضَرَبْنَا ؛ اور ہم نے بیان کیا ۔ لَكُمُ الْاَمْثَالَ ؛ مثالوں کو ۔ ہم نے تمہارے لئے مثالیں بیان کیں ، تمثیلات دیئے ۔

ترجمہ :- اور تم ان لوگوں کے مقامات میں آباد ہوئے جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا (خود کو تباہ کیا) ۔
اور تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کِیا (کیسا کِیا) اور تمہارے لئے مثالیں بیان کیں ،
(گزشتہ زمانہ میں جو کچھ ہوا اس کو تمہارے سامنے دہرایا) ۔

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ ؛ اور انھوں نے اپنا مکر کیا ، تدبیر کی ، چال چلی ۔ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؛ اور اللہ کے پاس ان کا مکر ہے ۔ اس کو سب معلوم ہے ۔ اس کے اختیار میں ہے ۔ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ ؛ اگرچہ کہ اُن کا مکر ایسا ہے ۔ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ؛ کہ اس سے پہاڑ ٹل جائیں ، کوہ زائل ہوجائیں ۔ جِبَال جَبَلْ کی جمع ہے ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے اپنا مکر کیا اور اللہ کے علم میں ان کی مکّاری ہے ۔ (وہ ان کے مکر سے واقف ہے اور
وہ سب اس کے دستِ قدرت میں ہیں) ۔ اگر چیکہ ان کا مکر اتنا (بڑا) ہے کہ اس سے پہاڑ ٹل جائیں ۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ ؛ پھر تم اللہ کو یہ خیال نہ کرو ، گمان نہ کرو ۔ کہ وہ ۔ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ ؛ اپنے وعدے کا خلاف کرنے والا ہے ۔ وعدہ خلافی فرمائے گا ۔ رُسُلَهٗ ؛ اپنے رسولوں سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ عَزِيْزٌ ؛ باعزت ہے ، غالب ہے ۔

ذُوانْتِقَامٍ ؛ انتقام لینے والا ، سزا دینے والا ہے ، ذُوْ ۔ صاحب ۔ وہ منتقم حقیقی ہے ۔

ترجمہ :- پھر تم یہ خیال نہ کرو کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ فرما کر اس کا خلاف کرے گا ۔ اللہ تو بڑی عزت والا (قوت والا) منتقم حقیقی ہے (ضرور سزا دے گا) ۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾

ان مکاروں سے کب انتقام لیا جائے گا ۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ ؛ جس دن آسمان و زمین بدل جائیں گے ، کچھ اور ہی ہو جائیں گے ۔ وَبَـرَزُوْا لِـلّٰهِ ؛ اور اللہ کے سامنے پیش ہوں گے ، نکل کھڑے ہوں گے ۔ اَلْـوَاحِـدِ الْقَهَّارِ ؛ جو ایک ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ، جو قہار ہے ، غالب ہے ۔ جو چاہے گا کرے گا ۔

ترجمہ :- جس دن یہ زمین اور آسمان بدل جائیں گے ، دوسرے ہی ہو جائیں گے اور سب اللہ کے سامنے پیش ہوں گے جو واحد قہار ہے ۔

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ ؛ اور اے مخاطب ، یا اے پیغمبر ! تم مجرموں کو دیکھو گے ۔ ان ظالموں کو پاؤ گے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ مُقَرَّنِيْنَ ؛ جکڑے ہوئے ۔ باندھے ہوئے ۔ قَـرَنَ اِقْتَرَنَ ۔ دو چیزوں کا ملانا ۔ قَرَّنَ ۔ تفعیل ہے ۔ بہت سی چیزوں کو خوب ملانا ۔ باندھنا ۔ کسنا ۔ قَرِيْنَ ۔ ہم نشین ۔ ساتھی ۔ قَرْنٌ ۔ سینگ ۔ قَرْنٌ ۔ ایک نسل کے لوگ ۔ ہم زمانہ ۔ فِي الْاَصْفَادِ ؛ جمع صَفَدْ ۔ بیڑیوں میں ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب !) اس دن تو مجرموں کو دیکھے گا کہ زنجیروں میں باندھے ہوئے ہیں ۔

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾

سَرَابِيْلُهُمْ ؛ ان کے کرتے ۔ جمع سِرْبَال ۔ مِنْ قَطِرَانٍ ؛ اس کے مختلف معنی بتائے گئے ہیں :

۱ ۔ پگھلا ہوا تانبا جو بہت سخت گرم ہوتا ہے ۔

۲ ۔ رال جو جلد مشتعل ہو جاتی ہے ۔

مطلب یہ کہ ان کا لباس جلد مشتعل ہوگا ۔ قُطْرٌ ۔ کنارا ۔ اَقْطَارْ ۔ کنارے ۔ قَطَرَ ۔ تَقَطَّرَ ۔ بارش کا گرنا ۔ تَقَاطُرْ ۔ قطرہ قطرہ ٹپکنا ۔ وَتَغْشٰى ؛ اور چھا جائے گی ، چھپا لے گی ۔ غِشَاوَةٌ ۔ پردہ ۔ وُجُوْهَهُمْ ؛ ان کے چہروں کو ۔ اَلنَّارُ ؛ آگ ۔

ترجمہ :- ان کے کرتے قطران کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر چھا جائے گی ۔

یہ کیوں ؟

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ ؛ تا کہ اللہ جزا دے ۔ سزا دے ۔ كُلَّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص کو ۔ مَا كَسَبَتْ ؛ جو کچھ کہ اُس نے کسب کیا ہے ۔ کمایا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؛ بسرعت حساب لینے والا ہے ، جلد باز پرس کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- تا کہ اللہ ہر شخص کو اس کے کئے اور کمائے کی جزا دے ، بے شک اللہ تو بہت جلد حساب لینے والا ہے ۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع ۱۱/۱۹

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ ؛ یہ لوگوں کو اطلاع دینا ہے ۔ بَلَغَ ؛ پہنچا ۔ بَلْغٌ ۔ پہنچانا ۔ پیام ۔ تَبْلِيْغ ۔ لوگوں کو احکام پہنچانا ۔ مُبَالَغَة ۔ حد سے بڑھ جانا ۔ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ ؛ اور تا کہ اس کے ذریعہ سے وہ لوگ ڈرائے جائیں ۔ اِنْذَارٌ ۔ کسی آنے والی آفت کی اطلاع دینا جس سے لوگ ڈر جائیں اور خود کو آفت سے بچائیں ۔ وَلِيَعْلَمُوْٓا ؛ اور تا کہ وہ لوگ جان لیں ۔ اَنَّمَا هُوَ ؛ کہ وہ ۔ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ ایک ہی خدا ہے ۔ اس کے سوائے کوئی لائقِ عبادت نہیں ۔ وَلِيَذَّكَّرَ ؛ اور تا کہ نصیحت لیں ۔ یاد دہانی حاصل کریں ۔ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؛ عقل والے ۔ اُولُوا ۔ صاحب ۔ ذُوْ ۔ صاحب ۔ ایک کے لئے اور اُولُوْا ۔ صاحب کئی کے لئے ۔ اَلْبَاب جمع لُبّ ۔ مغز ۔ عقلِ خالص ۔ وہ عقل ، وہ دانش جس پر اوہام کا پوست نہ ہو ۔ واہی تباہی خیالات میں پھنسی ہوئی نہ ہو ۔

ترجمہ :- یہ لوگوں کو تبلیغ ہے تا کہ لوگ باخبر ہوجائیں اور اس کے ذریعہ سے ڈرائے جائیں اور تا کہ جان لیں کہ وہ خدا ایک ہی ہے (اس کا کوئی شریک نہیں) اور عقل والے نصیحت قبول کریں (ان کی یاد دہانی ہوجائے) ۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حجر مکہ میں نازل ہوئی اس میں ننانوے (۹۹) آیات اور چھ (۶) رکوع ہیں ۔

الٓرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

الٓرٰ ؛ اللہ اعلم بمرادہٖ ۔ بعض کہتے ہیں اَنَا اللّٰهُ اَرٰى ۔ میں اللہ ہوں ، سب کچھ دیکھتا ہوں ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؛ یہ ایک عظیم الشان کتاب کی آیتیں ہیں ۔ اَلْكِتٰبِ سے مراد لوحِ محفوظ ہے ۔ جس میں سب کچھ لکھا ہوا ہے ۔ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ؛ اور واضح اور بین قرآن کی آیتیں ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں اَلْكِتٰبِ اور قرآن سے مراد ایک ہی چیز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ گزشتہ عام کتب اور قرآن کا خلاصہ یہ ہے :-

ترجمہ :- یہ کتاب اور قرآن کی واضح آیتیں ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۱۴

رُبَمَا

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدر آباد اے پی

ھدیہ: (   )

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝۲

رُبَـمَـا ؛ شائد ، اکثر بار بار ۔ اصل میں ۔ رُبَّ مَـا ، تھا ۔ مَـا زائد ہے ۔ رُبَّ کے معنی ہیں بعض ، اکثر دفعہ ۔ یَـوَدُّ ؛ چاہیں گے ، آرزو کریں گے ۔ وَدُوْدٌ ؛ بہت محبت کرنے والا ۔ اَلَّـذِیْـنَ كَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ، کافرین ، منکرین ۔ لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ؛ کاش ، وہ مسلمان ہوتے ، دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی مگر نفس اور شیطان اس اچھے کام کو کرنے نہیں دیتے ۔

ترجمہ :- کافر بہت چاہیں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے ۔

ایسی افسوسناک خواہش ہوسکتا ہے کہ آخرت میں ہو ۔ اور ہوسکتا ہے کہ یہیں ہو اور شیطان مسلمان ہونے دیتا نہ ہو ۔

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝۳

ذَرْهُمْ ؛ ان کو چھوڑو ، جانے دو ۔ وَذَرَ ۔ یَذِرُ ۔ وَذْرًا ۔ ذَرْ ، صیغہ امر ہے ۔ چھوڑو ، جانے دو ۔ لَاتَذَرْ ؛ نہی ہے ، مت چھوڑو ۔ جانے نہ دو ۔ یَـاْكُلُوْا ؛ کھائیں ۔ وَیَـتَـمَـتَّـعُوْا ؛ اور مزے اڑائیں ۔ جو کچھ ان کے پاس ہے اس سے تمتع حاصل کریں ۔ وَیُـلْهِهِـمُ الْاَمَلُ ؛ اور انھیں غافل بنادیں اُمیدیں ، آرزوئیں ۔ لَهٰـی یَـلْهُوْ ؛ لہو ولعب میں مشغول ہوا ۔ ہنسی نذاق میں رہا ۔ اَلْهٰی یُلْهِی ؛ غافل بنانا ۔ لہو ولعب میں مشغول کردیا ۔ اَمَلْ ؛ اُمید ، آرزو ۔ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ؛ پس عنقریب ان کو معلوم ہوجائے گا (کہ ان پر کیا گزرنے والی ہے) آج کھاؤ ، پیؤ ، خوب شراب خوری کرو ۔ رشوت لو ۔ سود کھاؤ ۔ غریبوں کو ستاؤ ۔ ان پر بے جا حکومت کرو ۔ آج نہیں تو کل انھیں معلوم ہوجائے گا کہ ان پر کیا گزرنے والی ہے ، ان کا کیا حساب کتاب ہونے والا ہے ۔

ترجمہ :- انھیں چھوڑو ۔ کھانے دو ۔ مزے اڑانے دو ۔ اور آرزوؤں کو انھیں غافل بنانے دو ۔ پس عنقریب (آج نہیں تو کل) انھیں معلوم ہوجائے گا (کہ ان پر کیا گزرنے والی ہے) ۔

خدا کا خوف دل کو گناہ سے روکتا ہے

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝۴

وَمَآ اَهْـلَكْنَا ؛ اور ہم نے ہلاک نہیں کیا ، تباہ نہیں کیا ، برباد نہیں کیا ۔ مِـنْ قَرْیَـةٍ ؛ قریہ سے ، گاؤں سے ، شہر سے ۔ مِنْ زائد ہے ۔ اَهْلَكْنَا قَرْیَـةً ہے ۔ اِلَّا وَلَـهَـا ؛ مگر یہ کہ اس قریہ کے لئے کِـتَـابٌ مَّـعْلُوْمٌ ؛ ایک نوشتہ ہے جو معیّن ہے ، ایک میعاد مقرر ہے ۔ آدمی تباہ کاریاں کرتا ہے ۔ جب ان کے دن پورے ہوجاتے ہیں تو خدا کب چھوڑتا ہے ۔ ان کو تباہ کردیتا ہے ۔ برباد کردیتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے کسی شہر (گاؤں ، بستی) کو ہلاک نہیں کیا ۔ مگر اس کے لئے ایک میعاد معین تھی ۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥

مَاتَسْبِقُ ؛ آگے نہیں بڑھتی ، سبقت نہیں لے جاتی ۔ مِنْ اُمَّةٍ ؛ کوئی اُمت ، کوئی جماعت ، کوئی گروہ ۔ مِنْ زائد ہے ۔ مَا تَسْبِقُ اُمَّةٌ ہے ۔ اَجَلَهَا ؛ اپنے معین وقت پر ۔ وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ؛ اور نہ پیچھے ہٹتے ہیں ، اور نہ تاخیر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور کوئی گروہ اپنی میعادِ معیّن سے نہ آگے بڑھتا ہے اور نہ پیچھے ہٹتا ہے ۔

وَقَالُوْا يٰاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦

وَقَالُوْا ؛ اور کافروں نے کہا ۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْ ؛ اے وہ شخص ! اجی میاں ! نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ ؛ جس پر قرآن اُتر رہا ہے ، جس کو نصیحت کی جارہی ہے ، جس کو یاد دہانی کی جارہی ہے ۔ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ؛ تم تو پاگل ہو ، تم تو مجنون ہو ، تم کیسی کیسی باتیں کرتے ہو ، تم دیوانے سڑی ہو ۔

ترجمہ :- اور منکروں اور کافروں نے کہا : او شخص ! جس کو یاد دہانی کی جارہی ہے تو تو پاگل ہے (سڑی ہے) ۔

صاحبو ! ذرا موجودہ زمانہ کی حالت پر غور کرو کہ ایمان داروں اور عملِ صالح والوں کو کیا کہا جاتا ہے ؟ اور انھیں سمجھتے کیا ہیں ؟ بیوقوف ، پاگل ، سڑی ، دیوانہ ۔ یہ لوگ نہ خود کھاتے ہیں نہ کسی کو کھاتا ہوا دیکھ سکتے ہیں ۔ رشوت کا پیسہ ہم کھاتے ہیں ، سود ہم کھاتے ہیں ۔ ان کے پیٹ میں کیوں درد ہوتا ہے ۔ بڑی نصیحت کرنے نکلے ۔ یہ نہ کرو ۔ وہ نہ کرو ۔ وہ ہم کو سمجھتے ہیں کہ ہم دوزخ میں جائیں گے ۔ حالانکہ وہ خود دوزخ میں ہیں ۔ نہ پیٹ کو کھانے کو ہے ۔ نہ تن کو پہننے کو ۔ ہماری جنّت تو نقد ہے اور اُن کی اُدھار ۔ ذرا اتنا نہیں سمجھتے کہ کل کی مرغی سے آج کا انڈا بہتر ہے ۔

صاحبو ! اُن لوگوں کا کام ہے مذہب اور اہلِ مذہب سے مخول کرنا ، ٹھٹول کرنا ، بے وقوف بنانا ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہمیشہ ایسے ہی خوش حال رہیں گے ۔ ہم نے اس جنگِ عظیم میں خوش حال لوگوں کو تباہ حال ہوتے دیکھا ، اشخاص کیا ، قوموں کو تباہ ہوتے دیکھا ☆ ۔ ہمارے زمانے میں ایک مسلمان نام رکھنے والے نے بعض غیر مسلموں کے بہکانے پر مسجد کو تڑوادیا ۔ کُھدوایا ، زمین کے برابر کروادیا ۔ چند دیندار مسلمان بگڑ گئے ۔ اب وہ چھپتے ہیں اور لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو پاگل ظاہر کرتے ہیں ۔ وہ بنے تو ہیں مصنوعی پاگل ۔ مگر ہم تو ان کو حقیقی پاگل سمجھتے ہیں ۔ خانہ خُدا کو گرانا پاگلوں کا کام نہیں تو کس کا ہے ۔ بہرحال ایک فتنہ ہے کہ ہر جگہ سے سر اُٹھا رہا ہے ۔ نہ دل میں ایمان ہے نہ اس کا جوش ہے ۔ نہ اس کی اہمیت ہے ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ خُدایا ! ہم کو شیطان سے اور اس کے شاگردوں سے بچایئے ۔

دینداروں کی ہنسی اڑانا پاگلوں کا کام ہے

لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٧

لَوْمَا ؛ کیوں نہیں ۔ تَاْتِيْنَا ؛ تم ہمارے پاس آتے ۔ بِالْمَلٰٓئِكَةِ ؛ فرشتوں کو لے کر ۔ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ، سچوں میں سے ہو ۔

☆ جنگِ عظیم کی طرف اشارہ ہے

ترجمہ :- تم فرشتوں کو ہمارے پاس کیوں نہیں لاتے اگر تم سچے ہو ۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿۸﴾

مَا نُنَزِّلُ ؛ ہم نہیں اُتارتے ، نازل نہیں کرتے ۔ اَلْمَلٰٓئِكَةَ ؛ فرشتوں کو ۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛مگر مناسب وقت پر ۔ جب مقتضائے حال کے مطابق ہو ۔ وَمَا كَانُوْٓا ؛ اور نہ تھے وہ ۔ اِذًا ؛ اس وقت ، جب فرشتے اُتارے جاتے ۔ مُنْظَرِيْنَ ؛ مہلت دیئے ہوئے ، عذاب آنے میں کوئی انتظار باقی نہ رہتا ۔

ترجمہ :- ہم فرشتوں کو مناسب وقت ہی اُتارتے ہیں (جب حکمت کا تقاضہ ہو اور اگر فرشتے اُتارے جاتے تو) ان کو کچھ بھی مہلت نہ دی جاتی ۔

یعنی جب تک غیب پر علم ہے اس وقت تک مُہلت ہے ۔ امتحان باقی ہے ۔ جب باطن ظاہر ہو جائے تو کس بات کا انتظار ؟ ایمان کا موقع ہی باقی نہ رہا ۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾

اِنَّا نَحْنُ ؛ بے شک ہم نے ۔ نَزَّلْنَا ؛ اتارا ۔ نازل کیا ۔ اَلذِّكْرَ ؛ یاد دہانی کو ، نصیحت کو ، قرآن کو ۔ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ؛ اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم ہی نے قرآن اُتارا اور اس کی حفاظت بھی ہم ہی کرنے والے ہیں ۔

صاحبو ! قرآن متواتر ہے ۔ حدیث غیر متواتر ہے ۔ اگر قرآن پر سے اعتماد اُٹھ جائے تو پھر دین کہاں ؟ اور اسلام کدھر ؟ بے دین لوگوں کی ایک عادت ہے کہ ہمیشہ قرآن پر اعتراض کریں ، اس میں کمی زیادتی ثابت کریں ۔ اس میں تغیر و تبدل کا دعویٰ کریں ۔ بعض بھولے نادان ان ظالموں کی کارروائیوں سے واقف نہیں ۔ ایک منافق مسلمان نما نے ایک شوشہ چھوڑا ۔ بھولے مسلمان نے ان کی روایت کی ۔ انھیں معلوم نہیں کہ قرآن متواتر ہے ۔ متواتر کے خلاف صحیح سے صحیح خبر آحاد ناقابلِ قبول ہے ۔ کجا یہ بے سروپا باتیں ، بے تک دعوے ۔ مجھے قرآنِ شریف حضرت عثمان غنیؓ ، حضرت علیؓ ابن ابی طالب ، زید بن ثابتؓ ۔ ابی بن کعبؓ ۔ عبداللہ بن مسعود رضوان اللہ علیہم سے پہنچا ہے ۔ اس کے خلاف میں ایک لفظ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ۔

ایک نادان کہتا ہے کہ بعض آیتیں منسوخ التلاوت بھی ہیں ۔ ایک دوسرا ظالم کہتا ہے کہ قرآنِ شریف میں کمی زیادتی ہوگئی ہے ۔ اس کا صحیح نسخہ ہمارے امام کے پاس ہے جو قیامت کے قریب نکلے گا ۔ یہ لوگ دشمنانِ دین ہیں ۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان کے کہے پر کچھ توجہ نہ کریں ۔ جس کی حفاظت کا خدا ذمہ لے ، اس میں تغیر و تبدل کس طرح ممکن ہے ؟ جو لوگ قرآن شریف میں کمی زیادت کے قائل ہیں وہ صرف صحابہ ہی پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ وہ حضرت علیؓ اور دیگر ائمہ پر بھی اعتراض کرتے ہیں ۔ تمام اہلِ بیت اسی قرآن کی روایت کرتے تھے ۔ اسی کی تعلیم دیتے تھے ۔ ان کی ہفوات ، ان کی بکواس اس قابل نہیں کہ کوئی عقلِ سلیم اور دینِ مستقیم رکھنے والا اس پر کوئی توجہ کرے ۔ حقیقت میں یہ لوگ خدائے تعالیٰ پر اعتراض

قرآن متواتر ہے اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے

کرتے ہیں کہ حفاظت کرنے کا وعدہ تو فرمایا مگر حفاظت نہ کرسکا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۰﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور یقیناً ہم نے بھیجا، ہم نے رسول بنایا۔ مِنْ قَبْلِکَ ؛ تم سے پہلے۔ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ ؛ پہلے لوگوں کے گروہوں میں۔ شِیَعٌ جمع شِیْعَۃٌ ؛ گروہ۔

ترجمہ:- اور یقیناً ہم نے پہلے، گزشتہ گروہوں میں پیغمبر بھیجے ہیں (یعنے تمہیں پیغمبر بناکر بھیجنا کوئی نئی بات نہیں ہے)

مگر پیغمبروں سے ان لوگوں کا سلوک کیا رہا۔؟

وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾

وَمَایَاْتِیْهِمْ ؛ اوران کے پاس نہیں آتا۔ مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ کوئی رسول۔ مِنْ زائد ہے۔ یَاْتِیْهِمْ کا فاعل ہے۔ اِلَّا کَانُوْا ؛ مگر وہ لوگ تھے۔ بِهٖ ؛ اس پیغمبر سے۔ یَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ ہنسی اُڑاتے۔ مذاق کرتے۔ ٹھٹول کرتے، پیغمبر کو بناتے۔ استہزاء کرتے۔

ترجمہ:- اوران کے پاس کوئی پیغمبر نہ آتا مگر یہ لوگ اس کی ہنسی اُڑاتے۔

صاحبو! علماء سے آج کل کے جاہل مذاق کریں، ان کو بے وقوف سمجھیں تو کچھ ناخوشی کی بات نہیں۔ بلکہ یہ ہم کو پیغمبروں کا ترکہ ملا ہے۔ ان کے بزرگ پیغمبروں پر ہنستے تھے۔ یہ ہم پر ہنستے ہیں۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے کہا کہ جامعہ عثمانیہ میں دو شعبے ہیں۔ ایک شعبۂ فنون ہے اور ایک شعبۂ جنون یعنی دینیات۔ میں نے کہا آپ کے اس فرمانے سے میں بہت خوش ہوا۔ اس واسطے کہ آپ کے بزرگ ہمارے بزرگوں کو مجنون ہی کہتے چلے آئے ہیں۔ آپ نے ان کی اتّباع میں شعبۂ دینیات کو شعبۂ جنون کہا۔ یہ نئے قسم کا مذاق نہیں۔ یہ تو نسلاً بعد نسلٍ چلا آرہا ہے۔ وہ صاحب تھے سیّد۔ سن کر بہت ناخوش ہوئے اور کہا کہ میں سیّد ہوں۔ کچھ عتبہ، شیبہ کی اولاد سے نہیں ہوں۔ وہاں میرے ایک اور دوست بیٹھے ہوئے تھے، اُنھوں نے کہا کہ آپ پیغمبر زادے ہوتے تو ان کی یادگار کے مٹانے میں ایسی کوشش نہ کرتے۔

پیغمبروں کا مذاق اُڑایا گیا تو علماء کیا حیثیت رکھتے ہیں

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۲﴾

کَذٰلِکَ ؛ اسی طرح۔ نَسْلُکُهٗ ؛ ہم داخل کرتے ہیں۔ سُلُوْک ؛ رستہ چلنا، رستہ چلانا۔ مَسْلَک ؛ راستہ۔ سَالِک ؛ راستہ چلنے والا فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ؛ مجرموں کے دلوں میں۔

ترجمہ:- ہم اسی طرح مجرموں کے دلوں میں ڈالتے ہیں۔ (بدمعاشوں کے دلوں میں بدمعاشی ڈالتے ہیں)۔

لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾

لَایُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ؛ وہ اس پر ایمان نہیں لاتے ، ہمارے کہے پر یقین نہیں کرتے ۔ ہم لاکھ سکھاتے ہیں ، تعلیم دیتے ہیں مگر وہ کب مانتے ہیں ۔ وَقَدْخَلَتْ ؛ اور اسی طرح گزرا ہے ۔ خَـلَا یَخْلُوْ ؛ خالی ہونا ، گزرنا ۔ سُنَّۃُ الْاَوَّلِیْنَ ؛ اوّل لوگوں کا طریقہ ۔ گزشتہ لوگوں کی یہی سنت رہی ، یہی چال رہی ، یہی رنگ رہا ، یہی ڈھنگ رہا ۔

ترجمہ :- وہ اس پر کب ایمان لاتے ہیں ؟ گزشتہ لوگوں کا بھی یہی طریقہ تھا ۔

جو لوگ ایمان دار نہیں ۔ وہ ہمیشہ سے پیغمبروں سے ٹھٹول کرتے رہے ۔ ان کی تعلیم پر کاربند نہیں ہوئے ۔ ان کی فطرت ہی ناقص تھی ۔ ان کا عینِ ثابتہ خراب تھا ۔ اس لئے صحیح راستہ پر نہیں چلے ۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾

وَلَوْ فَتَحْنَا ؛ اور اگر ہم کھولیں ۔ عَلَیْھِمْ ؛ اُن پر ۔ بَابًا ؛ کسی دروازے کو ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان کا ۔ فَظَلُّوْافِیْہِ ؛ تو اس میں ہوجائیں گے ۔ ظَلَّ ، یَظَلُّ ؛ دن کے وقت کوئی کام کرنا ۔ افعالِ ناقصہ سے ہے ۔ یَعْرُجُوْنَ ؛ چڑھیں گے ۔ مِعْرَاجٌ ؛ سیڑھی ۔ عروج ؛ ترقی

ترجمہ :- اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اس میں چڑھنے بھی لگیں ۔ (تب بھی وہ یقین نہ کریں) ۔

کیا کہیں گے !

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ ع

لَقَالُوْا ؛ تو کہیں گے ۔ اِنَّـمَا سُکِّرَتْ اَبْصَارُنَا ؛ ہماری آنکھوں پر تو نظر بندی کی گئی ہے ، پردہ ڈال دیا گیا ہے ۔ سَکْرٌ ؛ روکنا ۔ سُکْرٌ ؛ عقل کا ڈھانک دیا جانا ۔ بَل نَحْنُ ؛ بلکہ ہم ۔ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ؛ سحرزدہ قوم ہیں ۔ ہم پر جادو کردیا گیا ہے ۔ کوئی صحیح بات سجھائی نہیں دیتی ۔ یہ ظالم لاکھ معجزے دیکھیں ۔ لاکھ کرشمۂ قدرت کا مطالعہ کریں ۔ ہمیشہ حیلے حوالے کریں گے ۔ نہ ماننے ہیں نہ مانیں گے ۔ کیسی ہی واضح بات کیوں نہ ہو ۔ کبھی یہ نہ کہیں گے کہ یہ واقعی بات ہے ۔ بلکہ دعویٰ کریں گے کہ ہماری نظر بندی کی گئی ہے ۔ ہم پر جادو ہوا ہے اس لئے ایسا نظر آتا ہے ۔

ترجمہ :- تو کہیں گے کہ ہماری آنکھوں پر پردہ ڈال دیا گیا ہے ۔ ہماری نظر بندی کی گئی ہے ۔ بلکہ ہم ہیں ایسی قوم جو مسحور ہے ، سحر زدہ ہے (جس سے ہم کو خلاف واقعہ نظر آتا ہے) ۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾

وَلَـقَـدْ جَعَلْنَا ؛ اور ہم نے بنایا ۔ ہم نے کیا ۔ فِی السَّمَآءِ ؛ آسمان میں ۔ بُـرُوْجًا ؛ بروج ۔ کہیں بروج ہے کہیں کواکب ہے ۔ وَزَیَّنّٰھَا ؛ اور ہم نے اس کو زینت دی ، آراستہ کیا ۔ لِلنّٰظِرِیْنَ ؛ دیکھنے والوں کے لئے ۔

- ع ۵ -
جن کے دلوں میں ایمان نہیں وہ کرشمہ ہائے قدرت کو بھی کرشمہ نہیں مانتے

ترجمہ :- اور ہم نے آسمان میں برج بنائے (وہ برج ستاروں کے ہیں لہذا) دیکھنے والوں کے لئے ہم نے ان کو آراستہ کیا (خوبصورت بنایا) ۔

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝١٧

وَحَفِظْنٰهَا ؛ اور ہم نے ان بروج اور ستاروں کی حفاظت کی ہے ۔ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ؛ ہر مردود شیطان سے ۔ شَطَنْ ؛ دور ہونا رَجْمٌ ؛ پتھر مارنا سنگسار کرنا ۔ رَجِيْمٍ ؛ مردود، ملعون ۔

ترجمہ :- اور ہم نے آسمان کی حفاظت کی ہے ہر شیطانِ (مردود) رجیم سے ۔

شیطان الانس سے اس طرح حفاظت کی گئی ہے کہ لاکھ فلسفی کوشش کریں، ہیئت داں اپنی دور بین لگا لگا کر دیکھیں اپنے شیطانی عقول کو کام میں لائیں، خدا کی خدائی پوری طور سے نہ کبھی سمجھ میں آئی ہے، نہ آئے گی ۔ اور شیطان الجن سے اس طرح حفاظت کی گئی ہے کہ ان کی بھی دوڑ تھوڑی ہی ہے ۔ اصل میں یہ شیاطین زمین کے ہیں ۔ خدا کی خدائی میں کیا ہماری زمین، اور کیا اس میں رہنے والے آدمی یا جن، اور کیا ہمارا آفتاب ۔ ہر ایک ثابتہ آفتاب ہے اور ہمارے آفتاب سے کئی گنا بڑا ۔ یہ کہکشاں، مجرۃ، ملکی وے کروڑھا کروڑ آفتابوں پر مشتمل ہے ۔ جہاں تک نہ انسان کی رسائی ہے نہ شیطان کی ۔ دوڑتے ہیں مگر آخر ہار جاتے ہیں ۔ تھک کر بیٹھ جاتے ہیں ۔ یہ خدا کی خدائی ہے ۔ اس کی حقیقت، اس کی انتہا، اس کی منتہیٰ کسی کی سمجھ میں آئی ہے نہ آئے گی ۔ دو چار باتیں نجومی کو بھی معلوم ہوجاتی ہیں ۔ کچھ ہیئت دان کو معلوم ہوجاتی ہیں ۔ کچھ ارواحِ خبیثہ کو معلوم ہوجاتی ہیں ۔ کچھ جنوں کو معلوم ہوتی ہیں ۔ کچھ ان پر دل سے لگتے لگائے جاتے ہیں ۔ حاشیے چڑھائے جاتے ہیں ۔ بات کا بتنگڑ بنایا جاتا ہے ۔ مگر ہوا کیا ۔ وہی ڈھاک کے تین پات ۔ کہاں تک دوڑ لگائی وہی زمین اور اس کی حوالی تک ۔ گرگٹ کی دوڑ باڑھ تک ۔ آخر میں کہنا پڑتا ہے ۔ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۔

خدا کی خدائی نہ کبھی سمجھ میں آئی ہے نہ آئے گی

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝١٨

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ ؛ مگر جو چوری سے سن لے، کچھ چھپ چھپا کر معلوم کرلے ۔ فَاَتْبَعَهٗ ؛ تو اس کے پیچھے لگتا ہے ۔ تو اس کے بعد آتا ہے ۔ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ؛ روشن تارا، روشن کرنے والا انگارہ، روشن شعلہ ۔

ترجمہ :- ہاں جو چھپ چھپا کر کچھ سن لے ۔ (کچھ قیاسات لگالے، کچھ بات کا بتنگڑ بنالے) تو اس کے بعد نہایت ہی روشن شعلہ آجاتا ہے ۔

صاحبو ! اس آیت کے معنے بتانے اور اس کا مصداق بیان کرنے میں لوگ مختلف الرّائے ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیاطین آسمان کی طرف جاتے ہیں، فرشتوں کی کچھ باتیں سنتے ہیں ۔ ان پر یہ ٹوٹنے والے تارے گرتے ہیں اور وہ بھاگ کر

زمین کی طرف آجاتے ہیں ۔ زمین پر اپنے ہم رنگوں کو اپنے تابعین کو کچھ غیب کی باتیں بتا دیتے ہیں ۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نجوم اور ہئیت کے ذریعہ سے شیاطین الانس یعنی فلسفی ، ہئیت داں اور نجومی کچھ اپنے دل سے لگتے لگاتے ہیں ۔ کچھ ان ستاروں سے اور ان کی رفتار اور چال سے بعض احکام معلوم کرلیتے ہیں ۔ مگر ان قیاسی اور وہمی باتوں کے ساتھ ایک قطعی اور یقینی بات بھی انبیائے عظام و اولیائے کرام کے ذریعہ سے لوگوں کو معلوم کراتا ہے ۔ بہرحال شیاطین الانس اور شیاطین الجن دونوں کو کچھ احکام ، کچھ مسائل معلوم ہوجاتے ہیں ۔ مگر وہ ہیں چوری چھپی کے ۔ آیاتِ قرآنی ، حقائقِ الٰہیہ ، وحیِ الٰہی کے مقابل سب ہیچ پوچ ہیں ۔ ان کے اوہام کو جلاکر خاکِ سیاہ کردیتے ہیں ۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا ؛ اور زمین کو ہم نے پھیلایا ۔ مَدَّ ۔ یَمُدُّ ۔ مَدًّا ؛ کھینچنا ، زیادہ کرنا ۔ اسی سے مَدَدْ ہے ۔ اِمْدَاد ہے ۔ وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا ؛ اور ہم نے زمین میں رکھا ۔ ڈالا ۔ بنایا ۔ پیدا کیا ۔ رَوَاسِيَ ؛ پہاڑوں کو ۔ رسَا ۔ مضبوط گتھا ۔ اَرْسٰی ؛ لنگر ڈالا ۔ پہاڑ بھی ایسے ہیں جیسے کشتی میں لنگر ۔ وَاَنْۢبَتْنَا ؛ اور ہم نے اُگایا ۔ نَبَتَ ۔ یَنْبُتُ ۔ نَبَاتًا ؛ اُگنا ۔ اَنْبَتَ ۔ یُنْبِتُ ۔ اِنْبَاتًا ؛ اُگانا ۔ اسی سے نباتات ہے ۔ درخت ، پودے ، بیلیں ، سبزہ ۔ فِيْهَا ؛ اسی زمین میں ۔ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ؛ ہر ایک چیز موزوں ، مناسب اندازے سے ، ناپ تول سے بالکل اقتضاء کے مطابق ۔

ترجمہ :- اور ہم نے زمین کو پھیلایا (رہائش کے قابل بنایا) اور اسی میں پہاڑ پیدا کئے اور ہر ایک چیز کو مناسب ناپ تول کے مطابق اس زمین میں پیدا کیا (اُگایا) ۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾

وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے پیدا کیا ، بنایا ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ فِيْهَا ؛ دنیا میں ۔ مَعَايِشَ ؛ سامانِ معیشت ۔ عَاشَ ۔ یَعِیْشُ ۔ عَیْشًا ؛ جینا ۔ مَعِیْشَتْ ؛ زندگی ، روزی ۔ مَعَاش ؛ سامانِ زندگی ۔ آج کل عیش روٹی کو کہتے ہیں ۔ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ ؛ اور اس کے لئے بھی جس کو تم نہیں ہو ۔ بِرٰزِقِيْنَ ؛ رزق دینے والے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تمہارے لئے اُس میں تمہاری معیشت اور روزی کا سامان بنایا اور اس کیلئے بھی (جس کو تم کچھ نہیں دیتے) جس کے تم رازق نہیں ہو ۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ ؛ اور کوئی چیز نہیں ۔ یہاں اِنْ نافیہ ہے شرطیہ نہیں مِنْ زائد ہے ۔ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ کے معنے ہیں مَاشَیْءٌ ۔ اِلَّا عِنْدَنَا ؛ مگر ہمارے پاس ۔ خَزَآئِنُهٗ ؛ اس کے خزانے ہیں ۔

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تری گلی میں ÷ دنیا تری گلی میں عقبےٰ تری گلی میں (حسرت صدیقی)

وَمَا نُنَزِّلُهٗ ؛ اور ہم نہیں اُتارتے ، نازل نہیں کرتے ، دیتے ۔ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ؛ مگر مناسب اندازے سے ۔

ترجمہ :- ہمارے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں (اس میں سب کچھ ہے) مگر ہم اتارتے ہیں اور دیتے ہیں تو مناسب اندازے سے ۔

دیتا ہے ہر اک کو حکیم ÷ جس کی جیسی لیاقت ہے

تجدد امثال کی مثال چراغ کی لو

یہاں ایک عظیم مسئلہ ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ۔ خدائے تعالیٰ کے پاس ہر شئے کثیر ہے خواہ جزئی ہو یا کلّی ۔ ان کے خیال میں عبدالقدیر صدیقی بھی لاکھوں ہزاروں ہیں ۔ اس کے اعمال مجسم ہوکر اسی کی شکل کے رہتے ہیں انسان عالمِ شہادت میں ہے تو عالمِ مثال میں بھی ہے ۔ عالمِ ارواح میں بھی ہے ۔ ان کے مقابل ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس ہر آن ہر لحظہ ایک دوسرا ہی انسان رہتا ہے ۔ گھنٹہ بھر پہلے کا عبدالقدیر کچھ اور تھا اور اس کے بعد کا کچھ اور ہے ۔ تجلیِ الٰہی میں عود نہیں ، تکرار نہیں ۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ؛ ہر چیز بدلتی چلی جارہی ہے ۔ آپ چراغ کی ''لو'' کو سمجھ رہے ہو کہ یکساں قائم ہے ۔ نہیں ، شعلہ دھواں بن کر اُڑ رہا ہے اور تیل شعلہ کا قائم مقام بن رہا ہے ۔ قہرِ احدیت سے ہر شئے فنا ہورہی ہے اور اس کی رحمانیت سے پھر موجود ہورہی ہے ۔ ایک سلسلہ ہے کہ چلا جارہا ہے ۔ یہ ''وہ ہے'' کہنے کے لئے صرف عینِ ثابتہ کا سہارا ہے جو معلومِ الٰہی ہونے کی وجہ سے ازلی ؛ ابدی ، دائم ، قائم ہے ۔ اس مسئلہ کو تجددِ امثال کہتے ہیں ۔ یاد رکھو کہ تغیرات مادّیات میں ہورہے ہیں ۔ علویات اور روحانیت میں نہیں ہورہے ہیں ۔ جزا اور سزا میں اصل روح ہے اور وہی بالذات عالم ہے ۔ اسی واسطے قیامت میں جزا وسزا ہے ۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾

وَاَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے بھیجا ، رواں کیا ، چلایا ۔ اَلرِّيٰحَ ؛ ہوا کو ۔ اکثر رِيَاحٌ اچھی جگہ اور رِيْحٌ ؛ بری جگہ استعمال کئے جاتے ہیں ۔ لَوَاقِحَ ؛ باردار ۔ وہ ہوا جس سے پانی برسے ۔ ابرآلود ۔ لَاقِحٌ کی جمع ہے ۔ لِقْحَةٌ ۔ حاملہ اونٹنی ۔ رِيْحٌ عَقِيْمٌ ۔ بانجھ ہوا یعنی جس سے فائدہ نہ ہو ۔ فَاَنْزَلْنَا ؛ پھر ہم نے اُتارا ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ، بلندی سے ، تمہارے سروں کے اوپر سے ۔ مَآءً ؛ پانی ۔ فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ؛ پھر ہم نے تم کو وہ پانی پلایا ۔ اَسْقَيْنٰكُمْ ۔ اَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۔ هُوْ کی ضمیر مَاء کی طرف پھرتی ہے ۔ وَمَآ اَنْتُمْ ؛ اور تم نہیں ہو لَهٗ ؛ اس پانی کو ۔ بِخٰزِنِيْنَ ؛ جمع کرنے والے ، ذخیرہ بنانے والے ، خزانہ دار ۔

ترجمہ :- اور ہم نے باردار ہوائیں بھیجیں (پانی سے بھری ہوئی ہوائیں) پھر ہم نے آسمان سے پانی برسایا اور اس پانی کو تم کو پلایا اور تم اس (پانی) کے خزانہ دار تو تھے نہیں ۔ (یعنی پانی ہمارے خزانہ قدرت میں ہے نہ کہ تمہارے ہاتھ میں) ۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَاِنَّا ؛ اور بے شک ہم ۔ لَنَحْنُ نُحْيِ وَنُمِيْتُ ؛ ہم ہی حیات دیتے ہیں اور موت ۔ جلاتے بھی ہم ہی ہیں اور مارتے بھی ہم ہی ہیں ۔ ہم ہی زندہ کرتے ہیں ۔ اور ہم ہی مارتے ہیں ۔ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ؛ اور ہم ہی سب کے وارث ہیں کیونکہ سب مرنے والے ہیں اور ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے ۔

ترجمہ :- اور بے شک ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی (سب کے) وارث ہیں ۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

وَلَقَدْ عَلِمْنَا ؛ اور ہم کو خوب معلوم ہے ۔ ہم خوب جانتے ہیں ۔ اَلْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ ؛ تم میں کے پہلوں کو ، اور تم میں کے تقدیم کرنے والوں اور آگے بڑھنے والوں کو ۔ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ؛ اور تم میں سے پچھلوں کو بھی خوب جانتے ہیں ۔ نیز خیر کے کام میں تقدیم کرنے والوں اور تاخیر کرنے والوں ، دونوں کو ہم خوب جانتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم خوب جانتے ہیں تم میں کے اگلوں اور پچھلوں (اور تقدیم و تاخیر کرنے والوں) کو ۔
(کون راہِ خدا میں پیشوائی کرتے ہیں اور کون پسپائی) ۔

ع۲

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾

وَ اِنَّ رَبَّكَ ؛ اور بے شک تمہارا رب ۔ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؛ وہی ان کا حشر کرے گا ۔ وہی ان کو سمیٹے گا اور اکٹھا کرے گا ۔ ایک دن حشر کے میدان میں اس کے سامنے جواب دہی کو حاضر ہونا پڑے گا ۔ مگر یہ قیامت ہوگی کب ؟ یہ حشر کب ہوگا ؟ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ؛ بیشک وہ حکمت والا اور علم والا ہے ، ہر کام حکمت سے اور جان بوجھ کر کرتا ہے ۔ جب قیامت کا وقت آئے گا تو سب کا حشر کرے گا ۔ قیامت قیامت کیا پکار رہے ہو ۔ مر جاؤ گے تو تمہاری قیامت تو ہو چکے گی ۔

ترجمہ :- اور بے شک تمہارا ربّ وہی ان کا حشر کرے گا ۔ بے شک وہ حکمت والا اور علم والا ہے ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ ؛ اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ، بنایا ۔ خَلَقَ ؛ پیدا کیا ، اندازہ کیا ۔ مِنْ صَلْصَالٍ ؛ مٹی سے کھنکھاتی ہوئی ، بجنے والی مٹی سے ، پختہ مٹی سے ۔ مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ؛ سیاہ ، بودار گارے سے ، کیچڑ سے ۔ حَمَاٌ ۔ حَمْأَةٌ ؛ متغیر مٹی ، سیاہ کیچڑ ۔ مَسْنُوْنٍ ؛ متغیر ، بدبودار ۔ سِنٌّ ؛ دانت ۔ سِن ؛ عمر ۔ کیونکہ جانوروں کی عمر دانتوں سے معلوم ہوتی ہے ۔ سَنَّ ؛ صاف کیا ، صیقل کیا ۔ مَسْنُوْن کے معنے بعض لوگوں نے مُصَوَّرْ یعنی '' صورت دیا ہوا '' کئے ہیں ۔ سَنَّ ؛ جاری کیا ، طریقہ ڈالا ۔ سُنَّتٌ ؛ طریقہ ۔ غرض کہ انسان کی اصل ، مٹی اور کیچڑ سے ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے انسان کو مٹی سے ، وہ بھی متغیر مٹی سے پیدا کیا ۔

انسان کی اصل مٹی اور کیچڑ ہے

انسان کے جسم کا مٹی سے پیدا ہونا ظاہر کرتا ہے ۔ اور اس بیان سے مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی ذلّت کی حالت پر غور کرے کہ ہم کیا تھے ؟ اور خدا نے ہم کو کیسا خوبصورت بنادیا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابتدائی حالت باریک باریک اجزاء سے ہے جس کو ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا کہتے ہیں (الفرقان : آیت ۲۳) ۔ اجزاء آپس میں قریب ہوتے گئے اور ایک نرم اور ڈِھلڈِھلا جسم پیدا ہوا ۔ جس کو نمبولا کہتے ہیں ۔ نمبولا ایک گرم اور روشن حالت ہے ، پھر ہوا اور گیس کی صورت پیدا ہوئی ۔ پھر پانی اور مائع کی حالت پیدا ہوئی ۔ پھر جامد اور مٹی کی صورت پیدا ہوئی ۔ پھر زمین اور پتھر کی باری آئی ۔ پھر مٹی میں نشو ونما آیا تو نباتات بنے ۔ نباتات کی ترقی کی حالت لجالو یعنے شرمندہ کا درخت ہے کہ ہاتھ لگتے ہی سمٹ جاتا ہے ۔ یا کھجور کا درخت ہے ۔ پھر حیوانات کا ابتدائی مرحلہ اسپنج اور جونک وغیرہ ہیں ۔ اور اعلےٰ درجہ بندر لنگور اور گوریلا ہے ۔ پھر انسان کا ادنیٰ درجہ جاہل بچہ اور اس کا انتہائی درجہ پیغمبر اور اولیائے عظام ہیں ۔

آج کل ایک مسئلہ زیرِ بحث ہے کہ کیا بندر ترقی کر کے انسان بنا ہے ؟ یا مٹی پر آفتاب اور دیگر ستاروں کے نور کے پڑنے سے انسان وجود میں آیا ہے ۔ سانپ ، بچھو ، کیڑے حتّٰی کہ جُوئیں جو سر میں پڑتی ہیں میل سے پیدا ہوتی ہیں ۔ ہم کو اُن سب بحثوں سے کوئی غرض نہیں ۔ خدائے تعالیٰ کا مقصد تو یہ ہے کہ اپنی ذلیل حالت پر انسان ، کہ وہ مٹی کا بنا ہوا ہے ، خواہ حالات بدل بدل کر یا مختلف انوار کے مٹی پر پڑنے سے ، عبرت لے ۔ اور یہ مٹی سے بنا ہوا انسان خاکساری اختیار کرے ۔

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

وَالْجَآنَّ ؛ اور جن ، اس کے مادّے میں چھپنا ہے ۔ انسان نظر آتا ہے اور جن عام طور سے نظر نہیں آتے ۔ اسی سے جنون ہے ، یعنی عقل کا ڈھک جانا ۔ جَانٌّ ؛ سانپ جو بلوں میں چھپا ہوا رہتا ہے ۔ مِجَنٌّ ؛ سپر جو سپاہی کو بچاتی اور اس کے جسم کو ڈھانکتی ہے ۔ بعض کہتے ہیں کہ جَانٌّ ابتدائی جن کا نام ہے جیسے 'اٰدَمْ' ابتدائی آدمی کا ۔ جَانٌّ شیطان کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی نظر نہیں آتا ۔ خَلَقْنٰهُ ؛ ہم نے اس کو پیدا کیا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ انسان سے پہلے ۔ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ؛ تیز سخت آگ سے ۔ سَمُوْمٍ ؛ تیز گرم ہوا ۔ زہریلی ہوا ۔ سُمْ ۔ سُمٌّ ؛ زہر ۔ سَمّ ؛ سوئی کا ناکہ ۔

ترجمہ :- اور ہم نے جنوں کو اس سے پہلے سخت تیز آگ سے پیدا کیا ۔

انسان میں خاکساری ہے ، وقار اور متانت ہے اور جن میں تیزی ، غصہ ۔ عام طور پر انسان سے جن لطیف ہے ۔ لہذا جن نظر نہیں آتے ۔ اور جب انسان میں لطافت پیدا ہوتی ہے ، نورانیت بڑھتی ہے تو جن ، انسان کو نہیں دیکھ سکتے اور انسان جن کو دیکھ لیتا ہے ۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾

وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ ؛ اور یاد کرو ، خیال رکھو ، جب کہ تمہارے رب نے کہا ۔ لِلْمَلٰٓئِکَةِ ؛ فرشتوں کو ۔ فرشتوں میں بہ نسبت جن اور عام انسانوں کے نورانیت ہے ۔ مگر انسان جب اپنے کمال پر آتا ہے تو سب سے اعلےٰ وارفع درجہ کو پہنچ جاتا ہے ۔

ان جگہوں سے یعنی ٹھیکری ماٹی کا گارا ۔ بنا ۔ انسان خاک ہی کا قول ہے ۔

اِنِّيْ خَالِقٌ ؛ میں تو پیدا کرنے والا ہوں ۔ بَشَرًا ؛ انسان کو ۔ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ؛ مٹی ، سیاہ کیچڑ سے جو متغیر ہو گیا ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ تمہارے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک متغیر مٹی سے انسان پیدا کرنے والا ہوں ۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ ؛ پھر جب میں اس کو درست کردوں ، تکمیل کو پہنچادوں ۔ وَنَفَخْتُ فِيْهِ ؛ اور اس میں پھونک دوں ۔ مِنْ رُّوْحِيْ ؛ اپنی روح سے جس سے حرکت ہے ۔ رَاحَ ، يَرُوْحُ ۔ گیا ۔ مِرْوَاحٌ ؛ پنکھا ۔ رَاحٌ ؛ شراب جو جسم میں گھس جاتی ہے ، تیزی سے دل و دماغ پر چھا جاتی ہے ۔ سب روحیں جانداروں میں خدا ہی کی دی ہوئی ہیں ۔ مگر خدائے تعالیٰ نے اپنی طرف انسان کی روح کو اس لئے اضافت دی ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا مظہر ہے۔ عرشِ اعظم سے اوپر انسان پہنچتا ہے ۔ دوسرے ۔

اگر سر موئے برتر پرم ÷ فروغِ تجلّی بسوزد پرم

(اگر میں یہاں سے بال برابر بھی اوپر اُڑوں تو تجلی کی فراوانی میرے پَر جلا ڈالے گی) ☆

کہہ کر بیٹھ جاتے ہیں ۔ فَقَعُوْا ؛ تو تم گر جاؤ ۔ لَهٗ ۔ اس کے لئے ۔ انسان کے لئے ۔ سٰجِدِيْنَ ؛ سجدہ کرتے ہوئے ۔ انسان کے سامنے سجدہ میں جاؤ ۔

ترجمہ :- پھر جب میں مکمل انسان بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں (اور وہ میرے تحتِ حکم حرکت کرے) تو اس کے سامنے سجدہ میں گر جاؤ ۔

واضح ہو کہ رسولِ خدا ﷺ سے پہلے کمتر ، بزرگ تر کو سجدۂ تعظیمی کرتا تھا ۔ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا ۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا ۔ رسولِ خدا ﷺ نے سجدہ کو اس لئے حرام کردیا کہ وہ مظنۂ شرک ہے ۔ اور یہ غایت درجہ کی احتیاط ہے ۔ آخر خدا کے لئے کچھ تو رکھنا چاہیئے ۔ سجدہ میں نہایت عاجزی ہے کہ سر زمین پر رکھ دیا جاتا ہے لہٰذا اب کوئی کسی کو سجدۂ تعظیمی بھی نہیں کرسکتا ۔ کرے گا تو گنہگار ہوگا ، رسولِ خدا ﷺ کی مخالفت کرے گا ۔

کیا سجدہ شرک ہے؟ بے شک سجدۂ عبودیت شرک ہے ۔ کسی کو خدا سمجھ کر سجدہ کرنا یقیناً شرک ہے ۔ اور سجدہ تعظیمی پہلے جائز تھا اب منع کیا گیا ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ نے سجدہ تعظیمی سے مخالفت فرمائی ہے ۔

سجدہ کی ممانعت خبرِ مشہور سے ثابت ہے ۔ جن لوگوں نے اسلام سے پہلے سجدہ تعظیمی کیا ہے حکمِ الٰہی اور وحی سے کیا ہے ۔ اب کوئی شخص وحی سے سجدہ کیوں کر کرسکے گا ۔ صاحبِ وحی نے تو ممانعت کردی ۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

پہلا سجدہ تعظیمی جائز تھا ۔ رسول اللہ ﷺ کی ممانعت کے بعد اب سجدہ تعظیمی گناہ ہے

☆ ترجمہ از اکیڈیمی

آدم کو سجدہ ان میں روحِ الٰہی کے سبب تھا

فَسَجَدَ ؛ پس سجدہ کیا۔ اَلْمَلٰٓئِكَةُ ؛فرشتوں نے۔ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ؛تمام۔ اکٹھا۔

ترجمہ :- پھر فرشتوں نے سب کے سب مل کر سجدہ کیا۔

(فرماں برداری اختیار کی۔ آدم کی بزرگی کو مان لیا جو ان کے علم کی وجہ سے تھی اور روح الٰہی کی وجہ سے تھی نہ کہ ان کے خاکی ہونے کی وجہ سے)۔

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣١﴾

اِلَّا اِبْلِيْسَ ؛ مگر ابلیس۔ اس نے نہ آدم کو سجدہ کیا اور نہ ان کی علمی بزرگی کو تسلیم کیا۔ اَبٰى ؛ انکار کیا۔ سرتابی کی۔ اکڑ گیا۔ اَبٰى - يَاْبٰى اِبَاءً ؛ انکار کرنا۔ نہ ماننا۔ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ؛ کہ ہو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ۔ یعنی اس نے فرشتوں کے ساتھ ہو کر آدم کو سجدہ نہیں کیا نہ ان کے تفوق کا اعتراف کیا۔

ترجمہ :- مگر ابلیس ؛ اس نے انکار کیا کہ ہو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ (یعنی ابلیس نے سجدہ نہیں کیا اور فرشتوں کے ساتھ سجدہ کرنے میں شریک نہیں ہوا)۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ يٰٓاِبْلِيْسُ ؛ اے ابلیس۔ اَبْلَسَ ؛ نا اُمید ہوا۔ مَالَكَ ؛ کیا چیز ہے تیرے پاس۔ تیرے پاس کیا وجہ ہے۔ تجھے ہو کیا گیا۔ اَلَّا تَكُوْنَ ؛ کہ تو نہ ہو۔ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ؛ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا : اے ابلیس ! تجھے ہو کیا گیا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شریک نہیں۔

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾

قَالَ ؛ (ابلیس نے) کہا۔ لَمْ اَكُنْ لِاَسْجُدَ ؛ میں کیوں سجدہ کرتا ! مجھ سے تو سجدہ کرنا ممکن نہیں۔ وہ بھی کس کو؟ لِبَشَرٍ ؛ ایک انسان کو۔ خَلَقْتَهٗ ؛ جس کو تو نے پیدا کیا۔ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ؛مٹی سے وہ بھی کالی، بدبودار اور سڑی ہوئی سے۔

ترجمہ :- (ابلیس نے) کہا مجھ سے تو سجدہ ہو نہیں سکتا کسی انسان کو جس کو تو نے پیدا کیا مٹی سے وہ بھی سیاہ، متغیر سڑی ہوئی مٹی سے۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٣٤﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَاخْرُجْ مِنْهَا ؛ چل یہاں سے نکل۔ فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ؛ تُو تو مردود ہے۔ تجھ پر پھٹکار ہے۔

تو سنگسار ہے۔

ترجمہ:- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا۔ چل یہاں سے نکل تو راندۂ درگاہ ہے (تُو مردود ہے)۔

وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾

وَ اِنَّ عَلَیْکَ اللَّعْنَةَ ؛ اور بے شک تجھ پر لعنت ہے۔ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ؛ روزِ جزا تک، قیامت کے دن تک۔

ترجمہ:- اور تجھ پر تو لعنت ہے روزِ جزا تک۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾

قَالَ رَبِّ ؛ ابلیس نے کہا کہ اے میرے رب! فَاَنْظِرْنِیْ ؛ پس مجھے مہلت دے، مجھے منتظر رکھ۔ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ؛ اس دن تک کہ لوگ قبروں میں سے اُٹھائے جائیں گے۔ یعنی قیامت کے دن تک۔

ترجمہ:-(ابلیس نے) کہا (بارِ خُدایا) میرے پروردگار! مجھے قیامت تک مہلت دے۔ (ابھی مبتلائے عذاب نہ کر)

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ؛ تو مہلت دادہ لوگوں میں سے ہے یعنی جس طرح آدم کو دنیا میں بھیج کر مہلت دی گئی ہے، تجھے بھی دی جاتی ہے۔

ترجمہ:- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تو مہلت دادہ لوگوں میں سے ہے۔

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾

اِلٰی ؛ تک۔ یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ؛ معلوم وقت کے دن تک۔

ترجمہ:- معلوم وقت کے دن تک (یعنے روزِ قیامت تک)۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾

قَالَ رَبِّ ؛ (شیطان نے) کہا اے میرے پروردگار! اے میرے رب! بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ ؛ اس وجہ سے کہ تو نے میرا اغوا کیا ہے۔ مجھے جاہل اور سرکش بنادیا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ تو نے مجھے سرکش بنادیا۔ تو نے مجھ پر جہالت کا حکم لگادیا۔ اور آدم علیہ السلام ہیں کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا۔ کہتے ہیں (اعراف: آیت ۲۳) تقدیر کے مسئلہ میں اچھا آدمی نقصان اور عیب کو اپنی طرف نسبت دیتا ہے اور اپنے عدمِ ذاتی کا قصور سمجھتا ہے۔ اپنے عینِ ثابتہ اور حقیقت کے ناقص ہونے کی طرف

منسوب کرتا ہے ۔ اور جو بد ہوتا ہے وہ بدی کو خدا پر ڈالتا ہے اور اپنے آپ کو بری الذمہ دکھاتا ہے ۔ شیطان جہاں آپ خراب ہوگیا ، مردود بارگاہ ربّ ہوگیا ہے وہ چڑھ کر دوسروں کو بھی مردود خراب کرنا چاہتا ہے ۔ لَاُ زَیِّنَنَّ ؛ میں ضرور زینت دار دکھاؤں گا ۔ خوبصورت بناؤں گا ۔ وہ سمجھیں گے کہ ہم بہت اچھا کام کر رہے ہیں ۔ لَهُمْ ؛ ان کے لئے ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ؛ اور ضرور میں سب لوگوں کو بھی سرکش بنادوں گا ۔ وہ تیرے احکام سے سرتابی کریں گے ، تیرے احکام پر عمل نہ کریں گے ۔

شیطان برے کاموں کو اچھا بنا کر پیش کرتا ہے ۔

ترجمہ :- (شیطان نے) کہا اے میرے رب ! چونکہ تو نے مجھے سرکش بنادیا ہے اب میں بھی اس سرزمین میں ان کو ان کے کام کو اچھے دکھاؤں گا (زیب و زینت والے یقین کراؤں گا) اور ضرور ان سب کو بھی سرکش بنادوں گا (کہ تیرے احکام کی پرواہ نہ کریں گے) ۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾

اِلَّا عِبَادَکَ ؛ مگر تیرے بندوں کو ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ اَلْمُخْلَصِیْنَ ؛ جو بااخلاص ہیں ۔ تیرے خالص بندے ہیں ۔ خلاصۂ عالم ہیں ۔ جن کو تو نے اپنی خالص بندگی کے لئے پیدا کیا ۔

ترجمہ :- مگر تیرے بندوں میں سے ان کو جو بااخلاص ہیں (گمراہ نہ بناسکوں گا) ۔

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ۔ هٰذَا صِرَاطٌ ؛ یہ ایک راستہ ہے ۔ عَلَیَّ ؛ بمعنی اِلَیَّ یعنے میری طرف ۔ مُسْتَقِیْمٌ ؛ سیدھا ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا ۔ مجھ تک پہنچنے کا یہ ایک سیدھا راستہ ہے (یعنی عبودیت اور اخلاص ہی سے آدمی خدا تک پہنچتا ہے) ۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾

اِنَّ عِبَادِیْ ؛ بے شک میرے بندے ۔ لَیْسَ لَکَ ؛ تجھے نہیں ہے ۔ تیرے لئے نہیں ہے ۔ عَلَیْهِمْ ؛ ان پر ۔ سُلْطٰنٌ ؛ تسلط ، غلبہ ۔ آدمی شیطان کے ہاتھ میں مجبور نہیں ہیں بلکہ شیطان کے بہکاوے میں آتے ہیں ۔ اس کا کہا مانتے اور اس کی اتباع کرتے ہیں ۔ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ ؛ مگر جس نے تیری اِتّباع کی ، تیرا کہا مانا ۔ تیری فرماں برداری کی ۔ تیرے قدم بہ قدم چلے ۔ مِنَ الْغٰوِیْنَ ؛ جاہلوں اور سرکشوں میں سے ۔

ترجمہ :- (او شیطان !) بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی زور ، کوئی تسلط نہیں ۔ مگر جاہلوں (نادانوں) میں سے جنھوں نے تیرا کہا مانا (تیری اتباع کی ۔ تیرے بہکانے میں آگئے) ۔

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٣﴾

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ ؛ اور بے شک جہنم ، دوزخ ۔ لَمَوْعِدُهُمْ ؛ ان کے وعدہ کی جگہ ہے ۔ اَجْمَعِيْنَ ؛ ان سب کی ۔

ترجمہ :- اور بے شک (قطعاً ، یقیناً) جہنم ان سب کے وعدہ کی جگہ ہے ۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿٤٤﴾ ع

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؛ اس دوزخ کے سات دروازے ہیں ۔ لِكُلِّ بَابٍ ؛ ہر دروازے ، ہر ایک حصہ ، ہر ایک قطعہ کے لئے ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ؛ ایک جز ہے الگ کیا ہوا ۔ ان کی قسمت میں آیا ہوا ۔ ان کے لئے خاص اور معین ۔

ترجمہ :- اس کے (جہنم کے) سات دروازے ہیں ۔ ان میں سے ہر دروازے کے لئے ایک حصہ جُدا کردیا گیا ہے (خاص کیا گیا ہے) ۔

صاحبو ! ذرا ان آیتوں پر غور کرو ۔ خوب توجہ سے دیکھو ۔ انسان جو اکڑتا ، پھولتا ، اپنے جامہ سے باہر ہورہا ہے کیا تھا ۔؟ مٹی اور سڑی ہوئی مٹی ۔ یا نطفہ ، غلیظ پانی ۔ نہانے کا باعث ۔ انسان کس بات پر پھولا ہے ، کیوں اتنا بھولا ہے ۔ جن اور شیطان آتشیں قسم کے مخلوق ہیں ۔ وہ اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ اور افضل سمجھتے ہیں ۔ ابلیس قومِ جن کا سرگروہ ہے ، سردار ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں ، فرشتوں اور جنات سب کا علمی امتحانِ مقابلہ لیا ۔ کون کامیاب ہوا ۔ یہ خاک کا بنا ہوا پُتلا انسان ، آدم علیہ السلام ۔ شیطان اس علمی امتحان مقابلہ میں تو ہار گیا ، فیل ہوگیا ۔ آتشیں خُو تھا ۔ طبیعت میں شر و فساد تھا ۔ اپنی ذات کی لطافت کا ادعا کرنے لگا ۔ اور خود کو انسان سے افضل ثابت کرنا چاہا ۔ اس نادان کو معلوم ہی نہیں کہ انسان میں اگر خاک ہے تو آگ کب نہیں ؟ انسان میں جامعیت ہے ۔ وہ خدائے تعالیٰ کا مظہرِ تام بن سکتا ہے ۔ یہ مسخرہ جانتا ہی نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے انسان کے لئے نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ فرمایا ۔

کیا مَلک میری حقیقت کو سمجھتے علویؔ ÷ ان کا اُستاد نہ سمجھا وہ معمّہ ہوں میں (علویؔ)

کونسی شئے ہے نہیں جو مجھ میں ÷ اک طلسمات کا پُتلا ہوں میں (حسرؔت صدیقی)

خاکش بدہن ۔ اس کی آنکھوں پر مٹی پڑگئی ۔ وہ آدم میں خاک کو تو دیکھتا ہے ۔ مگر اس میں روحِ الٰہی کو نہیں دیکھتا ۔ ابلیس بگڑ گیا اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی بہکانے کے لئے کمربستہ ہوگیا ۔

او شیطان ! تجھ پر پھٹکار ۔ خدا کی مار ۔ خدا کے خالص بندوں پر تیری کچھ نہ چلے گی ۔ تو اپنا تسلّط نہ جما سکے گا ۔ تو آگ سے بنا ہمیشہ جلتا رہ ۔ تو خدا کے بندوں کا کچھ نقصان نہ کرسکے گا ۔ جس کو خدا رکھے اُسے کون چکھے ۔

صاحبو ! ذرا غور کرو ۔ آدم کو سجدہ نہ کرنے سے ابلیس مردود درگاہِ خداوندی ہوگیا ۔ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ، خدا کو سجدہ نہیں کرتے وہ شیطان کے ممتاز شاگرد ہیں ۔ شیطان نے خدا کو سجدہ کرنے سے کب انکار کیا تھا ۔ یہ ہیں شیطان کے سپوت شاگرد کہ خدا کو سجدہ کرنے سے بھی انکار کررہے ہیں ۔ او مادہ پرست لیڈرو ! خدا کے لئے نہ سہی ، تنظیم کے خیال سے ، جماعت

شیطان آگ سے بنا ہے اور انسان میں جامعیت ہے

بندی کے خیال سے، فوجی انتظام کے خیال سے، کچھ آرام لینے کے خیال سے، کچھ ورزش کے خیال سے، پابندیٔ وقت کے خیال سے ہی نماز پڑھ لو۔ آخرت تو آخرت ہے۔ تمہاری دنیا بھی اچھی ہوجائے گی۔ سُستی کاہلی تمہاری دُور ہوجائے گی۔

دیکھو! شیطان کے شاگردوں کے لئے اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے؟ دوزخ ان کے وعدہ کی جگہ ہے۔ لوگ قسم قسم کے ہیں۔ ان میں داخل ہونے کے لئے بھی قسم قسم کے دروازے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

صاحبو! میں ایک نہایت اہم مسئلہ پر آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

قومیت کی تعریف اور اسلام کا نظریہ

قومیت کیا چیز ہے اور وہ کن اصول پر قائم ہوتی ہے۔ قومیت کا مدار باہمی تعاون پر ہے اور کاموں کو ذمہ داری سے لے کر کھڑے ہونے کو کہتے ہیں۔

بعض لوگوں کے پاس قومیت کا مدار خاندان پر ہے۔ کیونکہ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کے پاس قومیت کا مدار زمین پر ہے۔ انگریز الگ قوم ہے اور آئرش الگ۔ ان کے ملک اور زمین جُدا ہیں اور بعض کے پاس قومیت کا مدار رنگ پر ہے۔ امریکہ میں سپید پوست بھی ہیں اور حبشی بھی اور ایک ہی زبان اور ایک ہی مذہب رکھتے ہیں۔ مگر یہ دونوں الگ الگ ہی سمجھے جاتے ہیں اور ان کو دو قومیں کہا جاتا ہے۔ اسلام میں قومیت کا معیار مذہب، تقویٰ، مکارمِ اخلاق سب سے اہم توحید پر ہے۔ اپنی قوم کو اچھا سمجھنا اور دوسروں کو برا سمجھنا ایک بلائے عام ہے اور وبائے عظیم ہے۔ اسلام میں نہ ملک کا لحاظ ہے نہ زبان کا نہ رنگ کا نہ خاندان کا۔ ہر موحد، رسالت کا قائل کہیں کا ہو مسلم قوم میں داخل ہے۔

ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہر قوم اپنی قومیت پر اڑی ہوئی ہے۔ دوسروں کو اپنی قومیت میں شریک نہیں کرتی۔ چونکہ اسلام میں اسلامی تہذیب پر قومیت کا دار و مدار ہے لہذا دوسرے افراد کو اپنی قومیت میں شریک کیا جاتا ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں موسیٰ کی پراگندہ بھیڑ کے لئے ہوں۔ ایک دفعہ آپ سے کسی شخص نے کوئی مسئلہ پوچھا۔ وہ بنی اسرائیل میں سے نہ تھا۔ آپ نے فرمایا میں بیٹوں کی روٹی کتوں کے سامنے نہیں ڈالنا چاہتا۔ ہندو دھرم میں ہے کہ اگر کوئی غیر برہمن وید سنے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالنا چاہئیے۔ اسلام کی روز افزوں ترقی دیکھ کر اور مسلمانوں کی قومیت کے پھیلنے کو دیکھ کر غیر مسلم قوموں نے بھی دوسروں کو اپنے مذہب میں شامل کرنا شروع کردیا ہے۔

اچھا! یہ اپنی قوم کے اعلےٰ و ارفع ہونے اور دوسروں کو ذلیل سمجھنے کی کس نے ابتداء کی۔ اس کا کون محرکِ اوّل ہے؟ ابلیس سراپا تلبیس۔ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (اعراف: آیت ۱۲) کا نعرہ شیطان نے مارا۔ حالانکہ وہ آدم علیہ السلام سے علمی امتحان مقابلہ میں ہار چکا تھا۔ کوئی ہندو بھائیوں سے پوچھے، کیا برہمن قوم کا آدمی رام چندر جی مہاراج، لچھمن جی، بھرت جی، کرشن جی سے افضل ہے؟ حالانکہ یہ اوتار ہیں۔ جب برہمن سے غیر برہمن اپنے معارف و مکارمِ اخلاق کی وجہ سے اوتار بن گئے ہیں تو پھر خاندان وجہِ فضیلت نہیں رہا۔ اسی طرح یہود و نصاریٰ کا بنی اسرائیل کو غیر بنی اسرائیل سے افضل و برتر سمجھنا بھی غلط ہے۔ قوم آریا اپنے آپ کو دوسری قوموں سے افضل سمجھتے ہیں، صحرائے گوبی سے جو

ایشیائے کوچک میں ہے، نکل کر اکثر ممالک میں پھیل گئے ہیں۔ چونکہ ہندوستان کے برہمن اور دوسری اعلیٰ ذات والے نہ دوسروں کو اپنی قومیت میں شریک کرتے ہیں نہ ہندوستان کے اصلی باشندوں سے شادی بیاہ کرتے ہیں، نہ روٹی، نہ بیٹی، اس لئے دو ہزار سال گزر گئے مگر یہ لوگ بدیسی کے بدیسی رہ گئے۔

مسلمانوں پر غور کرو۔ عربوں کی اولاد ہندوستان میں ایک کروڑ سے زائد نہیں اور شادی بیاہ کرنے سے اولادِ عرب میں بھی ہندوستانی خون مل گیا ہے۔ اب بتایئے کہ اعلیٰ ذات والے غیر ملکی ہیں یا مسلمان۔ مسلمانوں کا تو کوئی خاص ملک نہیں۔ ان کا خدا ایک ہے۔ ان کا مذہب توحید کا ہے تو خدا کی خدائی کے بھی وہی مالک ہیں ؎

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا ÷ مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ نعمت کے ساتھ رحمت، عذاب کے ساتھ ثواب، بروں کے ساتھ نیکوں کا بھی ذکر کردیتا ہے تاکہ کسی قسم کی مایوسی نہ ہو۔ لہذا فرماتا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ بے شک متقی لوگ۔ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ؛ جنتوں اور چشموں میں ہیں۔ باغوں میں پانی کی کمی نہیں۔

ترجمہ:- بے شک متقی اور پرہیزگار لوگ جنتوں اور چشموں میں ہیں۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾

اُدْخُلُوْهَا ؛ تم ان (جنتوں) میں داخل ہو۔ بِسَلٰمٍ ؛ سلامتی کے ساتھ۔ اٰمِنِيْنَ ؛ امن و امان کے ساتھ۔

ترجمہ:- ان میں سلامتی سے، امن کے ساتھ داخل ہوجاؤ۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾

وَنَزَعْنَا ؛ اور ہم نے نکال دیا۔ نِزَاع ؛ جھگڑا۔ نَزْع ؛ قریب الموت حالت۔ جانکنی۔ مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ ؛ جو ان کے سینوں میں تھا۔ مِنْ غِلٍّ ؛ کدورت، کینہ، دشمنی۔ دلوں کی ساری کدورت دھودی جائے گی۔ اِخْوَانًا ؛ وہ ایسے رہیں گے جیسے بھائی بھائی۔ عَلٰى سُرُرٍ ؛ تختوں پر۔ جمع سَرِيْر ؛ تخت۔ مُتَقٰبِلِيْنَ ؛ ایک دوسرے کے مقابل۔ آمنے سامنے۔ روبرو۔

ترجمہ:- اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کدورت تھی (کینہ کپٹ تھا) سب نکال دیا (اور وہ اب آپس میں ایسے ہیں) جیسے بھائی بھائی، آمنے سامنے تختوں پر (بیٹھے ہوئے)۔

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾

لَا یَمَسُّهُمْ ؛ ان کو چھو تک نہ جائے گی ۔ مَس تک نہ کرے گی ۔ فِیْهَا ؛ ان جنتوں میں ۔ نَصَبٌ ؛ تھکن ۔ تعب، تکلیف ۔ بے قراری ۔ وَمَاهُمْ ؛ اور نہیں ہیں وہ ۔ مِنْهَا ؛ ان جنتوں سے ۔ بِمُخْرَجِیْنَ ؛ نکالے ہوئے ۔ اخراج کئے ہوئے ۔ وہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے ۔ کوئی اُنھیں جنّت سے نہ نکالے گا ۔

ترجمہ :- اُن میں اُن کو کسی قسم کی تکلیف نہیں اور نہ وہ اُن سے نکالے جائیں گے ۔ (یعنی جنت دائمی آرام گاہ ہے) ۔

نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾

نَبِّئْ ؛ خبر دو ۔ خوش خبری دو ۔ سنا دو ۔ اطلاع دو ۔ کن کو ؟ عِبَادِیْ ؛ میرے بندوں کو ۔ جمع عَبْدٌ ؛ اَنِّیْ ؛ کہ میں ۔ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؛ میں ہی غفور و رحیم ہوں ۔ مغفرت کرنا بھی میرا کام ہے اور رحم کرنا بھی میرا ۔ مغفرت بھی میں کروں گا اور رحم بھی میں ہی کروں گا ۔ ان کے گناہ بھی بخشوں گا اور ان کو بڑے مرتبوں سے میں ہی سرفراز کروں گا ۔

ترجمہ :- میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں ہی غفور و رحیم ہوں ۔

وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾

مسلمان کا ایمان بین الخوف و الرجاء رہتا ہے ۔ رحم کا نام سُن کر اللہ کے عذاب سے بے فکر نہ ہونا چاہئیے ۔ لہذا فرماتا ہے :

وَ اَنَّ عَذَابِیْ ؛ اور یہ کہ میرا عذاب ۔ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ؛ بڑا ہی دردناک ہے موجب رنج و الم ہے ۔

ترجمہ :- اور (میرے بندوں کو اس کی بھی اطلاع دو) کہ میرا عذاب المناک عذاب ہے ۔ (بڑا ہی پُر درد تکلیف رساں ہے) ۔

کلی حکم کے ساتھ ایک جزئیہ کو، ایک اس کے مصداق کو، ایک اس کی مثال کو بیان فرماتا ہے :-

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۵۱﴾

(وقف لازم)

وَنَبِّئْهُمْ ؛ اور لوگوں کو خبر دو ۔ عَنْ ضَیْفِ اِبْرَاهِیْمَ ؛ ابراہیم کے مہمان کی جو عذاب کے فرشتے تھے ۔

ترجمہ :- اور انھیں خبر کردو ابراہیم کے مہمان کے حال سے ۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾

اِذْ دَخَلُوْا ؛ جب کہ وہ فرشتے داخل ہوئے ۔ وہ مہمان اُترے ۔ عَلَیْهِ ؛ ابراہیم کے پاس ۔ فَقَالُوْا ؛ پھر ان فرشتوں نے کہا ۔ سَلٰمًا ؛ اَیْ نُسَلِّمُ سَلَامًا ؛ تم پر سلامتی ہو ۔ تم سلامت باکرامت رہو ۔ قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ اِنَّا مِنْكُمْ ؛ ہم تم سے ۔ وَجِلُوْنَ ؛ خائف ہیں ۔ ڈرتے ہیں ۔ گھبرائے ہوئے ہیں ۔ وَجَلٌ ؛ خوف ۔

ترجمہ :- جب وہ (فرشتے ابراہیم کے پاس پہنچے) ان کے گھر میں داخل ہوئے تو کہا تم سلامت رہو ۔(ابراہیم نے) کہا ہم تو تم سے ڈر رہے ہیں (خوف کھا رہے ہیں) ۔

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝٥٣

قَالُوْا ؛ فرشتوں نے کہا ۔ لَا تَوْجَلْ ؛ گھبراؤ نہیں ۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ ؛ ہم تجھے بشارت دیتے ہیں ، خوش خبری سناتے ہیں ۔ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ؛ ایک صاحبِ علم لڑکے کی ۔تم کو بچہ ہوگا اور پیغمبر ہوگا ۔

ترجمہ :- (فرشتوں نے) کہا ۔ ڈرو نہیں ، ہم تم کو ایک صاحبِ علم لڑکے کی بشارت دیتے ہیں ۔
(یہ اسحاق علیہ السلام کی پیدائش کی پیشگوئی ہے) ۔

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝٥٤

قَالَ ؛ (ابراہیم نے) کہا ۔ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ ؛ کیا تم نے مجھے بشارت دی ۔ خوش خبری دی ۔ مژدہ دیا ۔ عَلٰٓی اَنْ مَّسَّنِیَ الْکِبَرُ ؛ حالانکہ مجھے بڑھاپے نے آگھیرا ہے ۔ چھا گیا ہے ۔ چھو گیا ہے ۔ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ؛ پھر کس طرح بشارت دیتے ہو ۔ خوش خبری سناتے ہو ۔

ترجمہ :- (ابراہیمؑ نے فرشتوں کو) کہا کیا تم مجھے بشارت دیتے ہو حالانکہ بڑھاپے نے مجھے گھیر لیا ہے ۔ پھر کس طرح بشارت دیتے ہو ۔

قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝٥٥

قَالُوْا ؛ فرشتوں نے کہا ۔ بَشَّرْنٰکَ ؛ ہم نے تم کو بشارت دی ۔ بِالْحَقِّ ؛ بالکل حق ۔ واقعہ کے مطابق ۔ ثابت و قائم ۔ فَلَا تَکُنْ مِنَ الْقٰنِطِیْنَ ؛ پھر تم نا اُمیدوں سے نہ ہو ۔ مایوسوں سے نہ ہو ۔

ترجمہ :- (فرشتوں نے) کہا ہم تم کو سچی بشارت دیتے ہیں ۔تم نا اُمیدوں سے نہ ہو (مایوس نہ ہو) ۔

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ۝٥٦

قَالَ ؛ ابراہیمؑ نے کہا ۔ وَمَنْ یَّقْنَطُ ؛ جو نا اُمید ہوتا ہے ۔ مایوس ہوتا ہے ۔ قُنُوْطٌ ؛ مایوسی ۔ نا اُمیدی ۔ بے سہارا ہونا ۔ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖ ؛ اپنے رب کی رحمت سے ۔ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ؛ مگر گمراہی اور ضلالت والے ۔

ترجمہ :- (ابراہیمؑ نے) کہا بے شک اپنے رب کی رحمت سے گمراہ اور ضلالت والے ہی مایوس ہوتے ہیں ۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾

قَالَ ؛ ابراہیمؑ نے کہا۔ فَمَا خَطْبُكُمْ ؛ تمہارا کیا واقعہ ہے۔ تمہارا کیا حال ہے۔ کس بات کے لئے آئے ہو۔ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ؛ اے فرشتو ! اے فرستادو ! اے بھیجے ہوؤ !

ترجمہ :- (ابراہیمؑ نے) کہا اے فرشتو ! تمہارے آنے کی کیا وجہ ہے۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾

قَالُوْا ؛ فرشتوں نے کہا۔ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ ؛ ہم بھیجے گئے ہیں۔ ہم خدا کے فرستادہ ہیں۔ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ؛ ایک مجرم قوم کی طرف۔

ترجمہ :- (فرشتوں نے) کہا ہم ایک مجرم قوم کی طرف فرستادہ ہیں (بھیجے ہوئے ہیں)۔

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؛ بجز متعلقین لوط پیغمبر کے، جو ابراہیم (علیہ السلام) کے بھیجے تھے۔ یہ استثنائے منقطع ہے۔ کیونکہ آلِ لوط مجرمین میں شریک نہیں۔ استثنائے متصل میں مستثنیٰ ،مستثنیٰ منہ، میں شریک ہوتا ہے۔ جیسے کوئی کہے سب لوگ آ گئے ہیں مگر گھوڑا نہیں آیا۔ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ ہم ان سب کو نجات دیں گے۔ بچالیں گے۔ ان پر عذاب نہ آئے گا۔

ترجمہ :- بجز آلِ لوط کے کہ ہم ان سب کو (بچالیں گے) ضرور نجات دیں گے۔

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع

اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؛ بجز لوط کی بیوی کے۔ قَدَّرْنَآ ؛ ہم مقدر کر چکے ہیں۔ ہم لکھ چکے ہیں۔ اس کی تقدیر میں یہی ہے۔ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ؛ کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔ لوط علیہ السلام کی بیوی منافق تھی۔ اس لئے آلِ لوط کے ساتھ نہیں آئی۔ غَبَرَ ؛ گزرا رہ گیا۔ آ کر نہ ملا۔

ترجمہ :- مگر ان کی (یعنی لوط کی) بیوی کہ ہم نے اس کے لئے مقدر کیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہو۔

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾

فَلَمَّا جَآءَ ؛ پھر جب آئے۔ اٰلَ لُوْطٍ ؛ لوط کے متعلقین کے پاس۔ آلِ لوط کے پاس۔ اَلْمُرْسَلُوْنَ ؛ فرستادے۔

ترجمہ :- پھر جب فرستادہ فرشتے قوم لوط کے پاس پہنچے۔

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾

قَالَ ؛ (لوط نے) کہا ۔ اِنَّـكُمْ ؛ بے شک تم ۔ قَـوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ؛ اجنبی لوگ ہو ۔ بدیسی ہو ، غیر ملکی ہو ۔ آئے کہاں سے ہو ، کیوں آئے ہو ، کچھ معلوم نہیں ہوتا ۔ مُـنْكَرٌ ؛ جو چیز معلوم نہیں ۔ قابلِ یقین نہ ہو ۔ نامعلوم ہو ۔ مَـعْـرِفَـه ؛ جو چیز معلوم ہو ۔ نَكِرَه ؛ جو چیز معلوم نہ ہو ۔ اَنْـكَرَ ؛ نہ مانا ۔ یقین نہیں کیا ۔

ترجمہ :- کہا ۔ تم تو اجنبی ہو ۔

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾

قَالُوْا ؛ فرستادوں نے کہا ۔ فرشتوں نے کہا ۔ بَـلْ جِئْـنٰـكَ ؛ بلکہ ہم آئے ہیں تمہارے پاس ۔ بِـمَا كَانُوْا ؛ لے کر اس چیز کو کہ لوگ تھے ۔ فِيْهِ ؛ اس میں ۔ يَمْتَرُوْنَ ؛ شک کرتے ، جھگڑتے ۔ مِرَآءٌ ؛ جھگڑا ۔

ترجمہ :- (فرشتوں نے) کہا کہ ہم تمہارے پاس ایسی چیز لے کر آئے ہیں (یعنی عذاب) جس کے آنے میں یہ لوگ شک کرتے تھے (جس کو یہ لوگ مانتے نہ تھے) ۔

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾

وَاَتَيْـنٰـكَ ؛ اور ہم تمہارے پاس آئے ہیں ۔ بِـالْحَقِّ ؛ حق بات لے کر ۔ ہم تمہارے پاس عذاب لے کر آئے ہیں جو واقعہ کے مطابق ہے ۔ اقتضائے حال کے موافق ہے ۔ ان پر عذاب آنے کا وقت آ گیا ہے ۔ وَاِنَّـا لَـصٰدِقُوْنَ ؛ اور یقیناً ہم سچے ہیں ۔ اب ہمارا کہا ٹل نہیں سکتا ۔

ترجمہ :- اور ہم تمہارے پاس ایک امرِ حق لے کر آئے ہیں اور یقیناً ہم سچے ہیں ۔

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

فَاَسْرِ ؛ تو رات رہے جا ۔ اِسْرَاء ؛ رات کو جانا ، شبِ معراج کو لَـيْلَةُ الْاِسْرٰء کہتے ہیں ۔ بِاَهْلِـكَ ؛ اپنے متعلقین اپنے اہل و عیال کے ساتھ ۔ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّـيْلِ ؛ رات کے ایک حصہ میں ۔ وَاتَّـبِعْ اَدْبَارَهُمْ ؛ اور ان کے پیچھے تم بھی چلو ۔ اَدْبَارٌ جمع دُبُرٌ ؛ اِدْبَارٌ ؛ بدنصیبی ۔ قسمت کا متوجہ نہ ہونا ۔ اِقْـبَالٌ ؛ خوش نصیبی ۔ نصیبے کا متوجہ ہونا ۔ وَلَا يَلْـتَـفِتْ ؛ اور نہ مُڑے ۔ کوئی پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے ۔ کوئی التفات نہ کرے ۔ اِلْتِفَاتٌ ؛ مُڑنا ۔ توجہ کرنا ۔ مِنْكُمْ اَحَدٌ ؛ تم میں سے کوئی ایک ۔

وَامْضُوْا ؛ اور گزر جاؤ ۔ چلے جاؤ ۔ مَاضِیْ ؛ گزرا ہوا زمانہ ۔ اِمْضَاء ؛ دستخط ۔ جاری کرنے کا حکم ۔ منظوری کی علامت ۔ حَیْثُ تُؤْمَرُوْنَ ؛ جہاں ، جدھر تم کو امر کیا گیا ۔ حکم دیا گیا ہے ۔

ترجمہ :- تم تو اپنے اہل کو لے کر رات رہے سے چلے جاؤ ۔ اور ان کے پیچھے پیچھے تم بھی جاؤ ۔ تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے ۔ اور چلے جاؤ جدھر تمہیں حکم دیا گیا ہے ۔ (جہاں کا تمہیں امر کیا گیا ہے) ۔

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ ؛ اور ہم نے اس بات کا لوط علیہ السلام کو فیصلہ سنا دیا ۔ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ ؛ کہ ان کی دُم ۔ ان کی جڑ ۔ مَقْطُوْعٌ ؛ قطع کی ہوئی ہے ۔ کاٹ دی ہوئی ہے ۔ مُصْبِحِيْنَ ؛ صبح ہوتے ہی ، صبح صبح کو ۔ صُبْحٌ ؛ رات کی آخری ساعت ، دن کی ابتدائی روشنی ۔ اِصْبَاحٌ ؛ صبح کرنا ، ہو جانا ۔ مِصْبَاحٌ ؛ چراغ ۔ صَبَاحٌ ؛ دن ۔

ترجمہ :- اور ہم نے لوط کو اس بات کا فیصلہ کُن حکم سنا دیا تھا کہ صبح ہوتے ہوتے یہ لوگ جڑ پیڑ سے کاٹ دیئے جائیں گے (یعنی ان کا نام و نشان باقی نہ رہے گا) ۔

وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾

وَجَآءَ ؛ اور آئے ۔ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ؛ شہر والے ۔ يَسْتَبْشِرُوْنَ ؛ خوشیاں مناتے ، آپس میں بشارت دیتے ۔

ترجمہ :- اور شہر کے لوگ بشارت دیتے ہوئے اور خوشیاں مناتے آ دوڑے ۔

ان کی خوشیاں منانے کی کیا وجہ تھی ؟ اسے تمام خلافِ فطرت مذاق والے خوب جانتے ہیں ۔ جہاں دنیا کا ، ہندوستان کا ، حیدرآباد کا تمدن اور اخلاق گرتا چلا جارہا ہے ، وہاں یہ اخلاقی امراض بھی طاعون بن کر پھیلتے چلے جارہے ہیں ۔ اسی واسطے خدائے تعالےٰ نے تفصیل کو ترک فرما دیا ۔

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾

قَالَ ؛ لوطؑ نے کہا ۔ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ ؛ بے شک یہ میرے مہمان ہیں ۔ ضَيْفٌ ؛ مہمان ، اَضْيَاف جمع ۔ ضِيَافَتٌ ؛ مہمانی ۔ اِضَافَه ؛ زیادہ کیا ، مہمانی کی ۔ اِضَافَه ۔ ماہوار کی زیادتی ، ترقی ۔ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ؛ پس مجھے رسوا نہ کرو ، مجھے شرمندہ نہ کرو ، میری فضیحت نہ کرو ۔

ترجمہ :- (لوط نے) کہا ، یہ میرے مہمان ہیں ، پس تم مجھے رسوا نہ کرو (مجھے شرمندہ نہ کرو ، میری فضیحت نہ کرواؤ)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾

وَاتَّقُوْا اللّٰهَ ؛ اور خدا سے ڈرو، اس کے غضب سے بچو، خدا سے ڈرو، اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو۔ وَلَا تُخْزُوْنِ ؛ اور مجھے ذلیل وخوار نہ کرو، کیونکہ مہمان کو ذلیل کرنا میزبان کو ذلیل کرنا ہے۔

ترجمہ :- اور غضبِ الٰہی سے بچو اور مجھے ذلیل وخوار نہ کرو۔

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۷۰

قَالُوْٓا ؛ قوم نے کہا۔ اَوَلَمْ نَنْھَکَ ؛ کیا ہم نے تمہیں روکا نہیں، منع نہیں کیا، نہی نہیں کیا؟ نُھٰی ؛ عقل، کیوں کہ وہ بری باتوں سے منع کرتی ہے، روکتی ہے۔ نِھَایَۃ ؛ کنارہ، انتہا جس کے بعد اور جگہ باقی نہ رہے۔ مُنْھِیَات ؛ ممنوعات۔ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ؛ سب لوگوں کے کام میں دخل دینے سے۔

ترجمہ :- (حضرت لوط کی قوم نے) کہا، کیا ہم نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ ساری دنیا کے کاموں میں دخل نہ دیا کرو۔

قَالَ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝۷۱

قَالَ ؛ (لوط علیہ السلام نے کہا۔ ھٰٓؤُلَاۗءِ بَنٰتِیْ ؛ یہ میری بیٹیاں ہیں۔ یعنی عورتیں ہیں۔ تمہیں خلافِ فطرت راستہ اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ بعض نادان فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ (بقرہ: آیت ۲۲۳) کے غلط معنٰی لیتے ہیں۔ اَنّٰی شِئْتُمْ کے معنی کَیْفَ شِئْتُمْ کے ہیں۔ جو آسن اختیار کرو ہوسکتا ہے کیوں کہ اس کے ساتھ ہی مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ (بقرہ: آیت ۲۲۲) ہے، یعنی اُس مقام سے اپنا کام انجام دو، جس کا خُدا نے حکم دیا ہے خود حَرْث کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کام سے منفعت مرتب ہو۔ وہ کام بد انجام ہے، جس کا نتیجہ ہے نہ ثمرہ۔ اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ؛ اگر تم ہو کرنے والے۔

ترجمہ :- (لوط علیہ السلام نے) کہا۔ یہ میری بیٹیاں ہیں (یعنی عورتیں دنیا میں موجود ہیں) اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۷۲

لَعَمْرُکَ ؛ میرے پیارے پیغمبر! تمہاری زندگی کی قسم، تمہاری عمر کی قسم! یہ ہم نے کئی جگہ بیان کیا ہے کہ قسم ایک شہادت ہے۔ خدائے تعالیٰ اپنے پیغمبر کی عمر کی قسم کھاتا ہے، ان کی سوانح حیات کو بطورِ شہادت پیش کرتا ہے کہ پیغمبر کے نہ ماننے والے مدہوش ہیں، بے عقل ہیں، غفلت میں گرفتار ہیں، اُنھیں کوئی صحیح بات سجھائی نہیں دیتی۔ صراطِ مستقیم تو رسول اللہ ﷺ کی تعلیم ہے۔ جو انھیں نہیں مانتے، ان کی نہیں سنتے، وہ عاقل نہیں غافل ہیں۔

یاد رکھو! خوب سمجھو! محمد رسول اللہ ﷺ عملی قرآن ہیں، قرآنِ ناطق ہیں۔ جو لوگ حق کو نہیں مانتے اِنَّھُمْ ؛ بے شک

وہ ۔ لَفِیْ سَکْرَتِهِمْ ؛ وہ اپنی بدمستی میں ہیں ۔ بپے ہوئے ہیں ، مدہوش ہیں ۔ یَعْمَهُوْنَ ؛ اندھے ہورہے ہیں ۔ اُنھیں کچھ سجھائی نہیں دیتا ۔

ترجمہ :- تمہاری عمر ، تمہاری زندگی کی قسم ! اپنے نشہ میں یہ لوگ چُور ہیں ، اندھے ہورہے ہیں (انھیں کچھ سجھائی نہیں دیتا) ۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

فَاَخَذَتْهُمْ ؛ پھر اُنھیں پکڑلیا ، گرفتار بلا کیا ۔ اَلصَّیْحَةُ ؛ ایک ہیبت ناک آواز نے ، ایک خطرناک چیخ نے ۔ مُشْرِقِیْنَ ؛ دن نکلے ۔ جب خوب روشنی ہوجائے ۔ مَشْرِق ؛ جدھر سے آفتاب نکلتا ہے ۔ اِشْرَاق ؛ دن کا روشن ہونا ۔ تَشْرِیْق ؛ بقرعید کے وہ دن ، جن میں کباب دھوپ میں سکھاتے ہیں ۔ اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَ شَرَّقَتِ الشَّمْسُ ؛سورج نکلا ۔

ترجمہ :- پھر اُنھیں ایک ہیبت ناک آواز نے سورج نکلتے ہی آ گھیرا ۔

ان ساری شرارتوں کا کیا نتیجہ ہوا ۔ ؟

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾

فَجَعَلْنَا ؛ پھر ہم نے کردیا ۔ عَالِیَهَا ؛ اس کے اوپر کے حصّہ کو ۔ سَافِلَهَا ؛ اس کے نیچے کا حصہ ہم نے اس سرزمین کو تہ و بالا کردیا ۔ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ ؛ اور ہم نے ان پر برسادیا ، بارش کردی ۔ حِجَارَةً ؛ پتھر ۔ مِنْ سِجِّیْلٍ ؛ سنگ وگلِ کے ، چکنی مٹی اور روئی سے جو گولیاں بنائی جاتی ہیں وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہیں ۔ بہ مشکل ٹوٹتی ہیں ۔ لوگ کہتے ہیں ۔ سِجِّیْلٍ اصل سنگ وگلِ ہے ۔ بہرحال سِجِّیْل مضبوط چیز تو ہے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اس سرزمین کو تہ و بالا کردیا اور ان پر سخت پتھر برسا دیئے ۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ بے شک اس واقعہ میں ۔ لَاٰیٰتٍ ؛ البتہ نشانیاں ہیں ، عبرتیں ہیں ، قدرتِ الٰہی کے جلوے ہیں ۔ لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ ؛ غور وفکر کرنے والوں کے لئے ۔ فراست والوں کے لئے ، آثار سے نتائج نکالنے والوں کے لئے ۔ وَسْمٌ ؛ نشان ۔ سِمَةٌ ؛نشان ۔ سِیْمَة پیشانی ، علامت ۔ تَوَسُّمٌ ؛ فراست ، فطانت ، عبرت حاصل کرنا ۔

ترجمہ :- بے شک اس واقعہ میں عبرت لینے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ، علامات ہیں ۔

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾

وَ اِنَّهَا ؛ اور بے شک یہ واقعات ، یہ آیات ، یہ عبرت خیز حالات ۔ لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ ؛ ایک سیدھے اور مستقیم راستہ پر ہے ۔ یعنی انھیں کافی شافی ہدایت ہوسکتی ہے ۔ سمجھ رکھنے والوں کے لئے مقصد کو پہنچانے والا سیدھا راستہ ملتا ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ البتہ سیدھے راستہ پر ہے ۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ بے شک اس واقعہ میں ۔ لَاٰ یَـةً ؛ بے شک ایک بڑی نشانی ہے ۔ لِـلْـمُؤْمِنِیْنَ ؛ ایمانداروں کے لئے ، مؤمنین کے لئے ۔

ترجمہ :- بے شک اس میں مؤمنین کے لئے ایک (بڑی عبرت خیز) نشانی ہے ۔

ایک اور عبرت ناک واقعہ سنو :-

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ لَظٰلِمِیْنَ ﴿۷۸﴾

وَاِنْ ؛ اصل میں اِنَّـهٗ ہے ، ضمیر شان ہے ۔ " اور بات یہ ہے " ضمیر شان کا ترجمہ ہے ۔ تفصیل اس کے بعد آتی ہے ۔ یہاں اِنْ کے معنٰی " اگر " یا " نہیں " کے نہیں ہیں ۔ وَ اِنْ کَـانَ اَصْـحٰبُ الْاَ یْکَةِ ؛ اور جھاڑی اور بن کے رہنے والے تھے ۔ لَـظٰـلِمِیْـنَ ؛ بے شک ظالم تباہ کار ۔ اَصْـحٰـبُ الْاَیْـکَةِ سے شعیب علیہ السلام کی قوم مراد ہے ۔ ان کا حال متعدد جگہ قرآن شریف میں مذکور ہے ۔ بہر حال ان پر زلزلہ آ گیا اور وہ تباہ ہوگئے ۔

ترجمہ :- اور جھاڑی کے رہنے والے (یعنی قومِ شعیب علیہ السلام) بڑے ظالم تھے ۔

وقف لازم

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۹﴾

فَـانْـتَـقَمْنَا مِنْهُمْ ؛ پس ہم نے ان سے خوب انتقام لیا اور سخت سزا دی ۔ وَاِنَّـهُمَا ؛ اور بے شک یہ دونوں واقعات ، یا یہ دونوں شہر لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ؛ البتہ کھلے راستے پر ہیں ۔ ان سے صحیح ہدایت حاصل ہوسکتی ہے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان سے انتقام لیا اور خوب سزا دی اور یہ دونوں واقعے کھلے راستہ کی طرف ہدایت کرتے ہیں ۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۸۰﴾

وَلَقَدْ کَذَّبَ ؛ یقیناً تکذیب کی ، جھٹلایا ، نہ مانا ۔ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ ؛ حجر کے رہنے والے ۔ اَلْمُرْسَلِیْنَ ؛ رسولوں کو ، پیغمبروں کو ۔

ترجمہ :- اور یقیناً حجر کے رہنے والوں نے رسولوں کی تکذیب کی (اُنھیں جھٹلایا) ۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾

وَاٰ تَيْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے اُنھیں دیا ۔ اٰتٰی ، یُؤْتِیْ ، اِیْتَآءً ؛ دینا ۔ اَتٰی ، یَأْتِیْ ، اِتْیَانًا ؛ آنا ۔ اٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو ، نشانیوں کو ۔ فَکَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ؛ پھر تھے اصحاب الحجر ، ان آیات سے اعراض کرنے والے ، روگردانی کرنے والے ، منہ پھیر لینے والے ، نہ ماننے والے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو آیتیں دیں ۔ مگر وہ ان سے اعراض کرنے والے تھے ۔

وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾

وَکَانُوْا یَنْحِتُوْنَ ؛ اور وہ تراشتے تھے ، کاٹتے تھے ۔ مِنَ الْجِبَالِ ؛ پہاڑوں میں سے ۔ بُیُوْتًا ؛ گھروں کو ۔ بَیْتٌ ؛ چھوٹا گھر جس میں بَیْتُوْتَتْ ؛ یعنی شب باشی ممکن ہو ۔ دَار ؛ بڑا گھر ۔ اِحَاطَه ؛ جو کئی گھروں کو گھیرلے ۔ اٰمِنِیْنَ ؛ امن کے خیال سے ۔

ترجمہ :- اور لوگ اَمن کے خیال سے پہاڑوں کو تراش کر گھر بنالیتے تھے ۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾

فَاَخَذَتْهُمْ ؛ پھر انھیں پکڑلیا ۔ آن گھیرا ، ان کے پاس پہنچ گیا ۔ اَلصَّیْحَةُ ؛ ایک ہیبت ناک آواز نے ، بڑے شور نے ، سخت چیخ نے صَاحَ ، یَصِیْحُ صَیْحَةً ؛ چیخنا ، چلاّنا ۔ مُصْبِحِیْنَ ؛ صبح سویرے ، صبح ہوتے ہی ۔ اَصْبَحَ ؛ صبح کیا ، صبح کے وقت پہنچا ۔ ہوگیا ۔

ترجمہ :- پھر صبح ہوتے ہوتے اُنھیں ایک سخت ہیبت ناک آواز نے آلیا ۔

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾

فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ ؛ پس اُنھیں کام نہ آیا ۔ اُنھیں مستغنی نہیں کیا ، کچھ کارآمد نہ ہوا ۔ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کماتے تھے ، کسب کیا کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پس جو کچھ وہ کرتے تھے اُنھیں کچھ کام نہ آیا ۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ

وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾

وَمَا خَلَقْنَا ؛ اور ہم نے پیدا نہیں کیا، ہم نے خلق نہیں کیا، ہم نے نہیں بنایا۔ اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور جو کچھ ان (آسمانوں اور زمین) میں ہے۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛ مگر حق، واقعہ کے مطابق، نہایت مناسب طریقے سے، ایک نہ ٹلنے والے نظام کے تحت۔ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ ؛ اور یقیناً قیامت آنے والی ہے۔ معیّنہ گھڑی نہ ٹلے گی، ضرور آکر رہے گی۔ فَاصْفَحْ ؛ پھر تم اے پیغمبر! درگزر کرو، معاف کرو۔ اپنے صفحۂ رخسار کو پھیر لو۔ اَلصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ؛ خوبی سے درگزر کرنا۔ اعراض کرنا۔

ترجمہ:- اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان میں جو کچھ ہے، سب کو مناسب طریقہ سے پیدا کیا اور یقیناً قیامت آنے والی ہے۔ تم ان سے خوبی کے ساتھ درگزر کرو (انجان ہو جاؤ)۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾

اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب۔ هُوَ الْخَلّٰقُ ؛ وہی سب کا پیدا کرنے والا۔ اَلْعَلِيْمُ ؛ سب کے حال سے واقف۔ علم رکھنے والا ہر کام کو اپنے علم کے مطابق کرنے والا۔

ترجمہ:- یقیناً تمہارا رب ہی خالق بھی ہے اور علیم بھی۔ (سب کو اسی نے پیدا کیا اور اپنی حکمت کے مطابق جو چاہے گا کرے گا)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ ؛ اور یقیناً ہم نے تمہیں دیا۔ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ ؛ سات آیتیں دُہرائی جانے والی۔ اس کی اصل سَبْعَ اٰيَاتٍ ہے اٰيٰتِ سَبْعَ کی تمیز ہے۔ مَثَانِيْ، مَثْنَاةٌ کی جمع ہے۔ وہ چیز جو دُہرائی جائے، بار بار پڑھی جائے، علماء کہتے ہیں کہ اس سے مراد ''سورۃ فاتحہ'' ہے۔ جس میں سات آیتیں ہیں، سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے، دُہرائی جاتی ہے۔ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ؛ اور باعظمت قرآن، سورۂ فاتحہ تو قرآن میں آ گیا تھا وہ الگ کیوں بیان کیا گیا، سورۂ فاتحہ کی اہمیت نے گویا اسے عام قرآنِ شریف سے علٰحدہ کر دیا ہے جیسے جبرئیل مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ، میں۔ (البقرہ ۹۸)

ترجمہ:- اور یقیناً ہم نے تمہیں سات آیتیں دی ہیں جو بارہا دُہرائی جاتی ہیں اور قرآنِ عظیم بھی دیا۔

سبع مثانی (سورۂ فاتحہ) حصہ ہے قرآن کا

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۸

لَا تَمُدَّنَّ ؛ اور دراز نہ کرو ۔ مَدٌّ ؛ کھینچنا ۔ مدّت ۔ لمبا وقت ۔ مَدٌّ ؛ لمبا کرنا ۔ مَدِّ بَصَرٌ ؛ نظر کا دراز کرنا ، یعنی خواہش کرنا ۔ عَيْنَيْكَ ؛ تمہاری دونوں آنکھیں ۔ اس میں عَيْنَيْنِ کی نون کاف کی طرف اضافت سے گرگئی ہے ۔ یعنی شوق سے نہ دیکھو ، خواہش نہ کرو ۔ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ ؛ تم ان چیزوں کی طرف توجہ نہ کرو ۔ جنھیں ہم نے ان کو چند روزہ سامان کے طور پر دیا ہے جس سے وہ تمتع اٹھاتے ہیں ، جو ان کا مال و متاع ہے ۔ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ ؛ ان کے قسم قسم کے آپس میں ملتے جلتے ، مختلف قسم اور رنگا رنگ کے جوڑے ۔ یعنی ہم نے انھیں مختلف قسم کے سامان دیئے ہیں ۔ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان کے لئے کچھ حزن و ملال نہ کرو ، ان کی خوش حالی پر غمگین نہ ہو ۔ وَاخْفِضْ ؛ اور جھکاؤ ۔ دباؤ ۔ جَنَاحَكَ ؛ اپنے بازووں کو ۔ جَنَاحٌ ؛ جانب ، کنارہ ، پر ، پنکھ ۔ خَفْضُ جَنَاحٍ ؛ نرمی اختیار کرنا ، مہربانی کرنا ۔ اس کی ضد ۔ رَفْعُ جَنَاحٍ ؛ تکبر ، سرکشی ۔ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مومنوں کے لئے ۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ بزرگوں کے سامنے تعظیمًا سر نہ جھکانا چاہیے ۔ یہ سرکشی ان کی انھیں مبارک ۔ ہم تو وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ پر عمل پیرا ہیں ۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ ہیں تو مسلمانوں نے بلکہ یہودیوں نے بھی آپ کی قدم بوسی کی ۔ ہاتھ پیر کو بوسے دیے ۔ یہ مادہ پرست موحد دنیاداروں کے سامنے جاتے ہیں تو ان کی ساری شیخی چلی جاتی ہے ، خوشامد کرتے ہیں ، عاجزی کرتے ہیں ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہنے میں کچھ ہی کم ہیں ۔ ان کے معبود تو دنیادار ہیں ، بھلا یہ لوگ تو اُن سے کیوں کر سرکشی کرسکتے ہیں ۔ ان کی سرکشی تو مخصوص ہے پیغمبروں سے ، اولیاء سے ، صالحین سے ۔

بزرگوں کے آگے جھکنا چاہئے

ترجمہ :- تم اپنی آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھو ان مختلف قسم کے مال و متاع کو جو ہم نے انھیں (چند روزہ) تمتع کے لئے دیا ہے اور ان (کی خوش حالی) پر حزن و غم نہ کرو اور ایمان داروں کے سامنے نرمی اختیار کرو ۔ (اُنھیں اپنے پَروں میں چھپالو) ۔

وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝۸۹

وَقُلْ ؛ اور (اے پیغمبر ! آپ) فرمادیں ۔ اِنِّيْٓ اَنَا ؛ یقینًا میں ہوں ۔ اَلنَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ؛ واضح طریقے سے ، بیّن طور سے ڈرانے والا ۔ ان کے انجامِ بد کو دکھانے والا ہوں ۔

ترجمہ :- اور کہہ دو ! بے شک میں تو واضح طور سے ڈرانے والا ہوں (اور اُن کے انجامِ بد کو دکھانے والا ہوں) ۔

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝۹۰

كَمَآ اَنْزَلْنَا ؛ جیسا کہ ہم نے (عذاب کو) اُتارا ۔ عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ؛ تقسیم کرنے والوں یا قسم کھانے والوں پر، یعنی جو لوگ، نئے لوگوں کے بہکانے کے لئے مقرر و معیّن کئے گئے تھے یا جھوٹی قسمیں کھا کھا کر نئے آدمیوں کو خلاف واقعہ یقین دلاتے تھے ۔

ترجمہ :- جیسا کہ ہم نے اُتارا (یعنی عذاب کو) جھوٹی قسمیں کھا کر یقین دلانے والوں پر (یا اُن لوگوں پر جو اسلام سے پھیرنے کے لئے باری باری سے یا مختلف مقامات پر تقسیم اور مُعیّن کئے گئے تھے)۔

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝۹۱

الَّذِيْنَ جَعَلُوْا ؛ جنھوں نے کیا ہے ۔ اَلْقُرْاٰنَ ؛ اپنے خیال میں قرآن کو ۔ عِضِيْنَ ؛ پارہ پارہ، تکا بوٹی ۔ ٹکڑے ٹکڑے ۔ عِضُوْنَ عِضِيْنَ جمع عِضَةٌ ؛ اس کی اصل عِضْوَةٌ ہے ۔

ترجمہ :- (ہم نے عذاب اُتارا ان لوگوں پر) جنھوں نے (اپنی دانست میں) قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کردیئے تھے (یعنی ایسے اعتراض کئے تھے کہ قرآن قابلِ توجہ باقی نہ رہا تھا)۔

مگر ہوا کیا؟ تمام عرب کو قرآن کو ماننا پڑا ۔ بڑے ہی معترض ولید کو سَقَرْ کا سفر کرنا پڑا ۔ اور قرآن اور اسلام نے سب کے دلوں پر قبضہ کرلیا ۔ سچ کے سامنے جھوٹ کہاں تک چلتا ۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹۲

فَــوَرَبِّكَ ؛ پھر تمہارے ربّ کی قسم ہے ۔ اس کی شانِ قہاری شہادت دے گی اور شانِ منتقم باز پرس کرے گی ۔ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ تو ہم ضرور ان سب سے سوال کریں گے ۔ اور ان کو جواب دہی کرنی پڑے گی ۔

ترجمہ :- پھر تمہارے خدا کی قسم ہے کہ ہم ان سب سے باز پرس کریں گے ۔

کس چیز سے باز پرس؟

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹۳

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ اس کے متعلق جو وہ عمل کرتے تھے ۔ ان کے کاموں کی پوچھ گچھ ہوگی ۔

ترجمہ :- ان کے اعمال سے باز پرس ہوگی ۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۹۴

فَاصْدَعْ ؛ پس صاف صاف کہہ دو ، بے فکری سے کہہ دو ، بے ساختہ کہہ گزرو ۔ صَدْعٌ ؛ شگاف ۔ صُدَاع ؛ دردِ سر، جس سے سر پھٹا جارہا ہو ۔ بِمَا تُؤْمَرُ ؛ جس کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے ۔ وَاَعْرِضْ ؛ اعراض کرو ، منہ پھیرلو ، پرواہ نہ کرو ۔ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ مشرکین سے ، ان مشرکوں کا خیال نہ کرو ۔

ترجمہ :- پس بے ساختہ کہہ دو جو تمہیں حکم دیا جارہا ہے اور ان مشرکوں کا کچھ خیال نہ کرو ۔

(اور ان کی بیہودہ گفتگو کی پرواہ نہ کرو) ۔

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾

اِنَّا ؛ یقیناً ہم ۔ كَفَيْنٰكَ ؛ تمہاری مدد کے لئے کافی ہیں ۔ اَلْمُسْتَهْزِءِيْنَ ؛ استہزاء کرنے والوں کے لئے ، ٹھٹھے میں اُڑانے والوں کے لئے ۔ مسخرگی پیشہ کرنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- ان ٹھٹھے کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے یقیناً ہم تمہارے لئے بالکل کافی وافی ہیں ۔

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

اَلَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ ؛ وہ لوگ جو کرتے ہیں ، مانتے ہیں ۔ مَعَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے ساتھ ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ ؛ ایک دوسرا معبود لائق عبادت ۔ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ؛ سوعنقریب اُنھیں علم ہوجائے گا ، اُنھیں معلوم ہوجائے گا ، وہ جان لیں گے کہ اس کا انجام کیا ہوگا ، اُنھیں ایک سخت سزا دی جائے گی ۔

ترجمہ :- جو اللہ کے ساتھ ایک دوسرا معبود بھی مانتے ہیں ، سو اُن کو عنقریب معلوم ہوجائے گا ۔

(کہ ان کا انجام کیا ہوگا ۔؟)

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾

وَلَقَدْ نَعْلَمُ ؛ اور ہمیں اچھی طرح معلوم ہے ، ہم خوب جانتے ہیں ۔ اَنَّكَ ؛ کہ تم ۔ يَضِيْقُ صَدْرُكَ ؛ کہ تمہارا سینہ تنگ ہورہا ہے ، آپ تنگ دل ہورہے ہیں ، آپ کے دل میں ضیق پیدا ہورہی ۔ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ؛ ان باتوں سے کہ وہ کرتے ہیں ۔ ان کی بے ہودہ گفتگو سے ، ان کے اقوال سے ۔

ترجمہ :- اور ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ تنگ دل ہورہے ہیں (بیزار ہورہے ہیں) ۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾

آپ اُن کی باتوں کی پروا نہ کریں ۔ فَسَبِّحْ ؛ پس تسبیح پڑھیں ، خدا کو تمام عیوب سے پاک سمجھیں ۔ بِحَمْدِ رَبِّكَ ؛ اپنے رب کی حمد کے ساتھ ۔ لائق تعریف سمجھئے تو اسی کو ۔ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ؛ اور سجدہ کرنے والوں میں شریک ہوجائیے ۔

ترجمہ :- تو (اے پیغمبر!) آپ اپنے ربّ کی تسبیح اور حمد کیجئے (عیوب سے پاک اور کمالات سے موصوف اسی کو سمجھئے) ۔ اور سجدہ کرنے والوں میں شریک ہوجایئے ۔

ع ۲

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾

وَاعْبُدْ رَبَّکَ ؛ اور اپنے رب کی عبودیت اختیار کیجئے ۔ اس کی عبادت کیجئے ۔ خود کو اس کا بندہ سمجھئے ۔ حَتّٰی یَاْتِیَکَ ؛ یہاں تک کہ آپ کے پاس آجائے ۔ اَلْیَقِیْنُ ؛ موت جس میں کسی کو شک نہیں ، موت ایک ایسی چیز ہے کہ دہریہ '' اینٹی گاڈ'' (anti - God) بے دین ، سب کو اس کا یقین ہے ۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ نماز ، روزہ اس وقت تک ہے جب تک کہ یقین نہ ہو ۔ معرفت کے بعد عبادت اور بندگی کی کوئی ضرورت نہیں ۔ افسوس ان ظالموں کو علم و یقین سے کوئی سروکار نہیں ۔ جو خدا کو جس قدر سمجھے گا وہ اسی قدر اس کی بندگی کرے گا ۔ کمالِ معرفت رسول اللہ ﷺ کو ہے ۔ جب آپ سے نماز روزہ نہیں چھوٹے تو دوسروں سے کیوں کر چھوٹیں ۔ نماز کا وقت آتا تو رسولِ خدا ﷺ فرماتے اَرِحْنِیْ یَا بِلَال یعنی بلال اذان دو کہ نماز پڑھوں اور راحتِ دل حاصل کروں ۔ ان نادانوں کو نہ صحیح معرفت ہے نہ ان پر نماز کی حقیقت کھلی ہے نہ انھیں عبدیت کا مزہ ملا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ انھیں خدا سے کام ہی نہیں پڑا ! پڑتا تو معلوم ہوتا کہ ہم میں عدم اصل ہے ، جو کچھ ہے خدا کا ہے ۔ اللہ اکبر ! اللہ اکبر !

مرتے دم تک اللہ کی عبادت فرض ہے

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر !) مرتے دم تک (آخری ساعت تک) آپ اللہ کی عبادت کیجئے ۔ (اس وقت تک بندگی کیجئے کہ یقین یعنی موت کی گھڑی آجائے) ۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ نحل مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) آیتیں اور سولہ (۱۶) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾

اَتٰی ؛ آگیا ۔ اَمْرُ اللّٰہِ ؛ اللہ کا حکم ۔ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ ؛ پس تم اس کے لئے جلدی نہ کرو ۔ عجلت نہ کرو ۔ سُبْحٰنَہٗ ؛ وہ تمام عیوب سے پاک ہے ۔ جو کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے ۔ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ؛ اور وہ ان سب چیزوں سے اعلیٰ ہے ، جن سے یہ لوگ شرک کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اللہ کا حکم آگیا اور اس کے لئے جلدی نہ کرو ۔ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور وہ اس سے

اعلیٰ ہے جس سے یہ لوگ شرک کرتے ہیں (اس کا ساجھی بناتے ہیں)۔

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝٢

يُـنَـزِّلُ الْمَلٰٓـئِكَةَ ؛ فرشتوں کو اُتارتا ہے۔ بِـالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ ؛ روح یعنی وحی کے ساتھ جو امر رب ہے۔ جو اس کے حکم سے ہے میرے خیال میں مِنْ اَمْرِهٖ بِالرُّوْحِ کا بیان ہے۔ یعنی وحی جو امر رب ہے۔ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس پر چاہے۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں سے۔ یعنی پیغمبر۔ کمالِ عبدیت پیغمبروں ہی میں ہوتی ہے۔ اس کے بغیر حکم کے کوئی حرکت نہیں کرتے، کوئی بات نہیں کرتے۔ اَنْ اَنْـذِرُوْٓا کہ خبردار کردو۔ انھیں آگاہ کردو، بتادو، ڈرادو۔ اِنْـذَارٌ ؛ واقع ہونے والی نقصان دہ بات سے اطلاع دینا۔ وہ کیا ہے؟ اَنَّـهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنَا ؛ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ فَاتَّـقُوْنِ (اصل میں فَاتَّـقُوْنِیْ ہے) ؛ پس مجھ سے ڈرو۔ تقویٰ اختیار کرو، میرے غضب سے بچو۔

ترجمہ :- (اللہ) فرشتوں کو وحی کے ساتھ جو اس کا حکم ہے اس کے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اُتارتا ہے کہ خبردار کردو میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ لہذا مجھ سے ڈرو، میرے عذاب سے بچو۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣

خَـلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ بِـالْـحَقِّ ؛ برحق طریقہ سے، قوت وحکمت کے ساتھ۔ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ وہ اس سے اعلیٰ ہے جن سے وہ شرک کرتے ہیں۔

ترجمہ :- اس نے آسمانوں اور زمین کو برحق (قدرت وحکمت کے ساتھ) پیدا کیا۔ وہ اُن کے شرک سے اعلیٰ و برتر ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝٤

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْـفَـةٍ ؛ اللہ نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا۔ جو ایک ذلیل پانی کا قطرہ ہے۔ فَاِذَا هُوَ ؛ پھر وہی ہوگیا۔ خَصِيْمٌ مُبِـيْـنٌ ؛ کھلم کھلا خصومت اور جھگڑا کرنے والا۔

ترجمہ :- (خدا نے) انسان کو نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر وہی کھلم کھلا خصومت کرنے لگا (جھگڑا کرنے لگا)۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٥

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ ؛ اور چار پایوں کو تمہارے فائدے کے لئے پیدا کیا۔ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ ؛ ان چار پایوں میں یعنی ان کے بالوں اور پوستین میں، ان کے اُون میں گرمی کا سامان اور سردی سے بچانے کے ذرائع اور دیگر منافع بھی ہیں۔ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ؛ اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) تمہارے لئے جانوروں کو پیدا کیا اور ان میں تمہارے لئے گرمی کا سامان اور دیگر منافع بھی رکھے ہیں۔ انھیں جانوروں میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ ؛ اور انھیں جانوروں میں حُسن و جمال کا سامان بھی ہے۔ کیسے اچھے شال۔ دُھسے۔ ٹوئیڈ۔ کمل اور عباء بنتے ہیں۔ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ ؛ جب تم ان جانوروں کو شام کو واپس لاتے ہو۔ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ؛ اور جب چرانے لے جاتے ہو۔

ترجمہ :- اور تمہارے لئے ان میں حُسن و جمال کا سامان ہے جب کہ تم ان کو واپس لاتے ہو اور چرانے لے جاتے ہو۔

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ ؛ اُٹھالے جاتے ہیں تمہارے بوجھوں کو، تمہارے ساز و سامان کو۔ ثِقْلٌ ؛ بوجھ۔ ثَقَلٌ ؛ سامان۔ اِلٰى بَلَدٍ ؛ ایک ایسے شہر۔ ایک ایسے مقام کی طرف۔ لَمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ ؛ کہ نہ تھے تم اس شہر کو پہنچتے۔ بَلَغَ ؛ پہنچا۔ بَلَاغٌ ؛ پہنچانا۔ تَبْلِيْغٌ ؛ پہنچانا۔ مذہبی کاموں کی تعلیم دینا۔ مُبَلِّغٌ ؛ تبلیغ کرنے والا۔ بُلْغَةٌ ؛ اتنی چیز کہ جس سے جان کے بچنے کا مقصود حل ہو۔ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؛ مگر جانوں کی مشقت سے، بڑی دشواری اور تکلیف سے۔ اِنَّ رَبَّكُمْ ؛ یقیناً تمہارا رب لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ مہربان، رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- اور (یہ چوپائے) تمہارے ساز و سامان کو ایک ایسے شہر اور مقام کی طرف اُٹھالے جاتے ہیں، جہاں تک تم پہنچ نہیں سکتے مگر جانوں کی بڑی مشقت اور تکلیف سے۔ یقیناً تمہارا پروردگار رؤف رَّحیم ہے (بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے)۔

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸

وَالْخَيْلَ ؛ اور گھوڑوں کو پیدا کیا ۔ خَلَقَ کے ماتحت ہے ۔ وَالْبِغَالَ ؛ اور خچروں کو بَغْلٌ کی جمع ہے ۔ وَالْحَمِيْرَ ؛ اور گدھوں کو ۔ حِمَارٌ ؛ کی جمع ہے ۔ لِتَرْكَبُوْهَا ؛ تاکہ تم اس پر سواری کرو ۔ رَكِبَ ۔ يَرْكَبُ ۔ رُكُوْبًا ؛ سوار ہونا ۔ رَاكِبٌ ؛ سوار ۔ مَرْكُوْب ۔ جس پر سواری کرتے ہیں ۔ مَرْكَبٌ ؛ سواری ۔ جہاز ۔ وَزِيْنَةً ؛ اور زینت کا سامان ۔ وَيَخْلُقُ ۔ اور پیدا کرتا ہے ۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ ایسی سواریوں کو جن کو تم جانتے نہیں ، جیسے سائیکل ، موٹریں ، ریل ، طیارے وغیرہ ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے ہیں کہ تم ان پر سوار ہو اور تمہارے لئے باعثِ زینت ہو ۔ اور ایسی سواریاں بھی پیدا کرتا ہے جن کو تم جانتے نہیں ۔ (یا ایسی چیزیں پیدا کیں جن کو تم اب تک نہیں جانتے) ۔

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ۭ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹ ع ۷

وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور خدا کے ذمہ ہے ۔ قَصْدُ السَّبِيْلِ ؛ سیدھا راستہ چلانا ۔ الْقَصْدُ ؛ ارادہ ، سیدھا راستہ ۔ راستہ کی استقامت ۔ قَاصِدٌ ؛ پیغمبر ۔ مَقْصُوْد ؛ محبوب ، مطلوب ۔ مَقْصَدٌ ؛ مطلب ۔ سَبِيْلٌ ؛ راستہ ۔ سُبُلٌ جمع سَبِيْلٌ ؛ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؛ اور ان راستوں میں سے بعض ٹیڑھے بھی ہیں جو مقصد تک نہیں پہنچاتے ۔ وَلَوْشَآءَ لَهَدٰكُمْ ؛ اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ہدایت کرتا ۔ اَجْمَعِيْنَ ؛ سب کو ۔

ترجمہ :- اور سیدھے راستہ پر پہنچانا تو خدا ہی کا کام ہے ۔ بعض راستے ٹیڑھے بھی ہوتے ہیں اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو ہدایت کرتا ، راہِ راست پر لگاتا (مگر اس کی حکمتِ بالغہ کا تقاضا ہے کہ ہر شخص کو وہی عطا فرمائے جو اس کی فطرت اور طبیعت کے موافق ہو ۔)

خدا چاہتا تو سب کو ہدایت کرے مگر کرتا وہی ہے جو حکمت کا تقاضا ہے

صاحبو ! خدائے تعالیٰ کے ہم پر کس قدر احسانات ہیں ۔ ہمارے آرام و راحت کے لئے کیا کیا چیزیں پیدا کیں ۔ مگر او نمک حرام انسان ! ایک قطرۂ ناپاک سے پیدا ہو کر اپنے اتنے بڑے محسن ہی سے بگڑ گیا ۔ خصومت کرنے کھڑا ہو گیا ۔ خدا نے تمہاری ہدایت کے لئے اپنے خاص بندوں پر یعنی پیغمبروں پر فرشتے بھیجے ۔ ان کے واسطے سے وحی بھیجی کہ تم آسمان زمین کے پیدا کرنے والے خدا کو واحد سمجھو ، ایک جانو ۔ اس کی ذاتِ مقدسہ تمہارے شرک سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے ۔ خدا نے تو سیدھا راستہ بتا دیا ۔ مگر بعض بدنصیبوں نے کج روی اختیار کی ، راہِ راست سے منہ موڑا ۔ خدا چاہتا تو تم سب کو ہدایت کرتا ۔ مگر کرتا وہی ہے جو اس کی حکمت کا تقاضا ہے ۔ گھوڑے کو ایال دیتا ہے ۔ ہاتھی کو سونڈھ ۔ بہرحال جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے ۔

وہی نمایاں ہوتا ہے ÷ جس کی جیسی فطرت ہے
نظمِ جہاں پر غور کرو ÷ جو ہے عینِ حکمت ہے